پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

**درس حدیث**

*محمد اظہر مدنی*

# امانت کی پاسداری سب پر ہے ضروری

**عن زید بن وھب سمعت حذیفة رضی الله عنه یقول: حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ”أن الامانة نزلت من السماء فی جذر قلوب الرجال ونزل القرآن فقرووا القرآن وعلموا من السنة“** (بخاری۹۱۶/۳)

**ترجمہ**: ”زید بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا ”امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتاری گئی ہے اور قرآن نازل ہوا تو قرآن میں اسے پڑھا اور سنت سے اس کا علم انہیں حاصل ہوا“۔

**تشریح**: امانت کی پاسداری ان اہم فرائض میں سے ہے جس کا تعلق ایمانیات سے ہے۔ چنانچہ اس کا پاس ولحاظ رکھنا، حفاظت وصیانت اور ضائع ہونے سے بچانا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے جس کے راوی حضرت انس بن مالکؓ ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ہی ایسا خطبہ دیا ہوگا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جس کے پاس امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کے پاس ایفاء عہد نہیں اس کا دین نہیں۔ اور بخاری شریف کتاب العلم کی اس حدیث کے ٹکڑے پر نظر دوڑایئے جس میں ضیاع امانت کو علامات قیامت میں سے بتایا گیا۔ **فاذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة** یعنی جب امانت ضائع کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر امانت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس کے مقام ومرتبہ نیز اس کی پاسداری پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ** (آل عمران:۷۵) ”بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر انہیں تو خزانے کا امین بنادے تو بھی وہ تجھے واپس کردیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تو اس کے سر پر ہی کھڑا رہے یہ اس لئے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پر ان جاہلوں کے حق کا کوئی گناہ نہیں۔ یہ لوگ باوجود جاننے کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں۔“

اس آیت کریمہ میں دو اہم چیزوں کا ذکر ہے ایک تو امانت کی پاسداری اور دوسری بات غیر مسلمین کے حقوق سے متعلق کہ جو لوگ ان کے حق کو اپنے لئے جائز قرار دیں اس کی تردید کی گئی ہے اور بعض تفسیری روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ باتیں سنیں تو ارشاد فرمایا کہ اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ کہا زمانہ جاہلیت کی تمام چیزیں میرے قدموں تلے ہیں سوائے امانت کے کہ وہ ہر صورت میں ادا کی جائے گی۔ چاہے وہ کسی نیکوکار کی ہو یا بدکار کی اور سورہ نساء کی آیت نمبر ۵۸ میں اللہ کا ارشاد ہے کہ: **اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا** ”اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ“ اور سورہ المومنون آیت نمبر ۸ اور سورہ معارج آیت نمبر ۳۲ میں اللہ کا ارشاد ہے: **وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ** ”جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے امانت کی پاسداری کو مومنین کے اوصاف حمیدہ اور نمایاں وامتیازی خصوصیات میں سے قرار دیا ہے۔ نیز مفوضہ ذمہ داریوں کی ادائیگی، رازدارانہ باتوں اور مالی امانتوں کی پاسداری نیز رعایت عہد میں اللہ سے کئے ہوئے میثاق اور بندوں سے کیے عہد وپیمان سب شامل ہیں۔ سورہ قصص آیت نمبر ۲۶ میں فرمایا: **اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ** ”جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔“

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں امانت کی پاسداری پر بہت زور دیا گیا ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں بھی اسی پر زور دیا گیا ہے کہ امانت آسمان سے نازل کی گئی ہے اور وہ بھی انسان کے جسم کے سب سے اہم اور مرکزی جگہ کی جڑ میں جہاں سے انسان کو پورے جسم میں روحانی وجسمانی غذا میسر ہوتی ہے اور اس عضو کی بقا سے ہی انسانی جسم اور روح کی بقا ممکن ہے۔ ایسے عظیم مقام پر اللہ رب العزت والجلال نے امانت کو ودیعت فرمایا ہے اور شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مطابق اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مومنین اور جنتیوں کے اوصاف سے متصف فرمائے۔ امانت کی پاسداری کرنے اور خیانت جیسے جرم سے بچنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین **وصلی الله علی نبینا محمد**

☆☆☆

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
عبدالقدوس اطہر نقوی
نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی
مجلس ادارت
مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

## اس شمارے میں

| | |
|---|---|
| درس حدیث | ۲ |
| اداریہ | ۳ |
| قرآنی اخلاق | ۸ |
| ماہ رمضان اور صدقات وزکاۃ | ۱۱ |
| تہوار کی مسرتیں اور ہماری ذمہ داریاں | ۱۵ |
| الوداعی جمعہ کی شرعی حیثیت | ۱۶ |
| غیر مسلموں کا آخری سفر اور بوقت ضرورت ہمارا کردار | ۲۰ |
| آہ بھائی عبداللہ رحمہ اللہ! | ۲۳ |
| مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز | ۲۷ |
| جماعتی خبریں | ۳۱ |
| اپیل | ۳۹ |
| اشتہار بابت اہل حدیث منزل | ۴۰ |

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدلِ اشتراک
سالانہ ـــــــ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ـــــــ ۷/روپے
پاکستان ـــــــ ۵۰۰/روپے
بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

# موسم بہار، فلسطینیوں پر وار اور کرونا کی مار

## تیرے رحم کی گھار اے پروردگار!

رب کی رحمتوں کا فیضان انسانوں پر کب نہیں ہوتا۔ ہمارا وجود اور ہماری بقا اسی کے مرہون منت ہے۔ ہم دنیا جہان کے جتنے بھی منت کش احسان ہوجائیں وہ رب کریم کے احسان وکرم کے سامنے ذرۂ بے مقدار ہے بلکہ والدین سے لے کر کونین تک کا ہر احسان اور نعمت اسی ذوالمنن ومحسن اور محمود ومسجود ذات کا عطیہ وہدیہ ہے۔ مگر کبھی کبھی اس سیل رواں میں طغیانی اور تموج وتلاطم کا وہ سماں ہوتا ہے کہ جس کی نظیر کہیں اور کبھی بھی نہیں ملتی۔ اس رحمت بے کراں کے موسم صد بہار اور جود وسخا کے بحر ناپیدا کنار و لائق صد افتخار اور قابل شکر واستبشار سے ہم فیضیاب ہورہے ہیں۔ رحمتوں کی گھٹائیں ہر سو چھائی ہوئی ہیں، بارانِ رحمت کا نزول ہورہا ہے، اور اس مبارک موسم اور اس کی سرسبز زمین کی ساری دولت ہمارے سامنے پسری ہوئی ہے اور ہم میں سے سارے ہی سعادت مند اور نصیبہ ور اپنا اپنا دامن مراد بھر بھر کر ممنونِ کرمِ حنان ومنان ہورہے ہیں اور رمضان المبارک اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ ہم سب کو راس آرہا ہے۔ صیام وقیام اور سحر وافطار تو اول یوم سے ہی ہماری بخشش وبرکت اور فرحت کا سامان بنا ہوا ہے، جود وسخا اور بذل وانفاق کا بادل جواب تک چھایا ہوا تھا اور اس کی برسات ہورہی تھی اب اسے ہوائے مرسل اور باد صرصر کی رحمانی طوفانی جھونکوں نے رحمت وسعادت کی موسلا دھار بارش کو اور اجود واسخی بنادیا اور قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی شیرینی وحلاوت نے باعث ازدیاد وبسیار انفاق فی سبیل اللہ کا مومنوں کو خوگر بنادیا ہے۔ اس آخری عشرہ نے تو ان کی سبک رفتاری اور مسارعت ومسابقت خیر کو دن دونی رات چوگنی ہی نہیں ہزار گنی سے بھی زیادہ مفید اور باعث اجر وثواب بنادیا ہے۔ ان بندگان الٰہی نے بندگی، غلامی اور اطاعت شعاری وفداکاری کا وہ جوہر دکھایا ہے کہ حرام ومکروہ اور مباح سے تو ایسا منہ موڑ لیا ہے کہ اس کے تصور سے ہی وہ دور بھاگتے ہیں۔ عام دنوں میں حلال اور سخت ضرورت کی چیزیں جن کا استعمال کرنا بسا اوقات فرض تھا رب کی رضا کی خاطر رمضان کے دنوں میں ان کو بھی اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔ معمول کا کھانا تج دیا ہے۔ پاک اشیا اور طاہر پانی کو باوجود تشنہ لبی وشدید تشنگی کے منہ میں آیا ہوا ایک ایک قطرہ اگل دیا اور تھوک دیا ہے اور اب عالم یہ ہے کہ ان روزہ داروں، ایمانداروں، خود کو کھانے پینے اور جائز شہوت پوری کرنے سے روک لینے والوں اور ہر طرح کے زور اور جھوٹ وغلط کاموں سے اپنے آپ کو باز رکھنے

والے قوی اعصاب کے مالکوں نے اب اپنے اوپر مکمل کنٹرول کر کے اور خود کو قابو میں کر کے خالص اللہ کی رضا اور خوف سے اپنے بال بچے، کنبہ وقبیلہ، گھر بار، دوست واحباب، کاروبار اور شہر وبازار سے بھی اپنے آپ کو روک کر اللہ کے گھروں میں خود کو محصور ومقید کر لیا ہے۔ اب دن ہی نہیں بلکہ رات اور دس دنوں کے ہر لمحہ میں بھی حلال ومحبوب اشیاء ومتاع سے باز رہ کر اور سارے کاروبار اور علائق دنیا سے کٹ کر خالص اللہ کے لیے اپنے آپ کو اللہ کے گھر میں مقید ومعتکف کر لیا ہے۔ یہ اتنا خالص ومکمل یکسوئیت اور رب سے اس قدر اپنائیت والا بندے کا عمل ہے کہ وہ اتباع جنازہ جیسے بڑے وعظیم عمل سے بھی اپنے آپ کو الگ رکھے ہوا ہے۔ اتنا عظیم وحکیم عمل کہ جس میں اللہ جل شانہ کے لئے دنیا سے کٹ کر رہنے میں کوئی حقوق العباد حائل وحارج نہ بنا۔ گویا ''حنیفا مسلما'' کی مکمل تصویر بنا ہوا ہے۔ سبحان اللہ!! دین فطرت اسلام جو رہبانیت کو کالعدم قرار دینے والا دین ہے وہ ایسا تبتل، تجرد اور خلوت وگوشہ نشینی کی تعلیم سے مزین ہوگا اس کے فطرت کاملہ اور برحق ہونے کی بین دلیل اور واضح ثبوت ہے۔ یہاں ما للہ للہ وما لقیصر لقیصر کے تصور دنیا داری اور روحانیت ورہبانیت کی بے جا طرفداری نہیں ہے، بلکہ ''دین ودنیا بہم آمیز کہ اکسیر شود'' کا معاملہ ہے۔ اپنے رب کے شکر گزار اور لائق بندے ان شاء اللہ ان فضائل وبرکات کے ساتھ اپنے روزوں کی تطہیر وصفائی اور تزکیہ عمل صالح کے لئے زکوۃ فطر بھی ادا کریں گے اور اپنے اس عمل سے غرباء ومساکین اور فقراء ومحتاجین کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کر کے ان کو عید جیسی مبارک خوشی ومسرت کے موقع پر گداگری اور دست درازی سے محفوظ فرمانے کا ذریعہ بنیں گے۔ اور **تقبل اللہ منا ومنکم** کے زبانی مبارکباد کے ساتھ اپنی عطیات وصدقات کے ذریعہ اخوت ومحبت کا عملی مظاہرہ بھی کریں گے۔ کچھ دنوں قبل مبارک مہینہ کی آمد پر شیطان اور اس کے شر سے محفوظ ہونے کے لیے استقبال رمضان کیا تھا اور اس باسعادت ماہ میں داخل ہوئے تھے۔ اب وہ باہتمام چاند دیکھ کر یا تیس کی گنتی پوری کر کے باآواز بلند **اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ** والی طلب ودعا سے ہر طرح کے شیطان وبحران اور ظلم وطغیان سے نجات پا کر امن وامان کی دنیا میں جا بسیں گے۔ اور ان ساری عنایات ربانی پر ببانگ دہل اللہ کی عظمت وکبریائی کا ورد **اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالہ الااللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد** کچھ اس طرح کریں گے کہ درودیوار اور گلی کوچے ہی نہیں، دشت وجبل بھی اس نغمۂ توحید وتکبیر سے گونج اٹھیں گے اور شکر وسپاس الٰہی کا ثبوت ارض وسماء اور سمندر وفضا سب پیش کرنے لگ جائیں گے کہ اس سے بڑا مقام حمد وثنائے رب کوئی اور کیا ہوسکتا ہے۔

ان مواسم رحمات وبرکات کا یہ تسلسل کون چاہتا ہے کہ ٹوٹ جائے، تا آنکہ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ''اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے'' (سورہ زمر:٧٥) کا مژدۂ لازوال وبے مثال نہ آجائے۔ اور ابدی ودائمی رحمتوں اور نعمتوں والی جنت نہ مل جائے۔ مگر کیا کہیے کہ اس عالم تغیرات واضمحلال وزوال میں ابتلاء وامتحان بھی آنا ایک فطری امر ہے۔ چنانچہ اس بیچ کئی طرح کی زمینی وآسمانی آفات وبلیات اور فتن ومحن کا بھی دور دورہ رہا اور یوں ''ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز'' کے تحت خیر وشر کی معرکہ آرائی بھی زوروں پر رہی۔ گو اس میں شیطانوں کے مقید کر دیے جانے کے مژدۂ جانفزا سے مسحور ومسرور کچھ ایسے بھی مردان دین وایمان تھے جنہوں نے بالکل مامون ہو کر اپنے آپ کو غفلتوں کے حوالے کر دیا اور شیطان سے بھی زیادہ دشمن نفس امارہ، شرور نفس اور سیئات عمل سے غافل ومامون ہو گئے اور ہلاکت وبربادی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ یا بعد از خرابی بسیار متنبہ ہوئے، یا شیاطین الجن کے مقید وپابند سلاسل ہونے سے اپنے آپ کو اتنا محفوظ سمجھ لیا کہ شیاطین الانس سے بچاؤ وبرتاؤ اور اس کے مکر وچال سے غفلت برت کر مبتلائے فتن ومحن ہوتے چلے گئے۔ حالانکہ یہ دونوں ہی کسی طور پر انسان کے لئے کم گھاتک نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کے خالص بندے جو شیطانوں کی چالوں اور حملوں سے محفوظ کر دیے گئے ہیں وہ بھی نفس اور انسان نما شیطان سے بچ جائیں کوئی گارنٹی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود امام المتقین اور محبوب رب العالمین کا جو معصوم کر دیئے گئے تھے **اللھم نعوذبک من غلبة الدين وقهر الرجال** اور **نعوذ بالله من شرور انفسنا.** جیسی دعائیں کیا کرتے تھے۔

---

چنانچہ امن ومبارکباد کے ساتھ ہر کہ باد اباد عالم اسلام شام، عراق، یمن، کردستان، میانمار وغیرہ میں چاروں طرف آہ وکراہ کا بازار گرم رہا۔ احزاب واجناد شیطان پورے طور پر آزاد وآوارہ ہو کر پھرتے رہے۔ چونکہ ان ممالک وبلدان میں مسلم امت تر نوالہ ہو چکی ہے اور خونخوار بھیڑیوں اور درندوں کے نرغے اور پنجے میں جکڑ چکی ہے، اس لیے ان سباع ووحوش انسانی وگرگ باراں دیدہ اور خون مسلم چشیدہ احزاب واکابر وارجاف نے ایک بار پھر قبلۂ اول، مصلی الانبیاء در اقتدائے محمد مصطفی ﷺ، مقام تذکار روشعار اسراء ومعراج، اراضی مبارکہ اور مسجد اقصیٰ کا رخ کیا اور حرم الانبیاء میں کشت ومار کا بازار گرم کیا۔ خون مسلم اور مظلوم فلسطینیوں کے خون کی ارزانی کی اور درندگی کی انتہا کر دی۔ عورتیں اور بچے بھی ان کے ظلم کے خونیں پنجوں سے محفوظ نہ رہ سکے۔ بڑی بڑی آبادیاں اجاڑ اور خانماں برباد کر دی گئیں۔ ان کے گھر کھنڈرات میں تبدیل کر دیے گئے، پوری دنیا بے بسی کے گھڑیالی آنسو بہاتی رہی۔ چند مخلص عرب

ممالک تعاون کے شاندار ماضی کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی مدد کرتے رہے۔ ظالم اسرائیل کے خلاف آواز اٹھاتے رہے۔ ان کے لئے جو کچھ کرسکتے تھے کرتے رہے۔ اپنے عالی دماغ حکمرانوں کی قربانی بھی دیتے رہے۔ ۷۳ کی جنگ میں اپنا جوہر سیاست وجنگ بھی دکھایا۔ منافقین کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی وسری تعلقات کے زک وصدمے بھی سہے اور ساتھ ہی دنیا جہاں کی ساری گالیاں، بھپتیاں ان منافقین اور مرجفین سے ان کے پروپیگنڈے کے صلے میں سنتے رہے۔ اپنوں کی سادہ لوحی، غلط فہمی اور غیروں کی عیاری ومکاری کا نشانہ بھی بنتے رہے۔ یہ زمانہ کی سب سے بڑی ستم ظریفی ہے۔

عرب واسلام دشمنی میں یہود وکفار سے ہاتھ ملائے رکھنے والے نفاق وشقاق کے علمبردار زبانی جمع خرچ کرتے رہے اور صہیونیوں کے خفیہ ایجنڈے کی تکمیل کا ماکرانہ دم بھرتے رہے۔ اور یوں فلسطینیوں پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹتے رہے۔ عرب اپنی بے بسی اور منافقوں کی ریشہ دوانیوں سے مجبور ہوکر ظالم صہیونیوں کے مظالم پر ہائے وائے اور قرارداد مذمت پاس کرکے اپنی ناراضگی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے تک محدود رہے۔ بعض عرب دشمن طاقتیں اسرائیل کو للکارتی رہیں اور فلسطینیوں کو مزید ظلم وزیادتی سے دوچار کرنے، صہیونیوں کو ان پر مزید ظلم وستم کے پہاڑ ڈھاتے رہنے، قدس کو ہتھیانے اور اس کے اصل باشندوں کو جلد ٹھکانے لگانے کے لئے حماس کو پھولجھڑی تھماتے رہے۔ حماس بھی انتہائی لاچاری اور بے بسی میں ان کے دام میں پھنستا جارہا ہے۔ اور اب حماس کے لیے ان کے فرسودہ ودوراز کار میزائیلوں کو لینے کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ کیا دنیا کو پتہ نہیں ہے کہ غزہ کی ایسی ناکہ بندی کردی گئی ہے کہ اسرائیل کے ایماواجازت کے بغیر ایک پرندہ بھی پر نہیں مارسکتا۔ پھر یہ سارے اسلحے کیسے پہنچتے ہیں یا اس کے لئے موادورجال کیسے فراہم کئے جاتے ہیں؟

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
بس ''کرامت'' ہے یہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کا

ایک ملک جوکئی دہائیوں سے اسرائیل کو گالی دینے، للکارنے اور عربوں کو کمزور اور بے بس کرنے کا ہر حربہ استعمال کرتا رہا ہے اور جو بڑی تعداد میں میزائل واسلحہ جات معجزاتی طور پر غزہ پہنچاتا رہا ہے، اب اس نے جب کہ دنیا نے راز جان لیا کہ اسرائیلی ناکہ بندی کے باوجود ہتھیار کیسے سپلائی ہوگئے؟ تو جھٹ موادورجال بھیج کر داخل غزہ اسلحہ تیار کرنے کا شوشہ چھوڑ دیا۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے بھی ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

سمجھ میں نہیں آتا کہ ظالم دشمن پر آنسو بہایا جائے اور اس کے خلاف احتجاج درج کرایا جائے، یا ان منافقین اور مارآستین کے کالے کرتوتوں کو بے نقاب کیا جائے، یا مظلوم فلسطینیوں اور مضطرب ومضطر حماس کی مجبوریوں پر افسوس وغم کیا جائے جو دام ہمہ رنگ زمین کے شکار ہوتے جارہے ہیں، یا ان بے بس عربوں کے قابل رحم حال پر رویا جائے، جو فوج کشی سے معذور ہیں اور مسلم ممالک کے صف میں بعض منافقین کے نفاق اور اپنی کمزور فوجی طاقت کی وجہ سے مجبور ہیں۔ یا عالم میں پھیلے مسلم عوام وخواص کی سادہ لوحی اور ناعاقبت اندیشی پر چار چار آنسو بہایا جائے جو یہی نہیں کہ ایاز قدر خود بشناس کی تلقین وتنبیہ کے مصداق ومستحق ہونے کے باوجود دشمنوں کے ماکرانہ ومنافقانہ نعروں سے مرعوب ہوکر اپنے ہی حکمرانوں، عربوں اور مسلمانوں کو گالیاں دے رہے ہیں، گویا خود ہی آپسی الجھاؤ، ٹکراؤ، عداوت، دشمنی اور حسد ونفرت کا شکار بنتے اور بناتے جارہے ہیں۔ اور قضیۂ فلسطین کو کمزور کرتے جارہے ہیں۔ اوروں کی مجبوریاں اور کمزوریاں ہمیں نظر نہیں آتیں، تو کم از کم اپنے اپنے ملک اور سماج میں چھوٹے بڑے حقوق سے محروم کردیے جانے پر چوں بھی بولنے کو خلاف مصلحت اور بڑی مصیبت وابتلاء کو دعوت دینے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اے کاش مسلم امت ہوش کے ناخن لے۔ اللہ فلسطین، بیت المقدس اور فلسطینیوں کا حامی وناصر ہو۔

---

کووڈ19 کو اب کووڈ 21 یا بلیک اور وائٹ فنگس کا نام دیں تو اس سے ہمارا کیا جاتا ہے۔ جانے کو تو سب جا ہی چکا ہے، بقیہ جو ہے وہ سب داؤں پر لگا ہوا ہے۔ ویسے بھی دنیا کی سب سے بڑی دولت جان ہے اور یہ جان ہے تو جہان ہے۔ لوگ کہتے ہیں زندگانی آنی جانی ہے اور جو کچھ ہے وہ دو دن کی کہانی ہے۔ ایک وہ دن تھا جب ہم آئے تھے اور ایک وہ دن ہے جس میں ہم جارہے ہیں۔ بقیہ کیسے پل جھپکتے گذر گئے اور لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ''ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں'' (سورہ نازعات:۴۶) کا منظر سامنے آج ہی پھرنے لگا۔ اپنی تہی دامنی کا احساس ستانے لگا اور جو تر دامنی کے سزاوار تھے وہ داغ مفارقت دے گئے اور ہم کورونا کو کوستے رہ گئے۔ ہمارا روزگار چھن گیا لیکن ہم اتنے اداس نہ ہوئے، ہم بھوکھوں رہ گئے لیکن غم دوراں کے احساس نے دیر تک نہیں ستایا۔ وطن سے بچھڑ گئے، تڑپ تڑپ کر رہ گئے، پھر بھی جان بچی ہزار پائے کا ورد کرتے رہے، کاشانوں اور آشیانوں میں زندانوں اور کنجہائے قفس کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوئے اور خوب روئے اور گائے کہ ''آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی'' مگر وعدۂ فردا پر جیتے رہے کہ کسی نہ کسی دن قید وبند اور اسیری کی یہ طویل راتیں جن کے دن بھی مانند سیاہ رات ہیں شرمندہ سحر ہوں گی اور ''اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا'' نصیب ہوگا۔ اور یہ ورد زبان رہتا ہے۔

**ألا أيها الليل الطويل الا انجلي**
**بصبح، وما الاصباح منک بامثل**

کیونکہ ہم کاروبار، صنعت وحرفت، آفس ودفتر اور محاکم ومراکز حتی کہ عزیزوں اور رشتہ داروں کے در و دیوار کی زیارت وملاقات کو بھی ترس گئے۔ بیماروں کی مزاج پرسی وعیادت سے محروم ہوگئے۔ عزیزوں کی تجہیز وتکفین اور تدفین کیسے ہوئی؟ اس سے بھی نابلد رہے۔ خویش واقارب اور پاس پڑوس کے لوگوں سے بھی قرب مکانی کے باوجود بیگانگی وبعد بڑھ گیا۔ کتنی ہی کالی راتیں ہیں جن کو کاٹنا دشوار ہوگیا مگر دن کا اجالا بھی شب دیجور سے زیادہ کالی گھٹا بن کر چھایا رہا، فون وموبائل اور دیگر وسائل مواصلات وسوشل ذرائع ابلاغ واتصال بوجھ بن گئے۔ بالآخر ان کو "صُمّ بُکْم" عُمْی" فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْن "بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس وہ نہیں لوٹتے" (البقرہ:۱۸) کردینے کے باوجود ان کی ادنی لرزش وجنبش نے ہمیں چونکا دیا اور دہلا اور ہلا ڈالا۔ ان کی رونمائی وشنوائی سے قبل ہی اندیشہائے دراز اور خوف اموات ناگہانی احباب واقارب اور علماء نے ہاتھوں میں بھی وائبریشن پیدا کردیئے اور چار وناچار کانپتے ہاتھوں سے اسے تھاما بھی تو پیروں تلے زمین کھسکتی رہی، جب کہ پہلے سے ہی نیم جان وجود کو سنبھالنا مشکل ہوتا رہا تھا۔ اعصاب کی مضبوطی کی دعویداری کے باوجود سیمابی واعصابی کیفیت طاری ہوتی رہی۔ موت العالم موت العالم تو بچپن سے سنتے اور سہتے آئے تھے مگر بیک وقت خبر واحد میں ہی موت العلماء کا منظر سامنے پھر جاتا۔ آحاد ومتواتر کی معتزلی وظنی بحثیں قبول حدیث میں جب کل درخور اعتناء نہیں تھیں تو بھلا آج کورونائی حملوں اور یلغاروں میں کیوں کر یقین نہ ہوتا۔ مگر کیا کہیے کہ ہر خبر واحد یقینیات کا فائدہ پہنچاتی نظر آتی ہے۔ اور اگر کبھی بعض سانحات ارتحال عالم وعلماء پر خاطر خود را تسلی می دہم کے رو سے اس خبر کے غلط نکل جانے کا کہیں سے گمان ہوتا اور انجان بن کر متعلقہ احباب سے بات کرکے امید کا ٹمٹماتا چراغ روشن کرنے کی کوشش کی جاتی تو إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا "یقیناً گمان (حق کی معرفت) میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا" (سورہ یونس:۳۶) ہی حاصل سعی ہوتا۔ اور ان الذی تحذرین قد وقعا کا مثل صادق آتا۔ اور بے ساختہ زبان پر رواں ہوجاتا۔

ہائے یہ کیسے دور میں پیدا ہوا ہوں میں
اپنے ہی خود وجود سے سہا ہوا ہوں میں

مانا کہ مال گیا، جان گئی، جہان گیا، مگر یہ جو ایمان جا رہا ہے اس کا کوئی تدارک وتلافی تو ہے ہی نہیں۔ یہ ایسا خسارہ ہے جس میں خسر الدنیا والآخرۃ کا راز اور سوز وساز پوشیدہ وآشکارا ہے۔ اس لئے مساجد کے بند ہوجانے، دین کے قلعے مدارس کے معطل ہوجانے، امت وملت اور ملک کے شہ رگ مکاتب کے تحلیل وترحیل اور سوئے آخرت سدھارنے کے بعد اب ہمارا وجود کیا معنی رکھتا ہے؟ اس سے تو عدم ہی بہتر تھا۔ کل تک ہم شکوہ کناں تھے کہ "گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا، کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ" اب حقیقی طور پر یہ صدائے دل نواز قصۂ پارینہ (خدانخواستہ) بنتی جا رہی ہے تو پھر کیا ہوگا؟ اب وہ اس کے نگہبان اور مہمان ومیزبان سبھی کسمپرسی کی آخری سانس لے رہے ہیں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ "پس کوئی ہے نصیحت لینے والا" (سورہ قمر:۲۲) ان سب کی توجیہ اور انسانی، سائنسی، مادی، تجزیاتی اور تحلیلاتی پہلو اپنی جگہ مگر یہ بات ایک بندۂ مومن کے لئے مسلمات ویقینیات وبدیہات میں سے ہے کہ یہ سب کچھ ہماری دینی ودنیاوی نعمتوں کی ناقدری، کفرانِ نعمت اور گناہوں کے پاداش میں رونما ہو رہا ہے۔

ہم نے خلافت فی الارض کی اہلیت وصلاحیت اور استحقاقیت کو بہت پہلے کھو دیا تھا، اب ہم اپنے وجود وبقا کا استحقاق وجواز بھی نہیں رکھتے۔ کیا یہ سچائی نہیں ہے کہ ہم نے ان وبائی امراض کی ہولناکی کے باوجود اپنے رب کی طرف رجوع اور توبہ وانابت نہیں کی؟ معنوی طور پر ہم "وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے" کی روش پر قائم رہے اور مادی طور پر بھی اس کے دینی، شرعی، اخلاقی، طبی وحکومتی ہدایات پر اپنا انسانی وایمانی تقاضا سمجھ کر عمل نہیں کیا (الامن رحم ربی) تو دوسری طرف ہمارے احتیاط، وقایہ، بچاؤ اور حفظ ماتقدم کا کھوکھلا مظاہرہ ایسا رہا کہ اس کے نام پر ہم اپنے عزیز واقارب اور پاس وپڑوس کے مرتے تڑپتے اور بے گور وکفن بھائیوں تک کو دیکھنے، ان کی مزاج پرسی اور عیادت واعانت کرنے سے گریزاں وہراساں رہے۔ ان کے مجبور وبے بس عزیزوں کو تڑپتا، چیختا اور بلکتا چھوڑ کر اپنی جان کی دہائی دیتے رہے۔ موت کے ڈر سے مصیبت زدہ جگہوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ البتہ ذاتی اور وقتی مفاد ومعاملہ سامنے آیا تو اس میں گھسنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ آخر یہ کیا تھا؟ کیا توکل واحتیاط کا یہی پیمانہ ہے؟ ہم "الطامۃ الکبری" (بڑی مصیبت) اور "الصاخۃ" (پھاڑ کھانے والے) یعنی بڑی مصیبت اور پھاڑ کھانے والے اور چنگھاڑنے والے اہوال قیامت کہ جس دن انسان اپنے بھائی سے بھاگے گا، ماں باپ سے بھاگے گا، اپنی ساتھ نہ چھوڑنے والی بیوی (صاحبته) سے بھاگے گا اور اس کنبہ وقبیلہ سے بیگانہ ہوجائے گا جہاں وہ دنیا کے مشکل ترین اور نازک حالات میں پناہ لیتا تھا، آج اس بھیانک دن کے آنے سے پہلے اسی دنیا میں ایسا اجنبی وبیگانہ ہوا اور مارے خوف کے اس قدر بھاگنے لگا کہ اگر یہ حالات آنکھوں دیکھا پیش نہ آئے ہوتے تو یقین کرنے کو دل آمادہ ہرگز نہ ہوتا۔ مگر کیا کہیے کہ یہ عینی ویقینی مشاہدے کی باتیں ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں کو جھٹلا نہیں سکتے نہ مشاہدات وتجربات کا انکار کرسکتے ہیں۔ چند واقعات ومشاہدات تو ذہن ودماغ سے محو ہونے کا نام نہیں لیتے اور اس سے مایوسیوں کے بادل چھانے لگتے

ہیں اور موجودہ ناگفتہ بہ حالات کے پس پردہ کہانیوں اور پس منظر وپیشین گوئیوں کا حال بھی معلوم ہونے لگتا ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہائی کورٹ کے ایک ایڈوکیٹ صاحب کا فون آیا کہ ایک عزیزہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ہم شاہین باغ قبرستان میں پہنچ چکے ہیں۔ نہ غسال ہیں نہ حمال۔ اہل خانہ کا کورونا کی وجہ سے حال بے حال ہے اور سب کے سب نزار ونڈھال ہیں۔ خویش واقارب اور دوست واحباب اخلاقی، دینی، انسانی حتی کہ صلہ رحمی کے جذبات سے عاری وکنگال ہیں۔ وہ اپنی جان اس وبال میں کیونکر ڈالیں اور اس جنجال میں کیوں کر پڑیں؟ ان کے لیے حکومت کی ہدایات، اطباء کے استدلالات اور علماء کے ارشادات ایک بہترین ڈھال ہیں۔ وہ اس مصیبت کی نازک ترین گھڑی میں اپنی جان سے زیادہ ایمان کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ انسانیت نوازی سے بڑھ کر جان وایمان کی قیمت ہے۔ ان اچھوتے استدلالات پر کون ہے جو حرف شکایت زبان پر لائے اور گنہگار قرار پائے اور جو ایسی فقاہت پر سوسو جان قربان نہ ہو جائے؟!

الغرض دو عورتیں بے چاری بھوک وغربت کی ماری کورونا کی وجہ سے بے روزگاری کا سامنا کر رہی سر راہ مل گئیں۔ جنہوں نے تجہیز وتکفین کا فریضہ اپنے طور پر قبرستان ہی میں انجام دیا۔ میں بھاگا بھاگا مقبرہ پہنچا تو مرحومہ کے قرابت دار کے جان میں جان آئی، وہ کورونا کے مرض میں مبتلا تھے۔ ہم نے باوجود خواہش اور شدت جذبات سے مغلوبیت کے مصافحہ ومعانقہ اور تسلی وتعزیت مصیبت زدگان سے محروم اس لئے رہ گئے کہ ان کے دوست جنہوں نے مجھے اس سعادت میں سہیم اور غم میں شریک ہونے کا موقع عنایت فرمایا تھا، نے بڑی عجلت سے فرمایا کہ یہ کورونا کے مریض ہیں۔ اور میں ان کے پہلو میں پہنچا نہیں کہ ہمارے تعزیتی ودعائیہ کلمات کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ مولانا میں کرسی سے اٹھ نہیں سکتا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اپنی نقاہت سے ہم پر شفقت اور اپنی حفاظت کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں اور وہ مطلوبہ ڈسٹنس کی پاسداری، زیادہ رحم ودلداری اور ہماری جھینپ مٹانے کی اداکاری وفنکاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں تادیر بصحت وایمان قائم وزندہ رکھے۔ آمین

چند لوگوں کے ساتھ ان کے جنازے کی نماز تو پڑھا دی۔ مگر لپک کر جو میت کی چارپائی اٹھانے کی حرص اسی قبرستان میں کل تک اوروں میں بھی مشاہدے میں آتی رہی تھی اب کورونا کے اس مریض کو اٹھانے کے لئے تلقین کے ساتھ حسب عادت عملی اقدام کیا لیکن اس کے باوجود حاضرین پر تذبذب کی کیفیت وحالت طاری تھی۔ بخار وضعف نے ہماری ساری شجاعت وطاقت نکال دی تھی، چارپائی کا سارا بوجھ جب ناتواں ومریض کندھوں پر پڑا تو لوگوں کے صرف ہاتھ کے سہارے میت کی چارپائی اٹھائے رکھنے کا مشاہدہ کر کے ان کو حمل جنازہ کی سنت کم اور بیلنس اور اپنی بے کسی پر رحم کھا کر کندھا دینے کی سنت کی یاد دلائی، پھر جان میں جان آئی۔ آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی، کا ایسا تصور بھی کبھی ذہن ودماغ تک میں نہ آیا تھا چہ جائے کہ عملی تجربہ ومشاہدہ کے دور سے بھی گذرنا پڑا۔

ہائے یہ گردش دوراں ہمیں لائی ہے کہاں

اس طرح کے دو اور مزید واقعات خود اپنے ساتھ رمضان ہی میں پھر پیش آئے نیز محترم حاجی عبدالوکیل حفظہ اللہ بھدوہی یوپی ودیگر کرم فرماؤں اور اللہ کے بندوں خصوصاً متعدد اراکین شوریٰ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ممبروں اور جیالوں کی زبانی اس سے بھی المناک کہانی سننے کو ملی۔ انسان اپنے گھر میں کیسے بے گانہ بن جاتا ہے! جس گھر کو بنایا اور سجایا اس میں وہ کیسے وحشی جانور، مردار وباعث مرض بسیار واشرار (سئی الاسقام) قرار دے دیا جاتا ہے! اپنے خویش واقارب واعزہ میں کس قدر اجنبی گردانا جاتا ہے! اپنے ہی وطن میں کتنا غریب الوطن وبعید الوطن بن جاتا ہے کہ اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ان سب کی روشنی میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ان اموات وآفات اور نقصانات مادیہ ومعنویہ کے مقابلے میں ان ایمانی وروحانی اور اخلاقی وانسانی اموات ہی سب سے بڑا سانحہ، سب سے عظیم حادثۂ فاجعہ، مصیبت عظمیٰ اور لمحہ فکریہ کبریٰ ہے۔ جس پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ انسانوں کا جنازہ نکلنا یقیناً لائق صد افسوس، باعث ازیاد غم واندوہ اور بظاہر ناقابل تلافی نقصان ہے مگر انسانیت اور ایمان واخوت اور صلہ رحمی کا جنازہ نکل جانا، گھروں میں بے گوروکفن لاشوں کا سڑ جانا، معذور ومجبور عورتوں کا اپنے عزیزوں اور بوڑھے ماں باپ کو گھروں میں دفن کر دینا، آبادیوں میں تعفن وبدبو سے کورونا کے مہلک مرض کو اور بڑھاوا دینا اور ہیضہ وطاعون وفنگس ووبا کو دعوت دینا اور سمندروں اور دریاؤں اور ندیوں میں منفوخ ومتنن لاشوں سے زود اثر وائرس پھیلانا، انسانوں اور مخلوقات مائیہ ومرئیہ وغیر مرئیہ ۔اور ہواؤں اور فضاؤں میں بادسموم اور زہر ہلاہل کا رس گھول دینا کونسا احتیاط وہدایات اور راحت وبچاؤ اور ایمان وانسانیت کا وطیرہ وفریضہ ہے۔ ''فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ'' پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو'' (سورہ حشر:۲) بایں ہمہ امید کی کرن ہمارے ان جوانوں میں دیکھ کر بجا طور پر پھوٹتی ہے جن کے سینے کینے سے پاک اور ایمان وانسانیت سے معمور ہیں۔ اور بلا تفریق مذہب وملت اور بلا لحاظ خویش وبیگانہ خدمت انسانیت، تیمارداری وعزاداری مصیبت زدگان وبیماران کورونا میں لگے رہے اور یہی ہمارا سرمایہ ملک وملت وجماعت ہیں۔

☆☆☆

# قرآنی اخلاق

مولانا خورشید عالم مدنی
پھلواری شریف، پٹنہ

متقی وہ ہیں جو خوشحالی و بدحالی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران:133)

قارئین! اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی تکریم کی ہے۔ اسے معزز بنایا ہے۔ ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی۔ زمین کا خلیفہ بنایا۔ آفاق وانفس پر برتری عطا کی ہے اس کی بنیادی وجہ ہے کہ یہ اللہ کی وہ مخلوق ہے جو صاحبِ عقل، صاحبِ زبان اور صاحبِ اخلاق وکردار ہے۔ یہ جانوروں کی طرح سینگ مارنے والی بے حیا نہیں، بلکہ کمزوروں پر محبت نچھاور کرنے والی، معاف کرنے والی، درگزر کرنے والی، حیا وشرم والی مخلوق ہے۔ اور اس قوم کی ہدایت ورہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس عظیم ہستی کا انتخاب کیا، اور اپنی تربیت وتادیب سے تمام انس وجن کے لیے رول ماڈل بنایا۔ وہ اخلاق کی بلند چوٹی پر فائز تھی۔ کسی ماں کے بطن سے ایسا خوبصورت وحسین اخلاق کا پیکر پیدا نہیں ہوا۔ جس کے جمال وکمال، تقویٰ وطہارت، پاکیزگی وخصائص، عظمت ورفعت کا دنیا نے اعتراف کیا۔ صفحات کے صفحات سیاہ کیے۔ قصیدے لکھے۔ اور اپنی عقیدت ومحبت کا برملا اعلان کیا۔

کسی نے لکھا:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھرمے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

اور یہ اصول ہے کہ دنیا اسی کے پیچھے چلتی ہے، اسی کی بات مانتی ہے، اسی کے اردگرد منڈلاتی ہے جس کے اخلاق کی چادر وسیع ہوتی ہے۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران:159) یعنی "اگر آپ بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔"

اخلاق کی عظمت کو سمجھنے کے لیے ذرا سنجیدگی سے اسلام کی عبادتوں پر غور کریں۔ سب میں آپ کو اخلاق کی زریں تعلیم نظر آئے گی۔

یہ "نماز" نمازی کو زیور اخلاق سے مزین کرتی ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت:45) "بیشک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

''روزہ'' تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے۔

''زکوٰۃ'' انسانی ہمدردی اور غمخواری کا سبق دیتی ہے۔

''حج'' اخلاقی تربیت پر بڑا زور دیتا ہے **من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه** (متفق علیہ) یعنی "جس شخص نے حج کیا اور اس نے کوئی غلط کام اور گناہ کا عمل نہیں کیا تو وہ ایسے لوٹتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے اسی دن اسے جنا ہے۔''

اسی طرح قرآن کریم میں بیشتر مقامات پر اخلاق کے جلوے نظر آئیں گے۔ جب آپ قرآنی اخلاق پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ اس کا دائرہ اخلاق کتنا بڑا اور وسیع وکشادہ ہے۔ یہ تو اس شخص کے ساتھ بھی حسن اخلاق کی ترغیب وحمایت کرتا ہے، اور ان کی ہدایت کے لیے دعا کرنے کی تلقین کرتا ہے جو مشرک وکافر ہیں، دائرہ ایمان میں داخل نہیں ہیں۔

چونکہ یہ دین عالمی اور آفاقی ہے۔ اس دین کا خالق کائنات ارضی وسماوی کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اس لیے اس کا قانون شفقت ومحبت، احسان وکرم بھی غیر محدود، ہمہ گیں وعالم گیں ہے۔ ارشاد باری ہے لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (ممتحنۃ:8) یعنی "اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

حدیث اسماء بنت ابی بکرؓ **ان لی أمی هی مشركة افأصل عنها قال نعم** (بخاری، كتاب البتة :2620) یعنی "میری ماں مشرکہ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہاں"۔

حدیث ابو ہریرہ (بخاری، کتاب المغازی، باب الدعاء للمشرکین بالعهد: 2937)

مذکورہ بالا آیت کریمہ "**و سارعوا الى مغفرة من ربكم ...الآخرة**" میں بھی کچھ نیک اعمال، روشن اخلاق اور اعلیٰ صفات وکردار کے تذکرے ہیں۔ ہم چاہیں تو ان خوشنما پھولوں سے اپنی زندگی کو سجا سکتے ہیں اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔ یہ عجیب

اندازِ قرآنی ہے کہ اس نے اوصاف عالیہ کو بیان کرنے سے پہلے ان کے حاملین کا ریزلٹ ہی بتا دیا ہے، تاکہ ہمارے اندر ان صفات سے متصف ہونے کا اشتیاق اور ان کی عظمت جاگزیں ہو جائے۔ پہلے یہ کہا گیا ہے کہ تمہیں دو بڑا ایوارڈ ملے گا۔ اور وہ اللہ کی مغفرت اور وہ جنت ہے جس کی وسعت آسمان وزمین کو محیط ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونوں گراں قدر انعامات ان خوش نصیبوں کو دیئے جائیں گے، جو تنگی وفراخی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پر صبر کرتے ہیں اور قدرت کے باوجود معاف کر دیتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے بڑے متقیوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (اللیل:17-21) یعنی "بڑے پرہیزگار لوگ جہنم سے دور جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ (وہ پرہیزگار وہ ہیں) جو اپنے نفس اور مال کو پاک کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ کسی کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے تاکہ اسے اللہ کی رضا اور جنت میں اس کا دیدار ہو جائے۔ ایسے مخلص بندے سے اللہ بھی عنقریب راضی، وہ بندہ بھی اللہ کی جنت ونعمت کو پاکر راضی ہو جائے گا"۔ مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیات کریمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، لیکن اس کا حکم عام ہے۔ جو بھی ان صفات عالیہ سے متصف ہوگا وہ بارگاہِ الٰہی میں ان کا مصداق قرار پائے گا۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وہ ہستی ہے، جو افضل الخلائق بعد الانبیاء ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک اعزازی ڈگری دی تھی "ارحم امتی بامتی ابو بکر" (ترمذی:3790) ''میری امت کا سب سے رحم دل انسان ابوبکر ہیں۔'' انہوں نے نبی کے ساتھ غار ثور کی خوفناک راتیں بسر کیں۔ ہجرت کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اللہ کی راہ میں اپنے تمام اموال خرچ کر ڈالے اور جب دنیا سے گئے تو بیت المال سے کفن لینا بھی گوارہ نہ کیا۔ پرانے کفن میں لپٹ گئے۔

آپ نے بلال حبشی کو آزاد کیا اور ان کے علاوہ مسلمان غلاموں اور لونڈیوں کو ان کے مالکوں سے خرید کر آزاد کیا۔

ساری عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزاری۔ آپ کی قبر بھی روضہ اقدس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی۔ گویا جس طرح زندگی میں رفاقت کی اسی طرح موت کے بعد بھی رفاقت ہوئی۔ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مجھ پر جس کسی کا بھی احسان تھا۔ وہ میں نے دنیا ہی میں چکا دیا لیکن ابوبکرؓ کا جو احسان ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی چکائے گا۔ مجھے جتنا ابوبکرؓ کے مال نے فائدہ دیا، کسی کے مال سے اتنا فائدہ نہیں ہوا"۔ (ترمذی، ابواب المناقب: 3661)

آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے زیادہ سخی تھے۔

جس روز سیدنا ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔ اس روز ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپ نے وہ سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیئے۔

انفاق فی سبیل اللہ اور خیرات وصدقات کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرۃ:274) یعنی "جو لوگ اپنے اموال رات میں، دن میں، خفیہ طور پر اور دکھلا کر خرچ کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ثابت ہے اور ان پر نہ خوف طاری ہوگا اور نہ انہیں کوئی غم لاحق ہوگا"۔

آج ہم اللہ سے جنت مانگتے ہیں جو سب سے مہنگی چیز ہے "ألا ان سلعة الله غالية" (ترمذی:2450) جنت الفردوس مانگتے ہیں، دنیا بھی مانگتے ہیں آخرت بھی مانگتے ہیں، کروڑوں مانگتے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بات آتی ہے تو جیب سے سکّہ نکالتے ہیں۔

کرونا وائرس، لاک ڈاؤن کی وجہ سے عوامی زندگی اور کاروبار حیات بری طرح متاثر ہوئے ہیں، روزگار اور نوکریاں ختم ہوگئی ہیں۔ محنت کش مزدور طبقہ زیادہ پریشان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مالدار وخوشحال بنایا ہے، تو یہ ہماری ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی پریشانیوں کو محسوس کریں، ان کے ہمدرد وغمگسار بنیں، غریبوں، فقیروں کو سینے سے لگائیں، محتاجوں کی دست گیری کے لیے آگے بڑھیں اور دست تعاون دراز کریں۔

کہا جاتا ہے کہ کفن میں جیب نہیں ہوتا، تو پھر قارون کی طرح دولت جمع کرنے سے کیا فائدہ؟

تنگ حالی میں اور غم میں بھی چھوٹی نیکی کر لیں۔ اسے حقیر نہ سمجھیں۔ یہی نیکی قیامت کے دن بڑی نیکی بن جائیگی۔ اسی طرح چھوٹی بدی کو بھی حقیر نہ سمجھیں۔ یہی بدی قیامت کے دن ناقابل برداشت ہو جائے گی۔ اسی لئے تو نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اتقو النار و لو بشق تمرة" (بخاری:6174 ومسلم:1016) یعنی "تم آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو "کل معروف صدقة" (بخاری:6021) یعنی "ہر چھوٹی بڑی نیکی، کار ثواب، مالی صدقہ ہے" "تبسمک فی وجه اخیک لک صدقة" (ترمذی:1956) یعنی "تمہارا اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرانا تمہارے لیے صدقے کا باعث ہے"

جب ملا کیجیے مسکرا دیجیے ‏ ‏ ‏ یہ تو صدقہ ہے صدقہ ادا کیجیے

اگر کوئی شخص زیادتی کرتا ہے، ظلم کرتا ہے، بدتمیزی کرتا ہے اور عزت وآبرو سے کھلواڑ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے اللہ کی معافی ومغفرت کی امید میں غصہ پیتے ہوئے اس بدتمیز کو معاف کر دیں۔ قرآن کریم ہمیں ایسے ہی اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اس تعلیم پر عمل پیراوہ ہوں گے، جن کی فطرت میں شرافت ہوگی۔ دل میں شفقت و رحمت کا جذبہ ہوگا۔ اور رب کائنات کے ایوارڈ جنت ومغفرت کے حصول کی لالچ و تڑپ ہوگی۔ اللهم اجعلنا منهم ☆☆

# ملک وملت اور انسانیت کو درپیش اس نازک گھڑی میں خدمتِ خلق ہمارا فرض ہے

آج پوری دنیا میں عموماً اور وطن عزیز میں خصوصاً کووڈ ۱۹ کی مہاماری وہلاکت خیزی اور طبی وسائل کی قلت نے بحرانی کیفیت پیدا کردی ہے اور ایسی نازک گھڑی میں بھی کچھ ناعاقبت اندیش لوگ کالا بازاری اور ذخیرہ اندوزی کرنے سے بھی باز نہیں آرہے ہیں جس کی وجہ سے ملک میں سماجی ومعاشرتی اور انسانی تانے بانے بکھر رہے ہیں اور ہرطرف نفسی نفسی، خوف ودہشت اور بے چینی کا عالم ہے۔ البتہ اس ناامیدی کے ماحول میں ایثار وقربانی، تعاون وتکافل، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور انسانی خدمات کی مثالیں بھی سامنے آرہی ہیں اور لوگ بلاتفریق مذہب محض انسانی جذبے سے آکسیجن کی فراہمی حتی کہ ضرورت پڑنے پر اپنے غیر مذہب بھائیوں کی تجہیز وتکفین اور انتم سنسکار کا کام بھی ''شرعی حدود وقیود'' میں رہ کر انجام دے رہے ہیں جو بڑی ہی خوش آئند بات ہے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں ضرورت ہے اس خالص انسانی جذبے کو وسیع پیمانے پر فروغ دینے کی، حقوق العباد کو اور زیادہ بڑے پیمانے پر ادا کرنے کی، اس آڑے وقت میں بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کے کام آنے کی، بلاتفریق مذہب ومسلک ضرورت مندوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی، خوف ودہشت کا شکار ہونے کے بجائے آپس میں اعتماد بحال کرنے اور وبا کے خلاف ہمت وحوصلہ جٹانے کی اور اس جذبہ ایثار وقربانی کی کہ طبی وخوردنی وسائل آپ سے پہلے آپ سے زیادہ ضرورت مندلوگوں تک پہنچیں۔

ساتھ ہی حکومت کی ہدایات، شرعی تعلیمات اور طبی گائڈ لائنز کا خیال رکھیں، سماجی دوری برتیں اور ماسک ضرور پہنیں۔ صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھیں۔ مساجد میں بھی ان تمام حکومتی، طبی اور شرعی ہدایات کا پاس ولحاظ رکھیں۔ ادنی بیماری محسوس ہونے پر بہتر ہے کہ اپنی نمازوں کو اپنے گھروں میں ادا کریں۔ اپنی جان واولاد کی طرح دوسروں کی جان، صحت، مصلحت اور ضرورت کا خیال رکھیں۔ بچاؤ اور حفظان صحت کے اصولوں کی مکمل پاسداری کے ساتھ ویکسین اور دیگر ادویہ لیں اور احتیاطی تدابیر کو ہر حال میں بروئے کار لاتے رہیں، اور ان سب کے ساتھ ساتھ گناہوں کے کاموں سے بھی بچیں کہ اس طرح کی آفات وبلیات اور وبائیں رب کی نافرمانی اور معاصی کی کثرت کی وجہ سے بھی لاحق ہوتی ہیں۔ لہذا توبہ واستغفار اور اپنے رب کی طرف رجوع وانابت کرتے رہیں۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ یقیناً اس سے بلائیں ٹلیں گی، انسانی بھائی چارہ کو فروغ ملے گا، دوریاں مٹیں گی، آپس میں ہمدردیاں بڑھیں گی، قلب کو سکون اور قوت حاصل ہوگی اور یوں ہم اس مصیبت سے خود بھی نجات پائیں گے اور ملک ومعاشرہ بھی محفوظ رہے گا۔ نیز یہ کہ اس انتہائی کسمپرسی کے عالم میں اپنے آپ کو کسی طرح کمزور یا حقیر نہ سمجھیں۔ جس سطح پر بھی ممکن ہو اپنے بچاؤ کے ساتھ دوسروں کو دامے درمے اور سخنے گفتے ہر طرح کی مالی، بدنی اور فکری مدد پہنچا کر ہی دم لیں۔ رمضان کا یہ بابرکت مہینہ بھی آپ کے جذبہ انفاق وسخاوت کو مہمیز کرنے میں یقیناً معاون ثابت ہوگا۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ ان نامساعد حالات کا جس بھیانک طور پر ایک دوسرے سے شیئر اور تبادلہ ہو رہا ہے اس سے ہرگز ہرگز متاثر نہ ہوں۔ دل کو مضبوط کریں۔ قضاوقدر پر یقین رکھیں۔ مصیبت زدگان اور پریشان حال لوگوں کی خبر گیری کرنے کو اپنی سعادت اور اپنا دینی واخلاقی فریضہ سمجھیں۔ خصوصاً مریضوں کو دوائیں اور آکسیجن فراہم کرانے اور انہیں صحت کے مراکز تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ آپ کے گردوپیش میں کوئی انسان اپنی زندگی کے ایام پورے کرکے موت سے دوچار ہوجائے تو اسے اور اس کے کنبہ کو بے یار ومددگار ہرگز نہ چھوڑیں۔ اس کی تجہیز وتدفین یا انتم سنسکار اور اس کے کنبہ کے ساتھ حسن سلوک کو اپنا انسانی فریضہ سمجھ کر انجام دیں۔ یہی اعمال صالحہ، نیکیاں اور انسانی خدمات آپ کو عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور قرار دیں گی اور اللہ تعالیٰ اس بلا ووبا کو اپنی خاص رحمتوں سے آپ کے اعمال صالحہ اور اس انسانی جذبے کی برکت کے صلے میں دور فرمادے گا۔ ان شاءاللہ۔

آپ کا خیرخواہ ودعاگو

اصغرعلی امام مہدی سلفی
امیر
مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

# ماہ رمضان اور صدقات وزکاۃ

مولانا عزیز احمد مدنی
استاد المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ
اوکھلا، نئی دہلی

رب کائنات نے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن سے ہی بارہ مہینے مقرر فرمائے ہیں۔ان میں بعض ایام اور بعض مہینے کچھ خصوصیت کے حامل ہیں جو نصوص شرع سے ثابت ہیں۔ ماہ محرم اسلامی ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے اور ماہ ذی الحجہ اس کا آخری مہینہ ہے۔اس ہجری سال کا نواں مہینہ ماہ رمضان ہے۔ یہ مہینہ بڑی عظمتوں اور فضیلت کا حامل ہے۔احادیث شریفہ میں اس کے بڑے فضائل ہیں۔

**فضائل رمضان**: رمضان کا یہ مہینہ بڑا ہی عظیم وبابرکت مہینہ ہے۔اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔گناہوں کا جرم، عظیم اور سخت ہوجاتا ہے۔اسی ماہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ یہ صیام وقیام کا مہینہ ہے۔صدقات وخیرات اور برّ واحسان کا مہینہ ہے۔ رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات اور گلوخلاصی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کے آتے ہی آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، سرکش شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کو کچھ خصوصیات سے نوازا ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امت کے صائمین کے منہ کی بو کو مشک کی خوشبو سے زیادہ اطیب وپاکیزہ قرار دیا ہے۔اس امت کے صائمین کے لئے فرشتے افطار کرنے تک دعاواستغفار کرتے رہتے ہیں، اس کے لئے روزانہ جنت کو مزین اور آراستہ کیا جاتا ہے۔ سرکش شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں چنانچہ وہ اس ماہ میں وہ کام نہیں کرسکتے جو دیگر مہینوں میں انجام دیا کرتے تھے۔اسی طرح اللہ تعالی رمضان کی آخری راتوں میں بخشش ومغفرت فرمادیتا ہے۔وغیرہ

(نوٹ: پانچ خصوصیات پر مشتمل حدیث کی سند پر کلام ہے البتہ مضمون حدیث کے مشتملات کی تائید دیگر دوسری صحیح احادیث سے ہوتی ہے)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس نے ایمان رکھتے ہوئے احتساب وثواب کی نیت سے صوم رمضان رکھا اور رات میں قیام کیا تو اللہ تعالی اس کے سابقہ وپیشتر گناہ معاف فرمادیتے ہیں“ (بخاری ومسلم) یہ ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پورا ماہ بند نہیں ہوتا اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، پورا ماہ بند رہتا ہے۔ کھلتے نہیں ہیں۔(ترمذی وابن ماجہ)

اس ماہ میں نیک اعمال کا ثواب دوگنا کردیا جاتا ہے۔ایک روایت میں نبی ﷺ سے منقول ہے، حدیث قدسی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: **كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الا الصوم فانه لى وانا اجزى به، يدع شهوته وطعامه من اجلى . للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسک** (مسلم-حدیث نمبر ۱۱۵۱)

یعنی ”بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔سوائے صوم کے کہ وہ میرے لئے ہے اور اس کی جزاوثواب میں دیتا ہوں، بنی آدم نے اپنا کھانا پینا، اپنی شہوت میری خاطر ترک کردی، صائم کے لئے فرحت وخوشی کے دولمحات ہیں، ایک لمحہ اس کے افطار کا وقت اور دوسرا لمحہ رب سے ملاقات اور دیدار کا وقت ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔“ صائم اپنے صوم کی تکمیل کرکے جس کی توفیق اور قوت اللہ جل شانہ نے اسے عطا فرمائی، نیز کھانے پینے کی نعمت اسے میسر فرمائی اس پر شکر ادا کرتے ہوئے فرحت وانبساط کا اظہار کرتا ہے اسی طرح اپنی موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس اجر صیام کا ذخیرہ پاکر باغ باغ ہوگا اور شادمانی محسوس کرے گا۔

مؤخر الذکر حدیث کے مضمون پر غور کرنے سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ کہ اس سے ماہ رمضان کی قدرومنزلت ہویدا اور اجاگر ہوتی ہے۔

۲۔اس ماہ میں صائم اور صیام کی اہمیت اور اس کے رتبہ ودرجہ کا پتہ چلتا ہے۔

۳۔ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماہ رمضان میں ہر نیک عمل کا ثواب دوبالا کردیا جاتا ہے۔اور صحیح ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ **من تقرب فيه بخصلة من خصال الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه، ومن ادى فيه فريضة كان كمن ادى فيه سبعين فريضة فيما سواه** کے مطابق نوافل کا ثواب فرض کے برابر اور فرائض کا ثواب ستر گنا زیادہ ہوجاتا ہے۔

۴۔ اسی طرح ایک چوتھی بات یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ صوم کا اجر وثواب مضاعفت اعمال سے مستثنیٰ ہے اور صوم کا اجر اس عدد میں منحصر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بلا حساب اس کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

مضاعفت اجر کی یہ نوازش اور انعام کسی ماہ وسال اور ایام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ”وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ“ (البقرہ:۲۶۱) البتہ ماہ رمضان کی فضیلت وبرکت مسلم ہے، اس مقدس ماہ میں کئے گئے جملہ اعمال صالحہ کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محنت عبادت اور سخاوت وفیاضی اس ماہ میں بڑھ جاتی تھی آپ دل کھول کر اللہ کی

راہ میں خرچ کرتے تھے۔ **کان النبی اجود الناس بالخیر وکان اجود مایکون فی رمضان حین یلقاہ جبرئیل. الحدیث** (صحیح البخاری:۱۹۰۲)

نیک وصالح اعمال ہرطرح کے قول وفعل اور عمل کو شامل ہیں۔ جو رضائے رب ذوالجلال کے حصول کے لئے کئے جائیں انھیں میں سے ایک عمل صدقہ بھی ہے۔

**صدقہ معنی ومفہوم اور اقسام**: صدقہ کا لفظ عموماً ایسے عطیات کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی فقیر محتاج اور مسکین کو اس کی ضروریات زندگی یعنی کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور مالی مشکلات رفع کرنے کے لئے ودیعت کئے جاتے ہیں۔ اس سے انسان تقرب الٰہی کا خواہاں ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں تقرب الٰہی اور ارادہ ثواب کی خاطر انسان اللہ کی راہ میں اس کے عطا کردہ اموال میں سے جو کچھ خرچ کرتا ہے صدقہ کہلاتا ہے۔ صدقہ کا لفظ مفرد وجمع کی صورت میں قرآن کریم میں سترہ مقام پر آیا ہے۔

قرآن کریم اور شریعت کی زبان میں صدقہ کا لفظ دو قسم کے صدقات کے لئے مستعمل ہے۔

ایک قسم وہ ہے جس کا مطالبہ افراد انسان سے لازمی اور وجوبی طور پر ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کا مطالبہ وجوبی اور لازمی نہیں بلکہ تطوع واستحباب کے طور پر ہے جسے صدقۃ التطوع، صدقات نافلہ یا عام صدقات کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس صدقہ کے لفظ میں زکاۃ کے مقابل کافی وسعت ہے۔ اس کا تعلق ہر عمل سے ہے اور کسی شرط سے مقید نہیں بلکہ اس کے مجالات مختلف ہیں اور اس کا ثواب بھی اسی قدر خلوص واخلاص، شرف زمان ومکان کے بموجب مختلف ومتنوع ہوتے ہیں اور مزید اللہ تعالی اپنے فضل اور اپنی مشیت سے جسے چاہے ثواب میں اضافہ فرمادیتا ہے۔

**صدقات واجبہ**: صدقہ کی وہ قسم جس کا مطالبہ بر سبیل وجوب والزام ہے وہ فریضہ زکوۃ ہے۔ اسی طرح نذور، کفارات اور زکوۃ الفطر وغیرہ بھی اس قسم کی قبیل سے ہیں جن کے اسباب وجوب اور ان کے احکام کتب فقہ وحدیث میں بسط سے درج ہیں۔

**زکوۃ مفروضہ**: قرآن کریم کی آیت **خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا** (التوبہ:۱۰۳)

اور حدیث رسول اللہ ﷺ المعروف بحدیث معاذ بن جبلؓ میں منقول جملہ **اعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة فی اموالهم توخذ من اغنیاء هم وترد علی فقراء هم....** (صحیح البخاری:۱۳۹۵) میں زکوۃ مفروضہ مراد ہے۔ یہ زکوۃ اغنیاء واہل ثروت پر فرض ہے۔ یہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ قرین صلاۃ ہے، قرآن کریم میں جابجا اس کا ذکر اقامۃ صلاۃ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا تارک فرضیت انکار کی بنا پر کافر اور بخل وشح اور کنجوسی کی بنا پر مستوجب گناہ اور سخت وعید وسزا کا مستحق ہے۔ **وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ** (التوبہ:۳۴) میں یہ وعید سنائی گئی ہے۔

**حکمت مشروعیت زکاۃ**: اہل علم لکھتے ہیں کہ زکاۃ کی مشروعیت میں درج ذیل حکمتیں پنہاں ہیں۔

۱۔ بخل وکنجوسی سے انسانی مزاج کا پاک وصاف ہونا۔

۲۔ فقراء کے ساتھ ہمدردی اور تنگ دستوں، فقراء ونا داروں کی حاجت براری۔

۳۔ مصالحہ عامہ کی تکمیل، جن پر امت کی زندگی اور سعادت موقوف ہے۔

۴۔ دولت مندوں کی دولت وثروت میں حد بندی تاکہ وہ دولت کسی ایک طبقہ میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔

**شروط وجوب زکوۃ**: وجوب زکاۃ کے لئے اہل علم نے چند شرائط ذکر کئے ہیں، وہ یہ کہ زکوۃ کا مکلّف شخص مسلمان ہو، عاقل اور بالغ ہو، آزاد ہو غلام نہ ہو، اس کا مال شرعی نصاب کو پہنچا ہو، مال اس کی ملکیت میں ہو، اور اس پر حولان حول ہوگیا ہو یعنی ایک سال گزر گیا ہو۔ وغیرہ

**اموال واجناس اور نصاب زکوۃ**: زکاۃ تین قسم کے اموال واجناس میں مشروع ہے جس کے الگ الگ شروط وضوابط ہیں جو کتب حدیث وفقہ میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ یہاں بڑے اختصار سے چند ضروری باتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

وہ اموال واجناس جس میں زکوۃ مشروع ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ نقود۔ یعنی سونا، چاندی، اسی طرح دیگر کرنسی جو سونا چاندی کے قائم مقام ہیں۔ نیز سامان تجارت جس کی قیمت سونا چاندی کے نصاب کی قیمت کے مساوی ہو، سب میں زکاۃ ہے۔

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا، اور چاندی ساڑھے باون تولہ ہو۔ حولان حول ہوگیا ہو یعنی اس پر ایک سال گذر گیا ہو۔ تو اس میں چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوۃ ہے۔ اسی طرح سامان تجارت کی قیمت بھی اس کے مساوی ہو اور حولان حول ہوگیا ہو تو اس میں بھی ڈھائی فیصد زکاۃ ادا کی جائے گی۔

۲۔ ضروع یعنی بہیمۃ الانعام: اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ میں زکاۃ ہے خواہ وہ کسی نسل کے ہوں ان چوپایوں کی زکاۃ میں حولان حول کے ساتھ سائمہ (یعنی وہ سال کے اکثر حصہ میں جنگل میں گھاس چرتے ہوں) کی شرط ہے۔ ان سب کا نصاب زکوۃ کتب حدیث وفقہ میں تفصیل سے موجود ہے۔

۳۔ زروع: یعنی کھیت کی پیداوار، پھل اور غلہ جات: غلہ سے مراد وہ اشیاء ہیں جو خوراک میں استعمال ہوتی ہیں اور ان کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً گندم، جو وغیرہ اسی طرح پھلوں میں کھجور، زیتون اور کشمش وغیرہ میں زکاۃ ہے ان کی زکاۃ کھیتوں میں کٹائی اور پھل توڑنے کے ساتھ ہے۔ **واتوا حقہ یوم حصادہ** میں اسی جانب اشارہ ہے ان کی پیداوار پانچ وسق (یعنی سات سو پچاس کلو) کو پہنچے اور یہ پیداوار

آسمانی بارش، چشمے یا خود سیرابی سے ہوں تو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور اگر کھیتوں کی سیرابی کنویں، مشین ڈول وغیرہ سے کی گئی ہے۔ تو نصف عشر (بیسواں حصہ) زکوۃ ہے۔ "**لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة" فیماسقت السماء والعیون او کان عثریاالعشر، وما سقی بالنضح نصف العشر**" (صحیح البخاری:۱۴۴۷،۱۴۸۳) میں پیداوار کی مقدار اور نصاب زکوۃ کی طرف رہنمائی ہے۔

**اموال جن میں زکاۃ نہیں**: ا۔تازہ استعمال ہونے والے پھلوں اور سبزیوں میں رسول اللہ ﷺ سے زکوۃ ثابت نہیں، البتہ فقراء ومساکین اور ہمسایوں کو اس میں سے دینا مستحب ہے۔

۲۔گھریلو سامان، مکان، کارخانے، گاڑیاں گھوڑے خچر وغیرہ میں زکاۃ نہیں، شارع علیہ السلام سے ان میں زکاۃ کا حکم نہیں ملتا۔

۳۔قیمتی جواہرات موتی وغیرہ میں زکاۃ نہیں، البتہ اگر یہ تجارت کے لئے ہوں تو ان میں سامان تجارت کی زکاۃ ہوگی۔

۴۔عورتوں کے زیورات پر بھی زکاۃ نہیں، کیونکہ یہ زینت اور استعمال کے لئے ہیں، ہاں اگر یہ زیورات ادخار کی قبیل سے ہوں تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی۔

ویسے اس مسئلہ میں اہل علم کی دورائیں ہیں ایک یہ کہ حلی (عورتوں کے زیورات) میں زکاۃ نہیں، جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ حلی میں بھی زکوۃ ہے انھوں نے نصوص سنت سے اپنے موقف کے لئے استدلال کیا ہے۔

**مصارف زکوۃ**: زکوۃ کے خاص مصارف ہیں جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبہ:۶۰) میں کیا گیا ہے۔یعنی "صدقات، فقراء، مساکین، اس پر کام کرنے والے، جن کے دلوں کی تالیف مطلوب ہو، قیدی آزاد کرانے میں، مقروض لوگوں کے لئے اللہ کے راستہ میں اور مسافرین کے لئے ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے" آیت میں مذکور عامل علی الزکاۃ سے مراد زکوۃ وصول کرنے والا، زکوۃ اکٹھا کرنے والا، زکوۃ کا نگراں ومنتظم اور سکریڑی ان سب کو زکاۃ کے مد سے تنخواہ ادا کی جاسکتی ہے۔خواہ وہ غنی کیوں نہ ہوں۔

"**المؤلفة قلوبهم**" سے مراد وہ شخص ہے جس کی اسلامی حالت تو کمزور ہو البتہ برادری میں اس کا اثر ورسوخ ہو، ایسے شخص کی دلجوئی کے لئے زکوۃ دی جائے گی تاکہ وہ اسلام میں پختہ ہوجائے اور لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو یا اس کے شر سے بچا جاسکے اسی طرح سے اس سے مراد وہ کافر بھی ہے جو اسلام کی طلب وطمع میں ہو۔ اس کو اور اس کی قوم کو اسلام کی ترغیب کے لئے زکوۃ دینی چاہیے اسی طرح یہ حصہ مصلحت کی خاطر اس شخص کے لئے استعمال ہوسکتا ہے جو کسی بھی صورت میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

"**وفی الرقاب**" سے مراد مسلمان غلام ہے۔چنانچہ زکوۃ کے مال سے اسے خرید کر آزاد کیا جائے۔ یا مکاتب غلام کے مالک کو اس کی قسطیں ادا کر کے رہائی دلائی جائے۔ آج وہ غلامی باقی نہیں، البتہ جیلوں اور قیدخانوں میں کتنے بے گناہ مسلم قید ہیں قانونی چارہ جوئی کے لئے ان کے پاس وسائل نہیں ہیں ان کی رہائی کے لئے زکاۃ کے اموال کا صرفہ کیا جاسکتا ہے۔

"**فی سبیل الله**" سے مراد وہ احکام ہیں جو اللہ کی رضا وخوشنودی کا موجب ہیں بالخصوص اللہ کے دین کی عظمت وسربلندی کے لئے جو عمل کئے جائیں، بنا بریں غازی کو زکوۃ دی جاسکتی ہے چاہے وہ غنی ہی کیوں نہ ہو۔اسی طرح اس مد میں وہ تمام شعبے آجاتے ہیں جو مصالح شرعیہ میں اپنا اپنا حصہ ادا کررہے ہیں مثلا مدارس اسلامیہ، شفاخانے، دارالایتام قائم وتعمیر کرنا اور حصول اہداف کے لئے انھیں جاری رکھنا، البتہ غازی ومجاہدین کے اخراجات اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے دیگر اہم ترین ضروریات کو تقدم حاصل ہے۔

"**ابن السبیل**" سے مراد وہ مسافر ہے جو اپنے شہر وطن سے دور ہو، چنانچہ سفر میں ضروریات پوری کرنے کے لئے اس کو زکاۃ دی جاسکتی ہے چاہے وہ اپنے علاقہ میں غنی ہی ہو۔اس لئے کہ سفر میں اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال نہیں ہے تو وہ محتاج ہے۔

قرآنی آیت میں مذکور مصارف میں سے کسی ایک مد میں مسلمان اپنی زکاۃ دےدے تو جائز ہے البتہ ان مصارف میں اہم اور زیادہ ضروریات والے کو مقدم کرے، ہاں اگر زکاۃ کا مال وافر مقدار میں ہے تو آٹھوں مصارف میں سے ہر نوع پر تقسیم کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ (ملخص من کتاب منہاج المسلم ص ۴۱۸-۴۳۲)

**صدقہ احادیث نبویہ کی روشنی میں**: صدقہ کی فضیلت اور فوائد پر مشتمل متعدد احادیث وارد ہیں۔ اہل علم نے بڑے ہی بسط وتفصیل سے اس پر گفتگو کی ہے۔ یہاں چند باتیں بطور نمونہ وتذکیر درج کی جاتی ہیں۔

صدقہ اقرب قربات الہی ہے۔صدقہ گناہوں اور غضب الہی سے بچاتا ہے۔ الصدقة تطفی الخطیئة کما یطفی الماء النار (صحیح البخاری:۱۴۱۷) صدقہ صاحب صدقہ اور جہنم کے مابین وقایہ اور حجاب کا کام کرتا ہے۔ اتقوا النار ولو بشق تمرة (الترمذی:۲۶۱۶)

صدقہ برہان ایمان ہے۔انسان کی کرامت، اور اس کے فیوض رحمت وشفقت کی نشانی ہے۔صدقہ سے نفس مومن کی تطہیر ہوتی ہے، کفر وشرک، فسق ونفاق اور اخلاق ذمیمہ سے خلاصی ہوتی ہے۔صدقہ متصدق کے لئے انشراح صدر اور سعادت

نفس کا موجب ہوتا ہے۔حب مال اوراس کی طمع وحرص سے پا کی وخلاصی دیتا ہے۔ اسی طرح متصدق کے مال میں حلول خیر وبرکت ،نموو بڑھوتری اور پا کیزگی کا موجب ہوتا ہے۔حدیث قدسی ہےاللہ تعالی فرماتا ہے: **یا ابن آدم انفق انفق علیک** (صحیح مسلم:۹۹۳) نیزصدقہ سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔**مانقصت مال من صدقة** (رواہ مسلم والترمذی)اسی طرح صدقہ دافع بلاء، درازی عمراوروسعت وفراخی رزق کا باعث بھی ہوتا ہے۔فرمان رسول ہے۔ **باکروا بالصدقة فان البلاء لایتخطی الصدقة** (رواہ البیہقی عن انس مرفوعا)ایک دوسری حدیث میں ہے۔**ان صدقة المسلم تزید فی العمرو تمنع میتة السوء ویذھب الله بھا الکبرو الفخر** (رواہ الطبرانی)

صدقہ امراض بدنیہ کا علاج بھی ہے۔**داووا مرضاکم بالصدقة** (صحیح الجامع ۳۳۵۸) صدقہ کرنے والے کا داخلہ جنت میں باب الصدقۃ سے کیا جائے گا۔ **من کان من اھل الصدقة دعی من باب الصدقة** (بخاری۳٦٦٦)

مذکورہ بالا سطور سے صدقہ کی اہمیت وفضیلت واضح ہوتی ہے۔لہٰذا ایک مسلمان کواپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق اللہ کی دی ہوئی نعمت مال سے کچھ حصہ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔اور جودوسخا کی صفت محمود سے متصف اور بخل وحرص اور طمع جیسی صفات مذموم سے بعد واجتناب کی کوشش ہونی چاہیے۔اس امت کے ہادی ورہبر کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنے والے پر بخوبی آشکار ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جودوسخا کے پیکر، غریبوں ومسکینوں کے مسیحاوہمنوا،محسن وغم گسار اور سہارا تھے آپ ان کی ہرطرح سے بھرپور مدداور دلجوئی فرماتے تھے۔

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب لطائف المعارف میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت وفیاضی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔آپ لوگوں کو مال سے نوازتے اورعلم ومعرفت کے انوار سے فیضیاب کرتے ،لوگوں کونفع پہنچاتے اور اللہ کے دین کی نشرواشاعت کے لئے اپنی ساری توانائی صرف کرتے تھے یعنی بھوکوں کوکھانا کھلانا، وعظ ونصیحت کرنا اوران کی مختلف ضروریات پوری کرنا آپ کا معمول تھا۔اورآپ کی یہ فیاضی ماہ رمضان میں مزید بڑھ جاتی تھی۔

**آداب صدقات**: صدقہ کی ادائیگی کے کچھ آداب ہیں جن کا پاس ولحاظ رکھنا ضروری ہے تاکہ آدمی اپنے صدقات کے مکمل اجر کا مستحق بن سکے۔اہل علم نے نصوص کتاب وسنت سے ان آداب کوکشید کرکے اپنی مؤلفات میں تحریر کیا ہے۔

۱۔صدقہ کا مال کسب حلال سے ہواور مال پاکیزہ ہو۔ **ان الله طیب ولایقبل الاطیبا** (ترمذی:۲۹۸۹) ۲۔صدقہ عمدہ اورنفیس مال میں سے دیا جائے۔لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡن (آل عمران:۹۲)

۳۔صدقہ دے کر یا احسان کرکے یہ خواہش نہ کرے کہ بدلہ میں اس سے زیادہ ملے۔وَ لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ (المدثر:٦)

۴۔صدقہ دیکر احسان نہ جتائے بلکہ اس سے اجتناب کرے کیونکہ کسی بھی دنیوی اغراض کی آمیزش سے یعنی احسان کا بدلہ،شہرت وناموری، ریاکاری،تعریف پسندی وغیرہ جیسی خو سے صدقہ کے اجروثواب میں گھن لگ جاتے ہیں اورآدمی کا سارا عمل اکارت وبرباد ہوجاتا ہے۔قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ یَّتۡبَعُهَآ اَذًی (البقرہ:۲٦۳)

۵۔صدقہ کرنے والا اپنے صدقہ کا مال حاجت مندوں میں سب سے زیادہ حاجت مندوضرورت مندکودے،اگراس کا قریبی رشتہ دارمحتاج ہےتووہ دوسروں کے مقابل اس کےصدقہ کا زیادہ مستحق وحقدار ہے۔**الصدقة علی المسکین صدقة وھی اذاکانت علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة** (ترمذی حدیث٦۵۷) یعنی کسی مسکین کوصدقہ کرنا ایک صدقہ ہے۔ اگر یہی صدقہ کسی رشتہ دارکودیا جائے تو دہرا اجر ہے،اجرصدقہ واجرصلہ رحمی۔

ان مذکورہ باتوں کے ساتھ اخلاص وخلوص نیت شرط ہے۔اس کا فقدان احباط عمل کا موجب ہے۔لہٰذا اس نکتہ پرخصوصی توجہ ہونی چاہیے۔

اسی طرح نفلی صدقات میں عموماً سراوراخفاء کا لحاظ کرنا افضل اور بہتر ہے۔وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیۡرٌ لَّكُمۡ (البقرہ:۲۷۱)البتہ زکاۃ مفروضہ کی علانیہ ادائیگی مستحب ہے۔اس سے زکوۃ کے عدم اخراج کی تہمت سے براءت اور دوسروں کواس فریضہ کی ادائیگی کی ترغیب ہوتی ہے۔ہاں اگرنفلی صدقات کے اعلان واظہار سے دیگر مصالح وفوائد مرتب ہوں تواس کا اعلان افضل ہے۔

**صدقات مستحبہ اور افضل صدقہ**: انسان کے مال میں فرض زکاۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں جیسے قرابت داروں کے ساتھ ہمدردی کرنا، صلہ رحمی کرنا، سائل،محتاج وحاجت مندوں کی حاجت براری کرنا،قرض خواہوں کوقرض فراہم کرنا، تنگ دستوں کومہلت دینا،مہمانوں کی ضیافت کرنا، بھوکوں، پیاسوں کوآسودہ وسیراب کرنا،محتاجوں کی ستر پوشی کرنا،مسلم قیدیوں کی رہائی میں ہاتھ بٹانا،مساجد کی تعمیر کرنا اوراس کی عمارت وصیانت پرصرف کرنا،علم دین کی نشرواشاعت، علماء وداعیان حق وحاملین قرآن کی اعانت کرنا، ایتام کی کفالت کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اعلاء کلمۃ اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ انفاق کرنا،قرض داروں کی امداد کرنا،مسلم افراد وسوسائٹی کی تعمیر وترقی کے لئے ہرممکن تگ ودو کرنا وغیرہ جیسے امور ہیں جنھیں نفلی صدقات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ نفلی صدقات مشروع ہیں کتاب وسنت میں اس کی خوب ترغیب دی گئی ہے۔ یہ صدقات کسی زمان ومکان کے ساتھ خاص نہیں تاہم بعض احوال، زمان ومکان اوربعض صورتوں میں ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہےنصوص کتاب

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

# تہوار کی مسرتیں اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا اسعد اعظمی رجامعہ سلفیہ بنارس

برادران اسلام! خوشیاں منانے کے کچھ عام انسانی اور سماجی آداب ہیں اور کچھ خاص اسلامی تعلیمات بھی جنہیں بہرصورت ملحوظ رکھنا چاہیے۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ ایک خالص دینی مناسبت ہے، اس موقع سے آپ جو کام بھی انجام دیں گے اسے آپ کے دین ومذہب سے جوڑ کر ہی دیکھا جائے گا۔ اس طرح آپ اپنے ساتھ اپنے دین کی بھی نیک نامی یا بدنامی کا سبب بنیں گے۔

آپ نے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے غریبوں اور ضرورت مندوں میں صدقہ فطر کی تقسیم کے ذریعہ ان کو عید کی خوشی میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ غریب پروری کی اس اسلامی تعلیم کو سال کے بقیہ ایام میں بالخصوص خوشی اور شادمانی کے اوقات میں بھی یاد رکھیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے عید اور تہوار کیا ہے اور اسلامی اور غیر اسلامی تہواروں میں کیا فرق ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ نہا دھوکر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر، خوشبو بکھیرتے ہوئے، زبان سے اللہ جل شانہٗ کی بڑائی اور کبریائی کا اعلان کرتے ہوئے، پورے وقار، شائستگی اور شرافت کے ساتھ عورتوں اور بچوں سمیت عیدگاہ کی طرف جانا، پورے نظام اور ڈسپلن کے ساتھ مصلے پر صف میں بیٹھنا، امیر، غریب، چھوٹے، بڑے بلا کسی تفریق سب کا ایک صف میں کھڑے ہو کر ایک امام کی اقتدا میں دو رکعت نماز ادا کرنا، پھر دین و دنیا کی بھلائی پر مشتمل عید کا خطبہ سننا، ایک دوسرے کو ہدیہ سلام ومبارکباد پیش کرنا، دعاؤں اور نیک تمناؤں کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرنا، اور اسی وقار اور شائستگی سے گھروں کو واپس آنا جس وقار اور شائستگی کا مظاہرہ جاتے وقت کیا تھا۔ یہیں پر آپ کی شرعی عید مکمل ہوگئی، اس کے بعد جائز حدود میں کھیل اور تفریح کی بھی شرعاً اجازت ہے۔

اب آپ غور کریں کہ آپ کے اس تہوار میں کس قدر نفاست، وقار، سادگی اور بے تکلفی ہے۔ یہاں نہ تو گانوں باجوں کا شور وہنگامہ ہے اور نہ کسی قسم کی چیخ وچلاہٹ اور نعرہ بازی ہے۔ زبان پر اللہ اکبر اللہ اکبر کے پاکیزہ کلمات ہیں اور امن وسلامتی کے پیغام پر مشتمل سلام ودعا کا نذرانہ ہے۔ یہاں نہ شراب کی مستی ہے نہ نشہ بازوں کے لیے کوئی گنجائش ہے۔ پورے ماحول پر شرافت، شائستگی، امن وآشتی اور خیر ومحبت کا سایہ ہے۔ اور یہ تمام باتیں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں برادران وطن پر اچھا تاثر چھوڑتی ہیں۔

اب کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے کہ دوگانہ کی ادائیگی سے واپسی کے بعد آپ کے بچے اور عورتیں اپنے اعمال وحرکات سے اس اچھے تاثر کو ختم کر کے کوئی دوسرا تاثر قائم کرنے کا موقع دیں؟ اب گانوں باجوں کا دور شروع ہو؟ اب بے حیائیوں اور بدتمیزیوں کے کام کا آغاز ہو؟ فضول کاموں میں پیسے اڑائے جائیں؟ راستوں اور سواریوں میں خواتین کی دھکا مکی ہو؟ نوجوان لڑکے لڑکیاں غول درغول سیر سپاٹے کے لیے دوسرے شہروں کا رخ کریں اور پورے سفر میں ہر قسم کی تہذیب واخلاق کو بالائے طاق رکھ کر خوشیاں منائیں؟ اور شب وروز کی محنت سے حاصل کی ہوئی کمائی ادھر ادھر لٹاتے پھریں؟

اور یہ سب کچھ ایسے وقت میں کیا جائے جب کہ پورے عالم میں بالعموم اور ہمارے ملک میں بالخصوص کورونا کی وبا زوروں پر ہے، اموات کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے، ہر طرف موت کا رقص جاری ہے۔ زخمیوں، یتیموں، بیواؤں اور پناہ گزینوں کا سیلاب ہے۔ آمدنی کے ذرائع بند یا بے حد محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایسے تشویش ناک حالات میں کیا ہم اپنی اوقات میں رہ کر اپنی دانش مندی کا ثبوت دیں گے، یا حسب معمول غفلت ولاپروائی کی نیند میں غرق رہ کر اپنے ماتحتوں کو اپنی اور اپنے دین ومذہب کی رسوائی کے لیے کھلی چھوٹ فراہم کریں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ رمضان کے مبارک مہینے میں آپ نے جو عبادت وریاضت کی ہے اس کا اثر آپ کی عملی زندگی میں نظر آنا چاہیے۔ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے، روزہ جھوٹ، فریب، غیبت، چغلی، ظلم وزیادتی اور ہر طرح کی بے ایمانی سے بچنے کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم وقتاً فوقتاً اپنے اعمال وکردار کا جائزہ لیں کہ ہماری عبادتیں ہماری عملی واخلاقی اصلاح کے باب میں کوئی رول ادا کر رہی ہیں یا نہیں۔

رب پاک نیک اعمال کو قبول فرمائے، لغزشوں کو معاف کرے، اپنے اور بال بچوں کے تعلق سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور برتنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

# الوداعی جمعہ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر محمد یوسف حافظ ابوطلحہ

اللہ تعالی نے ہماری ہدایت کے لئے قرآن نازل فرمایا، اور اس کی وضاحت وبیان کی ذمہ داری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال وافعال اور تقریرات سے اس کی وضاحت فرمائی، اور یہ دین مکمل ہو گیا۔

صحابہ کرام نے اس دین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا، عمل کیا، اور بعد والی نسلوں تک پہنچایا، لہٰذا جو عمل اس زمانے میں دین نہیں تھا آج وہ دین کا حصہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اب اگر آج کے زمانے میں کوئی شخص ایسی عبادت کرتا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں کیا تو عقلاً اس کی دو ہی صورت ہو سکتی ہے:

یا تو یہ کہا جائے کہ اس آدمی میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نیکی کا جذبہ ہے، اور وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہدایت والا ہے۔

یا یہ کہا جائے کہ ایسا عمل کرنے والا شخص گمراہی کا دروازہ کھول رہا ہے۔

کوئی بھی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ ایسا نیا عمل کرنے والا شخص تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہدایت والا ہے تو پھر دوسری صورت بچتی ہے کہ ایسا عمل کرنے والا شخص گمراہی کا دروازہ کھول رہا ہے۔

**اس وضاحتی تمہید کے بعد آیئے الوداعی جمعہ پر غور کرتے ہیں:**

رمضان المبارک کا آخری جمعہ الوداعی جمعہ کہلاتا ہے، یعنی رمضان کی رخصتی والا جمعہ، جو خصوصا برصغیر ہندوپاک میں کافی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے، بہت سارے لوگ اس جمعہ کے لئے خاص طور پر نئے کپڑے سلواتے ہیں، بہت سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دن کے خاص احکام اور خاص عبادتیں ہیں، مخصوص سورتوں کے ساتھ نوافل پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، بلکہ بعض لوگ اس دن قضائے عمری کی نیت سے نمازیں پڑھتے ہیں، اور خطباء حضرات خطبہ میں رمضان کے ختم ہونے پر مخصوص انداز میں حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہیں، اور ''الوداع والفراق والسلام یا شهر رمضان '' جیسے الفاظ کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

**اس کی شرعی حیثیت پر اجمالاً پھر تفصیلاً گفتگو ہوگی:**

**اجمالاً عرض یہ ہے** کہ الوداعی جمعہ اور اس میں انجام دیئے جانے والے خصوصی اعمال وعبادات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی نہیں ہے، نہ صحیح سند سے، نہ ضعیف سند سے، نہ متہم اور وضاع راویوں کی سند سے، اور نہ ہی صحابہ کرام، تابعین واتباع تابعین سے منقول ہے، اور نہ ہی ائمہ مجتہدین سے بلکہ معتبر متاخرین محدثین و فقہاء کی کتابوں میں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا ہے۔

**اب آیئے تفصیلی گفتگو کی جائے، جو چند نکات پر مشتمل ہے:**

**جمعۃ الوداع کا نام:** رمضان کے آخری جمعہ کو آج عرف عام میں جمعۃ الوداع اور الوداعی جمعہ کا جو نام دیا جاتا ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ جمعۃ الوداع منانے والے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے اسی طرح رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو ''جمعۃ الوداع" قرار دیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات درج ذیل وجوہات کی بنیاد پر درست نہیں:

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد سن دس ہجری میں پہلا اور آخری حج کیا، اس لئے اس حج کو "حجۃ الوداع" کہتے ہیں۔ لیکن آپ کے آخری رمضان کے آخری جمعہ کو "جمعۃ الوداع" نہ آپ نے خود کہا، نہ کسی صحابی نے، نہ تابعی نے، نہ متقدمین ومتاخرین فقہاء ومحدثین نے۔

(ب) حجۃ الوداع صرف آپ کے لئے حجۃ الوداع تھا، سیدنا ابوبکر وعمر، عثمان وعلی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین نے اس کے بعد بھی حج کیا لہٰذا یہ ان کے حق میں حجۃ الوداع نہیں تھا۔

بایں ہمہ اگر مسئلہ صرف نام کی حد تک ہوتا تو اس کی گنجائش ہو سکتی تھی، مگر یہاں صرف نام کا مسئلہ نہیں، بلکہ نام کے ساتھ اس دن انجام دیئے جانے والے خصوصی اعمال وعبادات کا ہے جو شرعاً ثابت ہی نہیں ہیں۔

**الوداعی جمعہ کی کوئی خصوصی فضیلت نہیں:** الوداعی جمعہ رمضان کے بقیہ دوسرے جمعے کی طرح ہے، اس کو کسی بھی طرح کی کوئی فضیلت اور خصوصیت حاصل نہیں ہے یہ جمعہ آخری عشرے میں آتا ہے، اور آخری عشرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں زیادہ ہی محنت کرتے تھے، اعتکاف کرتے اور راتوں میں عبادتوں کا اہتمام کرتے اور اس اہتمام کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آخری جمعہ کا کوئی خصوصی اہتمام اور کوئی خصوصی عبادت ثابت نہیں ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین واتباع تابعین، اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے منقول ہے۔

**خطبہ کے دوران بار بار اظہار حسرت:** رمضان کے ختم ہونے پر خطباء حضرات خطبہ کے دوران مخصوص انداز میں حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہیں، اور بار بار کہتے ہیں "الوداع الوداع يا شهر رمضان"، "الفراق الفراق"، السلام السلام يا رمضان"، اور ان ہی جیسے دیگر الفاظ وعبارات۔

جبکہ اس طرح اظہار حسرت وافسوس اور الوداعی کلمات پر مشتمل خطبات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی نہیں ہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین واتباع تابعین اورائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے۔

بلکہ رمضان کے گزرنے پر اس مخصوص انداز میں افسوس کا اظہار خلاف سنت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے افطار کرنے کو روزہ دار کے لئے خوشی کا موقع بتایا ہے، صحیح البخاری (7492)، اور صحیح مسلم (1151) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: »وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ .« (روزہ دار کے لئے دوخوشیاں ہیں، ایک خوشی اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی اُس وقت ملے گی جب وہ اپنے رب سے ملے گا) افطار کے وقت سے مراد روزانہ افطار کا وقت بھی ہوسکتا ہے، اور مکمل مہینے کا اختتام بھی ہوسکتا ہے، بہر حال دونوں وقتوں میں ایک روزہ دار عبادت کی تکمیل پر خوشی محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالی نے رمضان کے روزے ختم ہونے اور ربانی احکامات کو بجالانے کی خوشی میں اہل ایمان کو عیدالفطر کا تحفہ دیا ہے جو مسرت وشادمانی سے بھرا سالانہ تہوار ہے تو پھر رمضان کا مہینہ گزرنے پر افسوس کا اظہار کرنے کی کوئی شرعی وجہ نہیں۔

اور قرآن وسنت کے نصوص پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ عبادت کے اختتام پر– کسی خاص کیفیت کا التزام کئے بغیر– عبادت گزار کو شکر الٰہی، استغفار اور قبولیت عمل کی دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ان امور کی قدرے وضاحت ذیل کی سطروں میں ملاحظہ فرمائیں:

**(الف) اللہ تعالی کا شکر:** اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے یہ مہینہ نصیب کیا، اور روزہ رکھنے اور دیگر عبادتوں کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی . یہ توفیق اللہ کی عظیم نعمت ہے، اور نعمت پر شکر ادا کرنا ثواب میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔ رب العالمین روزہ کی آیتوں کے اختتام میں فرماتا ہے: (وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ )[البقرة:185] (وہ چاہتا ہے کہ تم (رمضان کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور تاکہ تم شکر ادا کرسکو)

**(ب) کوتاہیوں پر استغفار:** عبادت کی ادائیگی میں جو کچھ کمی اور کوتاہی ہوتی ہے اس پر اللہ سے مغفرت طلب کرنی چاہئے اللہ تعالی متقیوں کی صفت بتاتے ہوئے فرماتا ہے: (كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ) [الذاريات:17-18] (یہ ایسے لوگ ہیں جو راتوں میں کم سوتے ہیں (یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے ہیں)، اور بوقت سحر اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور سنت نبوی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین مرتبہ استغفار کرتے تھے۔ (صحیح مسلم 935)

**(ج) قبولیت عمل کی دعا:** نیک عمل کرنے کے دوران اور کرنے کے بعد رب العالمین سے قبولیت عمل کی دعا کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم واسماعیل– علیہما السلام– خانہ کعبہ کی دیوار اٹھاتے ہوئے یہ دعا کرتے تھے (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ )[البقرة:127] (اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے) اور بعض سلف سے منقول ہے کہ وہ چھ ماہ تک دعا کرتے تھے کہ رمضان میں کئے ہوئے اعمال کو اللہ تعالی قبول فرمائے، جیسا کہ قوام السنۃ ابو القاسم اصبہانی نے الترغیب والترہیب (1761) میں معلیٰ بن الفضل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

واضح رہے کہ ہماری گفتگو مخصوص انداز میں رائج الوداعی خطبہ پر ہے، خطیب کا لطیف عبارتوں میں رمضان کے ختم ہونے کا ذکر کرنا اور بقیہ ایام میں عبادت کی ترغیب دینا اس میں شامل نہیں ہے، بلکہ یہ تو خطبہ کے محاسن میں سے ہے۔ واللہ اعلم۔

**الوداعی جمعہ کے دن پڑھی جانے والی قضائے عمری:** اس دن قضائے عمری کی نیت سے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ عقل ونقل کے خلاف ہے، اس کا ذکر قرآن وحدیث میں تو در کنار کسی فقہی مسلک کی معتبر کتابوں میں بھی نہیں ملتا، اور اس کا انجام نہایت خطرناک ہے، اس لئے کہ یہ لوگوں کے لئے نماز چھوڑنے کا راستہ ہموار کرتی ہے، کیوں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں ان کی ساری ترک کردہ نمازوں کی تلافی الوداعی جمعہ کے دن ہوجائے گی، جبکہ نماز ایمان وکفر کے درمیان فرق کرنے والی عبادت ہے اور جمہور اہل علم کا قول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے نماز چھوڑتا ہے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے اور توبہ نہیں کرتا ہے تو وہ گردن زدنی کا حقدار ہے اور فتاوی عالمگیری (2/268) میں ہے: "جو شخص صرف اور صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بذات خود بہت ہے کیونکہ رمضان کی ہر ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے تو اسے کافر قرار دیا جائے گا''۔ علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے ردع الإخوان عن آخر جمعة رمضان (ص21-22) میں اس کی وضاحت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسے کافر اس لئے قرار دیا جائیگا کیونکہ وہ اپنے اس عقیدے کی وجہ سے جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے، نہ کہ ثواب کی زیادتی کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے اور ثواب کی زیادتی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ایک نماز کئی نمازوں کے لئے کافی ہوجائے گی، اس پر علمائے امت کا اتفاق ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ قضائے عمری کے سلسلے میں بعض کتابوں میں بغیر کسی سند کے کچھ موضوع روایات ذکر کی جاتی ہیں، جیسے: (من قضى صلاة من الفرائض في آخر جمعة من شهر رمضان كان ذلك جابرًا لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة ) (یعنی جو رمضان کے آخری جمعہ میں فرائض میں سے ایک

نماز قضا کرے گا تو یہ نماز اس کی زندگی میں ستر سال تک فوت ہونے والی نمازوں کا کفارہ ہوگی)

یہ روایت موضوع ہے، کتب حدیث میں اس کا ذکر بھی نہیں ملتا، ملاعلی قاری حنفیؒ نے الأسرار المرفوعة (رقم 519) میں اسے باطل قرار دیا ہے، اور واضح کیا ہے کہ یہ حدیث اجماع امت کے مخالف ہے، کیونکہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایک عبادت کئی سالوں کی فوت شدہ عبادت کے قائم مقام نہیں ہوسکتی اور علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے ردع الاخوان (ص 40-62) میں اس روایت کو اور اس معنی کی کچھ اور روایتوں کا ذکر کیا ہے جو کتب اوراد ووظائف میں بے سروپا رواج پا چکی ہیں، اور ان کے بطلان پر علماء کے اقوال کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

**اکابر علمائے دیوبند کا موقف**: جمعۃ الوداع میں رائج مختلف خصوصی اعمال وعبادات پر اکابر علمائے دیوبند نے قدغن لگائی ہے، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے "فتاوی رشیدیہ" (ص: 157، و158) میں، مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "امداد الفتاوی" (3/ 147-149) میں، مفتی دارالعلوم دیوبند، مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ نے "فتاوی دارالعلوم دیوبند" (5/ 53، 78، 81، 99) میں، مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ نے "فتاوی محمودیہ" (8/ 295-296) میں، اور مفتی محمد شفیع عثمانیؒ نے "امداد المفتیین" (ص: 344) میں مفتی محمد تقی عثمانیؒ نے اصلاحی خطبات (12/ 67) میں، اور مولانا شبیر احمد قاسمیؒ نے فتاوی قاسمیہ (9/ 427-433) میں اس کے غیر مشروع ہونے کا فتوی صادر کیا ہے، اور بعض نے تو بدعت ہونے کی صراحت کی ہے۔

اس کے بدعت ہونے کا فتوی دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی کی ویب سائٹ (فتوی نمبر: 143909200815)، اور دار الافتاء دارالعلوم دیوبند (فتوی نمبر: 48405) کی ویب سائٹ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن وحدیث کو صحابہ کرام وتابعین کے نہج پر سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ☆☆

## اهم ضروری وضاحت

کورونا مہاماری لاک ڈاؤن میں ڈاک محکمہ، پریس اور دفاتر بند ہونے کے سبب آپ کی محبوب میگزین پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی کے پچھلے شماروں کی اشاعت اور پوسٹنگ نہیں ہوسکی۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ جریدہ ترجمان کے پچھلے شماروں کا انتظار نہ کریں اس شمارے میں پچھلے تمام شماروں (یکم مئی تا ۳۰/جون ۲۰۲۱ء) کو ضم کردیا گیا ہے۔ (ادارہ)

(بقیہ صفحہ ۱۴ کا)

وسنت سے اہل علم نے استناد کیا ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ چنانچہ

☆ نہایت ہی مخفی اور خاموشی سے صدقہ کرنا افضل ہے۔ **حتى لاتعلم شماله ماتنفق يمينه** ☆ محتاج پر احسان نہ جتانا اور طیب نفس وخوش دلی سے صدقہ کرنا افضل ہے۔ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى۔ (البقرہ: ۲۶۴)

صحت وتندرستی کی حالت میں صدقہ افضل ہے۔ **ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى** (متفق علیہ)

حاجت وضرورت پر صدقہ کرنا افضل ہے۔ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (البلد: ۱۴)

قرابت داروں اور پڑوسیوں کو صدقہ میں مقدم کرنا افضل ہے۔ **الصدقه على المسكين صدقة وعلى ذى الرحم ثنتان صدقة وصلة** (الترمذی: ۶۵۷)

☆ حرمین شریفین میں صدقہ کرنا افضل ہے۔ امر الٰہی ہے۔ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (الحج: ۲۸)

☆ رمضان مبارک میں صدقہ کرنا افضل ہے۔ بقول ابن عباسؓ **كان رسول الله ﷺ اجود الناس وكان اجود مايكون فى رمضان**...الحدیث (صحیح بخاری ومسلم رقم ۲۳۰۸)

**مال کے علاوہ اعمال پر بھی صدقہ ہیں**: جو شخص مالی صدقہ کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کے لئے اسلام نے صدقہ کے دیگر مواقع فراہم کئے ہیں چنانچہ اچھی بات بولنا صدقہ ہے۔ **الكلمة الطيبة صدقة** (البخاری) راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے، بھلائی کا کام کرنا صدقہ ہے۔ اپنے مسلمان بھائی سے بشاشت وجہ سے ملنا، کسی مسلمان کی مدد کرنا، دو آدمیوں میں عدل وانصاف کرنا، اپنی سواری پر دوسرے کو سوار کرنا یا اس کا تعاون کرنا، ادائے صلوۃ کے لئے مسجد کے لئے جانا اور مشقت برداشت کرنا، مسلمان بھائی کی حاجت برآری کرنا اور اس کے لئے شفاعت وسفارش کرنا وغیرہ جیسے اعمال انسان کے حق میں صدقہ ہیں۔ **كل معروف صدقه وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك فى اناء اخيك**. (ترمذی: ۱۹۷۰)

اللہ رب العزت ہم تمام مسلمانوں کو اس ماہ مبارک میں اعمال صالحہ کی توفیق بخشے اور اپنی رضا سے نوازے اور دنیا وآخرت کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

عید الفطر کی خوشیاں برادران اسلام کو مبارک ہوں، اللہ تعالیٰ ہمارے صیام وقیام اور جملہ عبادتوں کو قبول فرمائے اور ہم سے جو کمی اور کوتاہی ہوئی ہے اسے معاف کرے۔ آمین۔

☆☆☆

# ماہ مبارک کے قیمتی اوقات، کورونا کی تباہ کاریاں اور ہماری ذمہ داریاں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الأَسْقَامِ

عالمی مہلک وبا کووڈ19 کی ہلاکت خیزی اور تباہ کاری نے وطنِ عزیز کو پوری طرح اپنی زد میں لے لیا ہے اور کم وبیش ملک کا کوئی بھی حصہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔حکومتی سطح پر اس کی روک تھام کے لیے کوششیں جاری ہیں،لیکن حالات دن بدن بگڑتے ہی جارہے ہیں۔حکومتوں نے اس سلسلے میں سخت قوانین نافذ کیے ہیں،طبی اداروں نے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور وبا سے بچنے کے لیے متعدد ہدایات دی ہیں اور شریعت نے بھی اس حوالے سے رہنمائی کی ہے،جن کا پاس ولحاظ از حد ضروری ہے۔ چونکہ ماہ مبارک رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔اس میں کئی اہم شرعی امور بطور خاص انجام دیے جاتے ہیں۔ان سب کو ہم بجالائیں اوران مبارک ساعات کو نماز، روزہ، تلاوت، اعتکاف، تراویح،صدقہ وخیرات،خلق الٰہی سے ہمدردی، دعاومناجات وغیرہ اعمال صالحہ میں گزاریں اوراس کووڈ19 کے زمانے میں شرعی،طبی اورحکومتی ہدایات کولازم پکڑیں۔کچھ مزید وضاحت:

☆صفائی ستھرائی نصف ایمان ہے۔اس کا اہتمام کریں،ماسک پہنیں،مطلوبہ سماجی دوری برتیں،ہاتھوں کوصابن یاسینیٹائزر سے دھوتے رہیں اور بلاضرورت باہر نہ نکلیں۔

☆فرض،نوافل اورتراویح کی نمازیں گھروں میں ادا کریں۔جن مقامات پر مسجدوں میں نماز کی اجازت ہے وہاں گھر سے وضو کرکے مصلی ساتھ لے کر جائیں۔مقررہ تعداد کا خیال رکھیں اور مسجدوں میں بھی ماسک لگانے اور سماجی دوری برتنے کا اہتمام کریں۔

☆شریعت میں رمضان المبارک کے سارے جمعے مہتم بالشان ہیں۔آخری جمعہ کو کوئی امتیاز حاصل نہیں۔اس لیے اسے بھی دیگر فرض ونفل نمازوں کی طرح گھروں میں ہی ادا کریں،یا پھر جہاں انتظامیہ کی طرف سے اجازت ہے وہاں بھی حکومت کی گائیڈ لائن کا خیال رکھیں۔

☆رمضان المبارک کے آخری دنوں میں صدقۃ الفطر کے طور پر تقریباً ڈھائی کلو غلہ جو آپ کھاتے ہیں اور جس معیار کا کھاتے ہیں ادا کریں اور دیگر صدقات وخیرات اورعطیات میں مستحقین،فقراء ومساکین،مسافرین وغیرہ کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں،پڑوسیوں،بے روزگاروں اور مدارس اسلامیہ ودینی ادارہ جات کو نہ بھولیں۔

☆عیدالفطر کی نماز بھی گھروں میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سنت کے مطابق دوگانہ بالترتیب سورہ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات زوائد کے ساتھ ادا کریں اور مختصر خطبہ دیں۔جہاں اجتماع عید کی اجازت ہے وہاں بھی حکومتی،شرعی اور طبی ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔

☆عید کے لیے نئے کپڑے ضروری نہیں ہیں۔صاف ستھرے کپڑوں میں نماز عید ادا ہو جائے گی۔اس کے لیے بازاروں میں بھیڑ نہ لگائیں اور غریبوں اورمحتاجوں کی بھرپور مدد کرکے ان کو بھی عید کی خوشی میں شریک کریں۔عید ملنے اور مبارکباد دینے کے لیے دوسروں کے گھروں کا قصد نہ کریں،معانقہ نہ کریں اور نہ سڑکوں اورگلیوں میں بھیڑ لگائیں۔

اورسب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں۔اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں،رب کی معصیت سے بچیں،گناہوں سے توبہ واستغفار کریں،اللہ کے حضور روئیں اورآہ وزاری کریں،زیادہ سے زیادہ نوافل،تلاوت قرآن کریم،اورادواذکار،دعاومناجات اورصدقہ وخیرات کا اہتمام کریں اورحقوق العباد کو فراموش نہ کریں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو،پوری امت کو اور ساری انسانیت کو اس وبا سے نجات دے دے۔آمین

لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ،رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، أَنْ یَّشْفِیَکُمْ

طالب دعا ودعا گو

اصغرعلی امام مہدی سلفی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

# غیر مسلموں کا آخری سفر اور بوقت ضرورت ہمارا کردار

ابوعدنان سعید الرحمٰن بن نور العین سنابلی

علم وتحقیق کا جذبہ جب ہمارے دلوں میں ماند پڑجاتی ہے تو اس وقت ہماری حالت دگرگوں ہوجاتی ہے اور ہمارے اندر عجب فکری، پراگندگی، ذہنی اضطراب اور دماغی انتشار پیدا ہوجاتا ہے۔ ہم نو پیش آمدہ مسائل کے تعلق سے تحقیق کرنے کے بجائے ایسی سطحیت پر اتر آتے ہیں کہ استہزاء، سب وشتم اور ہتک عزت پر مبنی گفتگو کرنے لگتے ہیں اور اسی کو اپنی علم دانی، ایمانی غیرت اور عقیدے کی حمیت سمجھ لیتے ہیں اور علمی طور پر پختہ ہونے کا بھوت بھی ہمارے اوپر سوار ہوجاتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ہم جہالت کے نچلے درجے میں ہوتے ہیں اور جن اہم مسائل میں ہم کو الجھنا ہی نہیں تھا ان میں اپنی بات کو قول فیصل اور امر واجب کے طور پر اسے نافذ کرنے اور منوانے پر مصر ہوتے ہیں جبکہ ہمارے اسلاف کا حال یہ تھا کہ چھوٹا مسئلہ بھی کسی کو اگر درپیش ہوتا تھا تو پورے اہل مدینہ کو بھی بسا اوقات جمع کر لیتے تھے اور ہر ایک آدمی ایک دوسرے کی طرف اس پیش آمدہ مسئلے کو حل کرانے کے لئے احالہ کرتا تھا تا آں کہ وہ قضیہ خود اسی شخص کے پاس پلٹ آتا تھا۔ اس کے برخلاف ہم ذرا اپنے آپ پر غور کریں کہ سوشل میڈیا کے زمانے میں ہم ہر چھوٹے بڑے مسئلے میں رائے زنی اور اظہار خیال کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ آہ! یہ کیسے دور میں ہم جی رہے ہیں۔ جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ دوسرے لوگ جن کے یہاں قرآن وحدیث اور مذکورہ منہج سلف کا اہتمام نہیں ہے وہ تو اس گلیارے میں قدرے محتاط ہیں الا یہ کہ ان کا تعصب جاگ اٹھے، مگر ہم ہیں کہ شتر بے مہار اور ہر مسئلے میں مفتی عام بنے پھر رہے ہیں۔ اہل حدیث اور سلف کے یہاں اس کا تصور بھی نہیں تھا: انا افتي و مالك في المدينة (مدینے میں امام مالک زندہ ہیں اور میں فتویٰ دوں، یہ کیسے ممکن ہے۔) کا مقولہ کل تک سلفیوں کا شعار اور اصول تھا۔ مگر آہ!

ہائے یہ گردش دوراں ہمیں لائی ہے کہاں

بروقت سوشل سائٹس پر غیر مسلموں کی لاشوں کی تدفین، ان کے آخری رسوم اور انتم سنسکار میں ایک مسلمان کی شرکت جائز ہے یا نہیں؟ اس تعلق سے ایک فتنہ کھڑا کردیا گیا ہے۔ ہر کس و ناکس اس مسئلے پر رائے زنی کر رہا ہے اور اپنے طور پر اس کی توجیہ پیش کرنے میں لگا ہوا ہے اور اس سلسلے میں سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہم اپنی تحریروں میں مخالف فکر رکھنے والے کی شان میں گالی گلوچ کرنے، اس پر تہمت لگانے جیسی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں جو بہر حال بہت ہی افسوسناک امر ہے۔

اختلافی مسائل میں گفت وشنید کا حق اہل علم کو رہا ہے اور مخالف موقف رکھنے والوں کے سلسلے میں ان کا یہ ہرگز طریقہ نہیں رہا ہے کہ ان کو نیچا دکھایا جائے اور ان کی ذاتیات پر ناروا حملہ کیا جائے۔

حالیہ قضیہ نامرضیہ کی وجہ کچھ میڈیائی مرد میداں، تنقید کے متعصب چمپئنوں اور اپنے کچھ حاسدوں اور عاقبت نااندیش خمس نو واردوں کی بے جا غیرت وحمیت اور حسد ہے جس کے کچھ مخلص و سادہ لوح لوگ بھی اس کے شکار ہیں۔ موجودہ کورونا وائرس کی سخت تباہی و مہاماری کے زمانے میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے ایک مختصراً بیان دیا جس میں شرعی، طبی اور حکومتی ہدایات پر عمل کرنے کی ترغیب کے ساتھ بسا اوقات اس کسمپرسی، اضطراری اور حاجت وضرورت کے زمانے میں بلاتفریق مذہب وملت خلق خدا کے کام آنے، ایک دوسرے کی مدد کرنے اور مصیبت کم کرنے، آفت زدہ بھائیوں کے کام آنے کی ترغیب وتلقین کے ساتھ اس مصیبت کے زمانے میں ان کے انسانی جذبے پر مبنی عمل کو "حسب ضرورت" خوش آئند بتاتے ہوئے کہا: "۔۔۔۔۔ حتی کہ ضرورت پڑنے پر اپنے غیر مذہب بھائیوں کی تجہیز وتکفین اور انتم سنسکار کا کام بھی انجام دے رہے ہیں جو بڑی ہی خوش آئند بات ہے۔"

عام تاثر یہ ہے کہ یہ بیان انتم سنسکار کی حلت وحرمت سے متعلق نہیں تھا بلکہ اس بیان میں امیر محترم نے اس جذبے کی ستائش کی ہے جس جذبے سے سرشار ہوکر بہت سے مسلمانوں نے غیر مسلموں کا تعاون کیا اور اس سے بھی بڑھ کر کچھ مسلمانوں نے اپنے اس عمل کے ذریعہ اپنے برادران وطن کو ایک خوبصورت پیغام دیا کہ ایک مسلمان اپنی شناخت کے ساتھ جیتا بھی ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے پڑوسیوں اور سماج کے تئیں اپنے دل میں ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ بھی رکھتا ہے لیکن کچھ جذباتی صفت نوجوانوں نے امیر محترم کی بات کو سیاق وسباق اور اصل مدعے سے ہٹا کر غلط انداز سے پیش کردیا جسے بددیانتی اور بات کا بتنگڑ بنانا ہی کہا جاسکتا ہے اور انتم سنسکار کے لفظی اور تجہیز وتکفین کے مترادف توضیحی لفظ کو ہندو بھائیوں کے تمام رسوم ورواج، عقیدے، منتر اور جاپ، اس کی موت سے لے کر چتا میں جلانے تک کے تمام شرکیہ اور ہندوانہ رسم ورواج کا ٹھیکرا اس تحریر کے سر پھوٹنے کی نہایت مجرمانہ و مذموم کوشش کر ڈالی۔

ان میں کچھ ایسے عناصر بھی تھے جن کا مقصد فتنہ پروری کے ذریعہ مسلمانوں کو مصائب میں مبتلا کرنا تھا۔ ''کا کا'' جیسے لوگوں نے ابتداء کی اور اس شمع خانہ سوز کے پروانے مثل مگس اس پر گرنے لگے، لیکن ان کی مجبوری سمجھ میں آتی ہے کہ وہ شرعی علم نہیں رکھتے یا رکھتے بھی ہیں تو ان کے علم کا محور ''گوگل'' ہے، یہاں وہاں سے کاپی پیسٹ کرلینے کو ہی علم کا نام دیتے ہیں، لیکن اس کے بعد کچھ ''اقامت دین'' جیسی خارجی ذہنیت اور پس منظر رکھنے والے لوگوں نے بھی حسبِ روایت امیر محترم کے بیان کو خوب توڑ مروڑ کر اپنے دل میں چھپے حقد وحسد کا مظاہرہ کیا۔ پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے ہماری جماعت کے بھی کچھ پرجوش مگر عقل وشعور سے عاری سفہاء الاحلام اور حدثاء الاسنان نوجوانوں نے مورچہ سنبھالا اور ہر طرح کی حدیں پار کرتے ہوئے جس اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کیا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

''انتم سنسکار'' جس لفظ کو لے کر ہنگامہ برپا ہے اور جس پر ''علم وتحقیق'' سے عاری لوگوں نے طوفان بدتمیزی کھڑا کر رکھا ہے، اس کے تعلق سے ایک بات عرض کردوں کہ اس کا لغوی معنیٰ آخری اچھا کام ہوتا ہے۔ عرف کی جہاں تک بات ہے تو ہردھرم کے مذہبی رسوم و رواج پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان وفات پاجائے، اس کی نماز جنازہ اور تجہیز وتکفین کو بھی ہندی کے اخباروں میں ''انتم سنسکار'' ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان کا انتم سنسکار عمل میں آیا۔

حالیہ دنوں میں احمد پٹیل جیسے پختہ نمازی اور کچھ لیڈروں کے بارے میں انتم سنسکار لفظ کا اخباروں نے استعمال کیا ہے۔ گویا کہ ہمارے ان بھائیوں کی نظر میں ان کو بھی انہی منتروں کے ساتھ مسلمانوں نے ہی جلا دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا اللہ

بریں عقل و دانش بباید گریست

لہٰذا امیر محترم کی بات سے یہ سمجھنا کہ مولانا نے کافر کی لاش کو آگ لگانے، اس موقع پر منتر پڑھنے اور اس کا جاپ کرنے کا جواز کا فتویٰ دے دیا ہے، سراسر غلط اور بکواس ہے کیونکہ اولاً مولانا نے حلت وحرمت پر کوئی گفتگو نہیں کی ہے اور ثانیاً مولانا نے جس لفظ کا استعمال کیا ہے، اس کی روشنی میں جلانے وغیرہ کا شاخسانہ کھڑا کرنا انتہائی درجے کی بددیانتی ہے۔

بہرحال، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ''بوقت ضرورت'' کیا کسی غیر مسلم کے آخری رسوم ایک مسلمان شخص انجام دے سکتا ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب سے قبل اس امر کی وضاحت از حد ضروری ہے کہ یہاں بات ضرورت کے پیش نظر کفار کے آخری رسوم میں کسی مسلمان کی شرکت کی ہے، اور بس شوقیہ طور پر یا سیکولرزم کے ثبوت کے لئے یا مذہبی رواداری کا چیمپئن بننے کے لئے کفار کے جنازے میں شریک ہونا بہرحال درست اور مناسب نہیں ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت کفار کے آخری رسوم ورواج کی انجام دہی میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ احادیث کے ذخیرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ کام بعض موقعوں پر انجام دیا گیا۔ چنانچہ بدر کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی نعشوں کو بدر کے کنوؤں میں ڈلوادیا تھا۔ متفق علیہ روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ 24 سرداران قریش کی نعشوں کے تعلق سے آپ نے حکم دیا تو ان کی نعشوں کو بدر کے ویران کنوؤوں میں ڈال دیا گیا۔۔۔ الحدیث (صحیح بخاری 3976، صحیح مسلم 2875)

اس واقعہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ شارع علیہ السلام نے مشرکین کی لاشوں کو یونہی ضائع ہونے کے لئے نہیں چھوڑ دیا بلکہ انہیں بدر کے کنوؤں میں ڈلوادیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو ان لاشوں کو مشرکین مکہ کے حوالے کرسکتے تھے یا انہیں بدر کے کھلے میدان اور وسیع جگہ میں پڑا ہوا چھوڑ سکتے تھے جہاں ان بدبودار لاشوں کی مزید بے حرمتی ہوتی، ساتھ ہی اس سے انسانی آبادی کو کسی بیماری اور جراثیم کے لگنے اور بدبو کے لاحق ہونے کا خطرہ نہ تھا لیکن ایسا نہ کرکے آپ نے ان کی لاشوں کو کنویں میں ڈلوادیا بلکہ امیہ بن خلف کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی نعش پھول گئی تھی تو اس پر پتھر وغیرہ ڈال کر اسے ڈھکوادیا۔ (فتح الباری ۷/۹۲۰۳)

یہاں امیر جمعیت نے جس مہاماری کے پیش نظر جس مجبوری، ماحول اور ضرورت کے ہولناک پرآشوب وقت میں یہ بات لکھی ہے، اس میں انسانی ہمدردی کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی میں اس طرح کی لاش کو یونہی چھوڑ دینے کی صورت میں کون کون سے مضرات وآفات جنم لیں گی ان کے تصور سے ہی روح کانپ جاتی ہے۔

نیز علامۃ التابعین عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ کی والدہ وفات پاگئیں جو نصرانیہ تھیں تو اس موقع پر صحابہ کرام نے ایک جماعت کے ساتھ شرکت کی اور حاضر ہوئے۔ (مصنف بن ابی شیبہ، حدیث نمبر 11964)

ظاہر بات ہے کہ انہوں نے نصرانی رسوم ورواج کی پابندی اور صلیب کی دہائی نہیں دی ہوگی۔ حاشا وکلا۔

اس باب میں علی رضی اللہ عنہ والی جو حدیث بیان کی جاتی ہے کہ ان کے والد ابوطالب کی وفات ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ ان کی نعش کو مٹی میں چھپادیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بحالت کفر وفات پائے ہیں، اس کے بعد بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی لاش کو مٹی میں چھپانے کا حکم دیا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 759)

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ قریش کے شرکیہ اعمال اور ان کے معبودوں کی دہائی اور دعا کے ساتھ آپ نے نعوذ باللہ لاش کو سپرد خاک کرنے کا کام کیا۔

اس روایت کے تعلق سے یہ بات ذہن نشیں رہے کہ اسے علمائے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔امام نووی نے المجموع ۱۸۲/۵میں ضعیف کہا ہے۔بیہقی رحمہ اللہ کے بقول:علی بن المدینیؒ نے کہا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ابوطالب کی نعش کو مٹی میں چھپادیں، یہ اہل کوفہ سے مروی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے۔اسے اسحٰق نے ناجیہ سے روایت کیا ہے۔میرے علم کی حد تک ناجیہ سے ابواسحٰق کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

بدر کے مشرکین کے تعلق سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل اور حارث بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے انتقال کے موقع پر صحابہ کرام کی حاضری سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے تحت کفار ومشرکین اور برادران وطن کے آخری رسوم میں شرکت کی جاسکتی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے ایسے امور انجام دیئے ہیں اور خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

ہاں،ایک بات ضرور ہے کہ جہاں ایک طرف شرعی قاعدہ ہے’’الضرورات تبیح المحظورات‘‘یعنی بربنائے ضرورت ممنوع اور حرام کام بھی مباح کے زمرے میں آجاتے ہیں، وہیں دوسری طرف ایک شرعی قاعدہ یہ بھی ہے ’’الضرورات تقدر بقدرها‘‘یعنی ضرورت کے پیش نظر جن حرام امور کو مباح قرار دیا گیا ہے، انہیں بس ضرورت کے بقدر ہی مباح سمجھا جائے گا۔ضرورت سے زیادہ اس وقتی مباح کام کو انجام دینا درست نہیں ہوگا۔مطلب یہ ہے کہ آپ از راہ ہمدردی اور خیر خواہی تالیف قلب یا بوقت ضرورت کفار ومشرکین کے آخری رسوم میں جو شرکت کررہے ہیں، وہ صرف شرعی حد تک جائز ہوگا، یہ نہیں کہ آپ مشرکین کے مذہبی رسوم کو ادا کرنے لگیں۔ بلکہ بقدر ضرورت آپ صرف ہندو بھائی کی وفات کے موقع پر اس کی لاش کو شمشان گھاٹ تک پہنچادیں، ایمبولینس وغیرہ کا انتظام کردیں، اس کی لاش وغیرہ اٹھانے میں تعاون کردیں۔وغیرہ وغیرہ۔

نیز کفار ومشرکین کے لئے مسلم غرباء کے خالص حق’’زکوٰۃ‘‘کو غیر مسلموں کے مابین بھی خرچ کرنے کو مشروع کیا گیا ہے اور اسے آٹھ مصارف زکوٰۃ میں سے بتایا گیا جبکہ دوسری حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ’’فان هم اطاعوك لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة فى اموالهم تؤخذ من اغنياء هم و ترد على فقراء هم‘‘یعنی زکوٰۃ مسلم غریبوں کا حق ہے لیکن فقہاء کی تشریح کے مطابق کفار ومشرکین کے مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں کو کم کرنے، ان کے دل سے مسلم نفرت کو ہلکا کرنے، انہیں اسلام پر آمادہ کرنے کے مقصد سے بھی اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نیز ہندوستان جیسے تکثیری ملک میں جہاں ہندو مسلم سبھی لوگ مل کر رہتے ہیں اور ہم مسلمان اقلیت میں ہیں تو اقلیتوں کے لئے شریعت نے بہت ساری رخصتیں عطا کی ہیں۔ہم خود دیکھیں کہ یہاں اپنے اپنے دھرم پر عمل کی اجازت کے ذیل میں شریعت پر عمل کی اجازت کے باوجود بہت سے شرعی حدود معطل ہیں۔اس کے علاوہ بہت ساری حدیثوں پر ہم عمل پیرا نہیں ہو پاتے جیسے حدود وقصاص کا نفاذ اور خاص حالات میں’’لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام فاذا لقيتم احدهم فى طريق فاضطروه الى اضيقه‘‘(صحیح مسلم)وغیرہ

اب ان مسائل پر کوئی من وعن ہر جگہ عمل کرکے دکھائے، راستے میں کوئی ہندو ملے تو اس کو کنارے چلنے پر مجبور کرے، پھر مذہبی رواداری وغیرہ جیسی باتوں کا مذاق بنائے جس کو مسلم تنظیمیں، اس کے مفکرین، دانشور، فقہاء اور قلمکار بڑے شد ومد سے اسلام اور مسلمانوں کا امتیازی وصف بتاتے نہیں تھکتے، ان کے بارے میں آخر ہمارے یہ بھائی کیا حکم لگائیں گے۔لہٰذا اس تکثیری ماحول میں اس طرح کے اسلام کی روشن تعلیمات اور علماء کے مبنی برحقیقت ومصلحت واضح ہدایات پر لب کشائی کرنے سے پہلے بہت سوچ سمجھ کر ادب واخلاق کے دائرے میں رہیں۔یہ دین وایمان، اخلاق اور موجودہ ناگفتہ بہ اور پرفتن حالات کا تقاضہ ہے۔

زبان وقلم امانت ہیں۔اس کا پاس ولحاظ رکھیں، بلاوجہ اپنی زبان وقلم سے خود اپنا مذاق نہ اڑائیں، دوسروں کی عزت کریں، یہ مسلمہ اقدار میں سے ہے اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں:

لسان العاقل وراء قلبه و قلب الاحمق وراء لسانه

☆☆☆


## مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش

# نکاح نامہ رجسٹر

- ☆ کتاب وسنت کی روشنی میں تیار شدہ
- ☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔
- ☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام ومسائل سے آراستہ
- ☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت
- ☆ ہر مسجد ومدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق:150 قیمت:Rs.200/-Net

# آہ بھائی عبداللہ رحمہ اللہ!

اصغر علی امام مہدی سلفی
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

یقیناً مولانا عبداللہ عبدالرؤف سلفی گورکھپوری، دہلوی کی وفات صدمۂ جانکاہ اور باعث افسوس وغم واندوہ ہے۔ وہ مرض کورونا کی شدید یلغار سے سختی سے نپٹ رہے تھے اوراس کا رخ موڑنے میں باذن اللہ کامیاب بھی ہوگئے تھے، مگر موت کے حملہ سے کون بچا ہے؟ اور جو بچ نکلے اسے بھی ''كل نفس ذائقة الموت '' کے تحت موت کا مزہ چکھنا ہے۔ چنانچہ وہ بھی مؤرخہ ۱۸ مئی ۲۰۲۱ء کو تقریباً بعمر ۶۲ لقمۂ اجل بن گئے اور مولائے کریم سے جاملے۔ آپ کی تدفین آپ کے آبائی گاؤں ''کاشت خیرا، مہاراج گنج، یوپی'' میں ۱۹ مئی ۲۰۲۱ء عمل میں آئی۔ انا لله وانا اليه راجعون، ولله ما أعطىٰ وله ما أخذ و كل شيء عنده بمقدار۔

مولانا عبداللہ سلفی جن کو ہم ہمیشہ عبداللہ بھائی ہی کہتے تھے اور بھوجپوری والوں کے یہاں یہ کتنا محبوب اور اپنائیت والا کلمہ ہے ہر کوئی اس کا ادراک نہیں کرسکتا۔ وہ واقعی ایک بھائی کی طرح تھے۔ سلفیان ہند کی مرکزی درس گاہ جامعہ سلفیہ بنارس میں وہ ہم سے ڈھیڑ سینئر تھے مگر ان کی خوش مزاجی، ملنساری، دلداری اور دلنوازی کا تقاضا تھا کہ ہم بہت جونیئر طلبہ سے بھی بے تکلف تعلقات خاطر رکھتے تھے اور یہ تعلق آپ کے جامعہ چھوڑنے کے بعد بھی اسی طور پر قائم رہا۔ ان سے ملاقات بہت کم رہتی تھی مگر وہ جب بھی ملتے تھے تو بھر پور طریقے سے اور نہایت اپنائیت اور خلوص سے ملتے تھے۔

وہ عالمیت کے بعد دہلی آئے اور ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی سے منسلک ہوگئے اور اس کے بانی وصدر مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ کے ادارہ اور شخصیت سے ایسے وابستہ ہوئے کہ ان کی یہ وابستگی اور ادارہ کے ساتھ وارفتگی آخری دم تک قائم رہی اور اس عظیم مرکز علم وفن کی شجرکاری سے لے کر اس کی مستقل ومسلسل آبیاری اور اس تخم طیبہ کی روئیدگی وبالیدگی اور برگ باری تک اپنی صلاحیت وحیثیت بھر شریک وسہیم رہے اور اپنی حیات مستعار کے آخری مرحلے تک پوری دلجمعی ودلچسپی اور تندہی کے ساتھ اس کا حصہ بنے رہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے، ورنہ وفا کی ان راہوں میں کتنے ہی خار اور تار ومسمار پاؤں میں چبھتے، ٹیس پہنچاتے اور بسا اوقات چھلنی کرتے رہتے ہیں اور ابتلاء وآزمائش کی کتنی ہی مشکل گھڑیاں جادۂ عمل اور راہ سلوک سے سالک اور اس کے پائے نازک کو بعید وبے گانہ بنادیتی ہیں اور حالت یہ ہوجاتی ہے کہ

ملے تو ایسے کہ کبھی جدا نہ ہوں گے
بچھڑے تو ایسے کہ کبھی ملے نہ ہوں گے

بھائی عبداللہ نے ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کے مصرعہ کو جس دن دہلی آئے اسی دن حرز جان بنالیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جہاں رہے وہیں اپنی دنیا بھی آباد کرلی اور پتہ نہیں زمانہ کے فطری وغیر فطری نشیب وفراز، سرد وگرم، دھوپ وچھاؤں اور خزاں وبہار سے گزرتے ہوئے اس چمن کے کتنے ہی بہار دیکھے اور خوب دیکھے۔ انسان پیوستہ از شجر رہ کر اگر امید بہار رکھے اور اس میں ذاتی منفعت پر مبنی شخصی مفاد اور ذاتی حرص وآس اس کا محور ومطمح نظر نہ ہو تو ہو ہی نہیں سکتا کہ خریف وخزاں کے بعد موسم پُر بہار اور فوز وفلاح طلسم ساز نہ آئے، اس کی سہانی وسحر خیز اور سرور انگیز نسیم صبح کے جھونکے نہ آئیں اور اپنے جلوؤں میں غنچوں کی چٹک، کلیوں کی لہک اور پھولوں کی مہک سے مشام جان معطر نہ کرجائیں۔ مجھے تو بھائی عبداللہ میں کچھ ایسی ہی خوئے خلوص محسوس ہوا کرتی تھی۔ أحسبه كذلك و لا أزكي على الله أحدا۔ خوش گمانی نہیں بلکہ مجھے امید ہے کہ آپ دنیا کی اس چندروزہ زندگی اور بے وفا اور دھوکے باز جہان میں بھی جس چمن کی آبیاری اور آخرت کی تیاری کرتے رہے تھے اور اس چمن کی کتنی ہی بہاروں سے آپ شادکام بھی ہوئے اب اپنے رب کریم کے حضور میں حاضری دے کر اس کی ابدی نعمتوں اور كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (الحاقة: ۲۴) کی بشارت ونضارت سے بہرہ ور ہو رہے ہوں گے۔ ورنہ اس بے وفا دنیا کی ریت رہی ہے کہ باغ وبہار زندگی میں اگر ایک بھی خزاں آجائے تو خزاں رسیدہ پتوں کی طرح لوگ جھڑتے اور شجر سے ورے ہوکر اڑتے ہوئے دور چلے جاتے ہیں۔ اکثریت کا حال تو یہی ہے مگر کچھ ایسے بھی اللہ کے بندے ہیں جو ہر حال میں شجر سے پیوستہ رہتے ہیں اور کچھ زیادہ ہی سمٹے رہتے ہیں۔ اخلاص وفدائیت کی ساری کرشمہ سازیاں طشت از بام اور برسرعام کرتے نہیں تھکتے ہیں مگر جونہی ذاتی مفاد ٹکرایا یا شخصی مصالح پورے نہیں ہوئے اور نجی مقصد پروری نہیں ہوئی تو اسی شجرِ وفا سے جس کی قسمیں کھاتے تھے، اس کے درپۂ آزار اور اس کا استحصال پہلے سے زیادہ سرگرمی سے شروع کردیتے ہیں۔ بدباطنی وبداطواری اور نابکاری اور فتنہ پروری اور تخریب کاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے اس چمن کے ساتھ خیانت وغداری اپنا وطیرہ بنالیتے ہیں لیکن مخلصین اور اللہ والوں کی ایک تیسری قسم بھی ہوتی ہے کہ وہ شجر سے پیوستہ ہی اس لئے رہتے ہیں کہ چمن کو سینچنے اور اسے لالہ زار وپربہار بنا کر رہیں۔ چاہے اس کے پیچھے اپنی ہستی ہی مٹا ڈالنی پڑے۔ اس کو سرسبز وشاداب اور ہر طرح سے صورتِ برگ وبار دیکھنا ہی ان کے اس چمن سے پیوستگی اور رشتہ وتعلق کا مقصد ہوتا ہے اور کبھی بطور آزمائش اس چمن پر موسم

خزاں آئے بھی تو پوری خنداں پیشانی وخوش مزاجی سے اور زیادہ اس پر جاں نثاری دکھاتے ہیں اور صرف اور صرف اس چمن کی تعمیر وترقی کے لئے مرتے اور جیتے ہیں نہ کہ زمرۂ اول وثانی کی طرح صرف اپنی ذات اور کنبۂ خاص کے لئے اور یہی وطیرہ ہمارے سلف کا تھا چاہے وہ اداروں کے ساتھ ہو یا شخصیات ومشائخ سے استفادے کا۔

غالباً رمضان المبارک ۱۹۸۳ء کی بات ہے جب بھائی عبداللہ سے میری ملاقات جامعہ سلفیہ کے بعد دہلی میں اچانک اس وقت ہوئی جب میں شعبان میں عالمیت کا امتحان پاس کرتے ہی وارد دہلی ہوا تھا۔ چند دنوں بعد پتہ چلا کہ بھائی عبداللہ المعہد الاسلامی، جوگا بائی، دہلی (جواب جامعہ اسلامیہ سنابل کے نام سے ایک عظیم شجرِ پایہ دار اور چمن پر بہار کی شکل میں نمودار ہوگیا ہے) میں برسر روزگار ہوگئے ہیں۔ اس وقت معہد جوگا بائی میں آپ کے کئی رفقائے کار جامعہ سلفیہ کے ہمارے سینئر ساتھی تھے اور شناسا بھی، مگر وہ بے تکلف نہیں تھے جیسے آپ تھے۔ غالباً استاذ گرامی قدر جناب مولانا عاشق علی اثری صاحب بھی مادر علمی جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو سے رخصت پذیر ہوکر معہد دہلی کے استاذ بن چکے تھے۔ ان سے میری یہ اچانک ملاقات جمعہ کے دن جمعہ کے خطبہ سے کچھ قبل ہوئی تھی۔ محلّہ کے کچھ ''شرفاء'' کے ہاتھوں جوگا بائی کی موجودہ عظیم جامع مسجد ابوبکر کے محراب کو منہدم کیے جانے کا سانحہ تازہ تازہ پیش آیا تھا جو اس وقت اتنا وسیع وعریض اور شارع عام پر نہ تھا۔ قبلہ کی جانب سے محراب کی دیوار منہدم کیے جانے کی وجہ سے اس پر چادر لٹکا کر دیوار کی کمی پوری اور پردہ داری کی کوشش کردی گئی تھی جو کچھ زور آوروں کی چیرہ دستی اور دست درازی پر چارہ گری کیا کرتی ہوا کے جھونکوں پر بار بار کھل جاتی اور مسلم پڑوسیوں کے اس ادائے حق جوار پر نوحہ خوانی اور احتجاج کررہی تھی۔ حالات نازک تھے جیسا کہ ماحول بنا ہوا تھا اور فضا میں حقیقی وہوائی ہوائیں خوب اڑرہی تھیں۔ ایک طرف شوریدہ سری اور چیرہ دستی کی سعیِ نامسعود شباب پر تھی تو دوسری طرف سرفروشی وجانبازی اور استقامت واستقلال کا چٹان بھی کھڑا تھا۔ ہمارے سینئر اور بزرگ ساتھیوں بشمول برادر محترم عبداللہ سلفی گورکھپوری صاحب کا اصرا ہوا کہ رحمانی صاحب بوجہ رمضان المبارک باہر کے سفر پر ہیں لہذا خطبہ تم ہی دیدو۔ میں جامعہ سلفیہ کے فضیلت اول کا ابھی طالب علم بھی نہیں بن سکا تھا، اپنے ان قدآور وذی علم سینئر اصحاب اور اساتذہ کی موجودگی میں ان کے اصرار پر اس غلط فہمی میں مجھے تیار ہونا پڑا کہ یہ ہمارے کرم فرما خود بوجہ مشغولیت اور مساجد دہلی واطراف میں بکار مدرسہ وبغرض دعوت وتبلیغ وخطبۂ جمعہ موجود نہیں ہوں گے، مگر جونہی منبر پر بیٹھا خطیب جماعت وملت مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ حسب عادت شیروانی زیب تن کئے اپنے چند نونہالوں کو ساتھ لئے ہوئے وارد مسجد ہوئے، اپنا تو حال بوجوہ اندیشہ ہائے دراز اور اوہام بسیار عجیب ہونے لگا۔ مجھے خود سے زیادہ اپنوں کی فکر دامن گیر تھی۔ بڑی مشکل گھڑی آن پڑی تھی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی کیفیت طاری تھی کہ موذن کی آواز تھمی اور میں اٹھ کھڑا ہوا اور خطبہ پوری متانت اور خطابت کی گھن گرج کے ساتھ دے ڈالا، جیسے کہ رزم گاہِ علم وادب اور بزمِ شعر وسخن ندوۃ الطلبہ جامعہ سلفیہ کے سالانہ پروگراموں اور مسابقوں میں زور خطابت صرف کررہا ہوں۔ البتہ پوری سعادت مندی اور ہوشیاری سے فرضیت صیام میں وارد آیت'' لعلکم تتقون '' کی تفسیر کے ضمن میں تقویٰ کی تشریح اور اس کے اقسام ثلاثہ کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا رحمانی کی ایک تقریر جو جامع مسجد طیب شاہ، مدن پورہ، بنارس میں سن رکھی تھی کے حوالہ سے تقریر کو مزین کیا جس سے ہمارے بعض اصحاب کو کافی اطمینان ہوا، چند ماہ بعد جب تفسیر بیضاوی کا درس اپنے مخلص ومحنتی اور قابل اساتذہ کرام رحمہم اللہ سے لیا تو تقویٰ کے اقسام وانواع اور مدارج ومراتب کی یاد تازہ ہوئی۔ اللھم اجعلنا من المتقین۔ آمین۔

نماز بعد محترم مولانا رحمانی مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوکر آداب وسلام بجالایا۔ آں محترم نے دعائیں دیں۔ تشجیعی کلمات سے نوازا۔ قدرے تعارف کے بعد دہلی آمد کا مقصد جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ سعودی سفارت خانہ سے عالمیت کی شہادات ومستندات کی تصدیق برائے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ ہے۔ نیز یہ کہ کل ہی سفارت خانے میں کاغذات جمع کردیئے گئے ہیں اور سفارت خانہ والوں نے ایک ہفتہ بعد کاغذات دینے کی بات کہی ہے اور بالحاح درخواست کرنے پر آج مراجعہ کرلینے کی حامی بھرلی ہے، مگر تجربہ کاروں کے بقول وہ طفل تسلی اور وعدۂ فردا کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مولانا رحمانی جزاہ اللہ خیرا نے فرمایا: ابھی سفارت خانہ جاؤ اور ساجد میاں کو میرا اسلام کہو اور بتاؤ کہ رحمانی نے آج ہی کاغذات تصدیق کرکے دینے کو کہا ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی فائل کی پشت پر فوراً محترم جناب ساجد میاں حفظہ اللہ کا نام لکھ لیا، مبادا بھول نہ جاؤں اور بسوئے سفارت خانہ روانہ ہوگیا جو ان دنوں جیون نگر میں نزد آشرم لب سڑک واقع تھا۔ اس قرب مسافت سے فائدہ اٹھایا، وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ کل جن صاحب نے کاغذات وصول کئے تھے، وہی ساجد میاں ہیں۔ انہوں نے مجھ پر ایک نظر ڈالی اور قبل اس سے کہ کچھ عرض کروں، اندر تشریف لے گئے پھر فوراً جونہی واپس آئے اور قبل اس کے کہ وہ تصدیق شدہ کاغذات مجھے عنایت فرماتے، میں نے مولانا رحمانی مرحوم کا سلام و پیام بیک سانس ایک ہی فقرے میں پہنچادیا تو غالباً فرمایا کہ تم نے کل کیوں نہیں بتایا۔ میں ان سے کیا عرض کرتا کہ یہ عنایات وفرمودات اور پیغامات کس حادثۂ ملاقات کے پاداش میں موصول ہوئے ہیں اور سبب حادثۂ برکات وحسنات بھائی عبداللہ سلفی اور ان کے رفقائے کار جو آج ہی دستیاب ہوئے ہیں تو کل کیوں کر بتاتا۔ آہ آج ان کے سانحۂ وفات پر یہ بے ترتیب کلمات بے ساختہ نوکِ قلم پر آگئے۔ چنانچہ میں نے کاغذات تیزی سے سنبھالے اور قریب ہی جیون نگر ۲۰۲ میں میرے رشتے دار اور ہم زلف عارف بھائی

غفر اللہ لہ (جن کے اکلوتے جوان فرزند ارجمند ہر دلعزیز میرے عزیز افتخار جو اسی شروع رمضان میں کورونا کا شکار ہوکر آناً فاناً ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر رب کریم سے جاملے، اور بٹلا ہاؤس کی گنجان و ہنگامہ خیز آبادی سے منتقل ہوکر دہلی گیٹ کے شہر خموشاں میں جابسے۔ اللہ انہیں جنۃ الفردوس عطا کرے) کے یہاں خوشخبری نہ لے جاکر ساتھیوں کے پاس جوگابائی بعجلت پہنچ گیا اور وہ خوش خبری سنائی۔ دریں اثناء محترم مولانا رحمانی رحمہ اللہ اپنے کارکنان وعزیزان سے مختلف رپورٹ اور روداد اپنے مخصوص انداز میں لے اور سن رہے تھے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ مرحوم بھائی عبداللہ سے انہوں نے پوچھا کہ فلاں جگہ کے ٹکٹ کا کیا ہوا تو انہوں نے بتایا کہ مطلوبہ جگہ سے کنفرم ٹکٹ نہ ملنے کی صورت میں اگلے اسٹاپ سے سیٹ بک کرالیا ہے۔ مجھے جہاں تک یاد آتا ہے کہ رحمانی صاحب نے اس حکیمانہ ودانشمندانہ اقدام وتصرف کی کھل کر تعریف کی اور غالباً یہ کہا کہ دیکھو میں نے عبداللہ کو اس کام کے لئے موزوں سمجھ کر اسی لئے مکلّف کیا تھا کہ وہ ٹکٹوں کے حصول کی دشواری کے وقت میں یہ کسی بھی طرح حاصل کرلے گا، گویا وہ: ’’وارسل حکیما ولا توصہ‘‘ کہہ کر شاباشی دے رہے تھے۔

میں دہلی میں اہل حدیث منزل میں مقیم تھا، اور بعض رشتے داروں کا حق تھا اور بجا طور پر خواہش تھی کہ میں ان کے پاس بھی قیام کروں، چنانچہ میں ان کے یہاں آتا جاتا رہا، البتہ بھائی عبداللہ اور دیگر اصحاب واحباب کی اپنائیت اور اخلاق کریمانہ اور رحمانی صاحب مرحوم کی عنایت اور اخوان کے اصرار پر میں اپنے ہی گھر اور بھائی بندوں اور بزرگوں میں غالباً دو رات مہمان رہا اور یہ چنداں باعث تعجب نہیں کہ کبھی کبھی انسان اپنے ہی گھر میں مہمان ذی شان بن جائے۔ گرچہ عرب یہ کہتے ہیں ’’لایُکرم الرجل فی بیتہ‘‘ اس میں کسی مہمان کے کسی مان وایمان کا دخل ہو نہ ہو، میزبان کی عظمت وفراست کا اور ایمان کا پتہ ضرور دیتا ہے اور عرب اس کے لئے مشہور ومعروف ہیں جب وہ اپنے مہمان کے مان وسمان میں ان سے یہ کہتے نہیں تھکتے، جس کا میں مصداق ٹھہرالیا گیا تھا:

یا ضیفنا لو زرتنا لوجدتنا
نحن الضیوف و أنت رب المنزل

میرے مہمان گرامی اگر آپ میرے لئے تشریف لائے تو ہم تو مہمان ہوں گے اور آپ ہی صاحب خانہ ومیزبان ہوں گے۔

آہ ہمارے وہ میزبان باایمان وبااخلاق کورونا کے مرض موذی میں محو سیئات اور رفع درجات کا مقام بالا حاصل کرتے ہوئے شہداء کے حسنات کے ساتھ مہمان جنۃ الفردوس اور نزیل دربار غفور رحیم ہوگئے۔ ان شاء اللہ۔ مولانا محمد رحمانی مدنی اس بیچ یہی بتاتے رہے کہ مولانا عبداللہ فریدہ آباد ہاسپٹل میں ہیں، نیز یہ کہ وہ اور دیگر مریض اساتذہ کرام بھی روبصحت ہیں مگر کیا خبر تھی کہ وہ اتنا جلد ہم سے رخصت ہوجائیں گے اور اب ہم بھی ان تمام احباب، اصحاب، اصدقاء، صلحاء، علماء ومشائخ اور اقارب ومحبین کی جدائی پر۔ یغفر اللہ لنا و لکم جماعۃ قوم مؤمنین، أنتم سلفنا و نحن بالأثر کا ورد کرتے ہوئے اور ’’خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں‘‘ گنگناتے ہوئے نیز ’’رفیقانِ سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر‘‘ مرثیہ گاتے ہوئے اور خصوصا موجودہ حالات کے تناظر میں

ہماری کوچ کی اب دیکھئے آتی ہے باری کب

کا وظیفہ دوہرا رہے ہیں۔ مولائے کریم ہمارے اس مرحوم بھائی عبداللہ اور دیگر تمام متعلقین اور مؤمنین کو ان کی خطاؤں کی بخشش کا پروانہ عطا فرما۔ جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کر اور ابتلاء وآزمائش اور شرور وفتن سے ہمیں محفوظ فرما۔ اللھم لا تحرمنا أجرھم و لا تفتنا بعدھم۔ الٰہا! ہمیں بھی زندگی کو ہر خیر وسعادت میں زیادتی وفراوانی کا ذریعہ بنا اور حسن خاتمہ باایمان وعمل صالح اور اسوۂ مصطفیٰ کی توفیق عطا فرما کر زمرۂ صلحاء وشہداء وصدیقین واتقیاء میں شامل فرما اور صحبت انبیاء نصیب کر اور کووڈ-١٩ کی وباء اور اس کے ہر طرح کے اثرات بد سے امت اور انسانیت کو محفوظ فرما، مولائے کریم مرحوم کے تمام پسماندگان اہلیہ، بچیاں اور صاحبزادگان اور وابستگان کو صبر جمیل عطا فرما اور ان کا حامی وناصر ہو اور ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر اور تمام متعلقین خصوصا مولانا محمد رحمانی، مولانا عاشق علی اثری اور عزیزم جناب اسماعیل رحمانی وغیرہ کو ان تمام مرحومین اساتذہ وذمہ داران کا نعم البدل عطا فرما۔ آمین۔

☆☆☆


## مکتبہ ترجمان کی

### نصابی کتابیں

| | |
|---|---|
| چمن اسلام قاعدہ | 30/- |
| چمن اسلام اول | 24/- |
| چمن اسلام دوم | 30/- |
| چمن اسلام سوم | 30/- |
| چمن اسلام چہارم | 34/- |
| چمن اسلام پنجم | 40/- |
| چمن اسلام مکمل سیٹ | 188/- |

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

# عید الفطر کی مبارک باد اور چند ھدایات

ملک عزیز ہندوستان میں کوڈ19 کی مہلک وبا تھمنے کا نام نہیں لے رہی ہے، اس کی تباہ کاری و ہلاکت خیزی کا دائرہ دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے اور ہر روز اس سے متاثرین اور متوفین کی تعداد میں اضافہ ہی ہورہا ہے۔ اس حوالے سے آپ حضرات اپنا دینی وانسانی فریضہ ادا کررہے ہیں جس کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں اور غلط پروپیگنڈوں پر دھیان نہ دیں۔ عید الفطر ہمارے سامنے ہے۔ جس میں ہم سب اکٹھا ہوکر دوگانہ نماز ادا کرکے اللہ رب العزت کی کبریائی کا اعلان کرتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک دیتے ہیں۔ لیکن ملک کی موجودہ سنگین ترین صورت حال میں ہمارا یہ مبارک اجتماع اللہ نہ کرے طبی وصحتی مضرات اور فتنوں کا پیش خیمہ بنایا جاسکتا ہے، اس لئے اس مبارک موقع پر درج ذیل اپیل وہدایات جاری کی جارہی ہیں:

☆ مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۲ر مئی ۲۰۲۱ء کی شام کو اپنی چھتوں یا بالکونیوں سے چاند دیکھنے کی کوشش کریں۔ خصوصاً صوبائی اور ذیلی جمعیات پہلے سے بھی زیادہ اس کا اہتمام کریں اور بالائی جمعیات کو مطلع کریں۔ تمام تنظیموں کا متفقہ فیصلہ آنے کے بعد ہی کوئی اقدام کریں۔ اختلاف ہوجانے پر مسئلہ نہ بنائیں اور مرکز کے فیصلے کا انتظار کریں۔ چاند دیکھتے ہی انفرادی طور پر تکبیرات شروع کردیں۔

☆ عید الفطر کی نماز گھروں میں ادا کریں، اس میں مرد وخواتین اور بوڑھے، بچے سب شریک ہوں اور عید الفطر کی جن جن سنتوں پر عمل کرسکتے ہوں اہتمام سے ان پر عمل کریں، مثلاً: مسواک کرنا، نہانا دھونا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور نماز سے پہلے طاق کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا وغیرہ۔

☆ صدقۃ الفطر (تقریباً ڈھائی کلو غلہ) اگر ادا نہ کیے ہوں تو اسے جلد از جلد عید سے پہلے پہلے ادا کردیں۔

☆ نماز عید کے لیے اذان یا اقامت نہیں ہے۔ اسی طرح نماز عید سے قبل یا بعد عید سے متعلق کوئی نفلی نماز نہیں ہے۔

☆ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سات تکبیرات زوائد اور دوسری رکعت میں تلاوت سے پہلے پانچ تکبیرات زوائد پڑھیں۔ بقیہ تمام ارکان نماز فجر کی طرح ادا کریں۔

☆ خطبۂ عید کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن جس گھر میں بھی دو سے زائد لوگ نماز عید ادا کررہے ہوں اور نماز بعد نماز عید پڑھانے والے خطبہ دے سکتے ہوں تو خطبہ مسنونہ دیں اور جو نہ دے سکتے ہوں وہ اس اختلافی مسئلہ میں نہ پڑیں اور نہ ہی اسے زیادہ موضوع بحث بنائیں۔

☆ حکومت کی گائیڈ لائن اور ہدایات کا خیال رکھیں اور ہرگز ہرگز باہر نہ نکلیں، بھیڑ بھاڑ نہ لگائیں، زیارتوں کا سلسلہ بدستور بند رکھیں، معانقہ ومصافحہ سے دور رہیں۔

☆ عید کی شاپنگ اگر از حد ناگزیر ہو تو سوشل ڈسٹینسنگ کا پورا لحاظ کریں، فضول خرچی نہ کریں، عید سادگی سے منائیں۔ پرانے اچھے صاف ستھرے کپڑے میں عید منا کر خوش ہوں۔

☆ اس مبارک موقع پر کروڑوں مجبور ولاچار انسانوں کی بے بسی اور بے کسی کا خیال کرتے ہوئے اپنی بہت سی اہم ضرورتوں کو روک کر ان ضرورت مندوں کی دلجوئی کریں اور زرق برق لباس اور انواع واقسام کے طعام کو چھوڑ کر ان وسائل کو پس انداز کرکے غریبوں، حاجت مندوں اور پڑوسیوں کی بھوک مٹا کر مسرور ومگن ہوں اور اس حوالے سے صرف صدقۃ الفطر جو کہ فرض ہے اسی پر اکتفا نہ کریں۔

☆ شریعت، حکومت، اطباء اور جمعیتوں کی ہدایات کا خاص خیال رکھیں۔ وقت بہت قیمتی اور مبارک ہے، اسے فضول کاموں اور بحثوں میں ضائع نہ کریں۔

☆ تکبیرات بکثرت پڑھیں اور رب کا شکر بجالائیں۔ عید کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ کر پورے سال کے روزوں کے ثواب کے مستحق بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو، نیکیوں کو قبول فرمائے اور ملک وملت اور انسانیت کو کورونا جیسی مہلک وبا سے جلد از جلد نجات دے۔ آمین

تقبل الله منا ومنكم صالح الأعمال

آپ کا بھائی

اصغر علی امام مہدی سلفی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و جملہ ذمہ داران وارکین

# مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

## اردو وہندی کے معروف صاحب قلم مولانا خالد حنیف صدیقی کا سانحۂ ارتحال ایک بڑا نقصان

دہلی: ۲۱/اپریل ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق کارکن اوراس کے شعبہ تالیف وتصنیف سے منسلک ،اردو وہندی کے معروف صاحب قلم ،قرآن کریم وکئی کتب احادیث کے ہندی مترجم،متعدد دستاویزی کتابوں کے مرتب اور معروف عالم دین مولانا ابوالبرکات اصلاحی کے سمدھی مولانا خالد حنیف صدیقی صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اوران کی موت کوعلمی وتحقیقی خسارہ قرار دیا ہے۔

پریس ریلیز کے مطابق مولانا خالد حنیف صدیقی کا تعلق بیتنار، ضلع سدھارتھ نگر ،صوبہ اتر پردیش سے تھا۔وہ جامعۃ الفلاح اور جامعہ فیض عام مئو کے فارغ التحصیل ایک باصلاحیت صاحب قلم تھے۔انہوں نے ایک مدت تک مرکزی جمعیت کے آرگن جریدہ ترجمان میں اپنی خدمات انجام دیں۔پھر ملک کے کئی اداروں اور شخصیتوں سے وابستہ ہوکر تصنیفی وتحقیقی کام انجام دیا۔جب کہ ترجمہ وترتیب کے کئی اہم منصوبے بطور فری لانسر تکمیل تک پہنچائے ،جن میں مرکزی جمعیت کے زیراہتمام اورمرکزی جمعیت کے موجودہ امیر اوراس وقت کے ناظم اعلی مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کے زیرنگرانی ورہنمائی وزیرسرپرستی شائع ہونے والی دستاویزی پیشکش یادگار مجلّہ بمناسبت پاکوڑ کانفرنس،ڈائرکٹری مدارس اہل حدیث نقش اول، تراجم علماء اہلحدیث جلد اول، مدارس اہل حدیث دہلی قابل ذکر ہیں۔مرکزی جمعیت نے ایک نیا سلسلہ مساجد ومکاتب اہل حدیث کی ترتیب کا کام ان کوسونپا تھا جوافسوس کہ نہیں ہوسکا۔وہ سادگی پسند، بڑے محنتی اور دھن کے دھنی تھے۔ڈائریکٹریوں اورتراجم وغیرہ کے لیے مواد جمع کرنے کی غرض سے مرکزی جمعیت نے ان کو اپنے مصارف پر باضابطہ ملک کے طول وعرض کے علمی مراکز کے سفر پر بھیجا تھا اوراس کے لیے ہرممکنہ سہولت مہیا کرائی تھی اورتعاون پیش کیا تھا۔آپ وقتاً فوقتاً دہلی کی بعض مساجد میں خطبہ جمعہ بھی دیتے تھے۔بعض مدارس میں مدرس بھی رہے۔افسوس کہ گذشتہ کل مورخہ ۲۰/اپریل ۲۱۲۱ء کو بوقت ظہر بعمر تقریبا ۶۵/ سال مختصر علالت کے بعد دہلی میں ان کا انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اوراس طرح جماعت وملت ایک کہنہ مشق مولف ومترجم سے محروم ہوگئی۔کل ہی بعد نماز مغرب دہلی کے شاہین باغ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔پسماندگان میں اہلیہ، تین صاحبزادے تنزیل الرحمٰن،ضیاء الرحمٰن اور عزیز الرحمٰن ، چار صاحبزادیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اورنواسے نواسیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت وجماعت کونعم البدل عطافرمائے آمین۔

## معروف عالم دین مولانا وحیدالدین خان کا انتقال ملک وملت کا خسارہ/مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی

دہلی: ۲۱/اپریل ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے معروف عالم دین مولانا وحیدالدین خان صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اوران کی موت کوملک وملت کا خسارہ قرار دیا ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ مولانا وحید الدین خان صاحب ایک وسیع المطالعہ اورمتواضع عالم دین تھے، اسلامی تعلیمات کے حوالے سے ایک مخصوص فکر ونظر رکھتے تھے اور ملک وملت کودرپیش مسائل کواسی تناظر میں دیکھتے اوراسی کے مطابق اپنی تقریر وتحریر میں اظہار خیال فرماتے تھے۔انہوں نے قران وحدیث سیرت وتاریخ ،فقہ ،سماجیات اور تقابل ادیان کے ساتھ ساتھ جدید سائنس وٹکنالوجی،عصر جدید اورعلوم جدیدہ کو اپنے مطالعہ کا موضوع بنایا اوراپنے افکار ونظریات کی روشنی میں بہت سے دینی مسلمات کے انکار وتاویل کے شکار ہوئے۔وہ بڑے اچھوتے انداز میں اپنے مشاہدات وتجربات اور سفریات ضبط تحریر میں لاتے تھے اوران کی فکر وتحقیق سے اختلاف رکھنے کے باوجود بہت سے لوگ اس کا شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔انہوں نے اپنی اولاد کی اپنے مخصوص انداز میں تعلیم وتربیت کی اور سب اپنے میدان کے شہسوار ہوئے۔معروف اسکالر اورمشہور علمی، ادبی اور سماجی شخصیت ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب اورڈاکٹر ثانی اثنین صاحب ان کی تعلیم وتربیت کا بہتر مظہر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، لغزشوں سے درگزر کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان خصوصا ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب اوران کے اہل خانہ ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین۔

## دہلی کی معروف ملی وسماجی شخصیت حاجی میاں فیاض الدین صاحب کا انتقال قومی وملی خسارہ/مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی

دہلی: ۲۹/اپریل ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے دہلی کی معروف ملی وسماجی شخصیت اورمتعدد دینی، تعلیمی، سماجی اوررفاہی اداروں کے سربراہ اورحاجی ہوٹل کے مالک حاجی میاں فیاض الدین صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اوران کی موت کوملک وملت کا بڑا خسارہ قرار دیا ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ الحاج میاں فیاض الدین صاحب نہایت خلیق وملنسار، شریف ومتواضع اور دہلوی تہذیب وروایت کے نمونہ وعلمبردار تھے۔ ان کی ذات سے کئی دینی، تعلیمی، سماجی اور رفاہی انجمنیں آباد تھیں اور وہ اپنے اعلی اخلاق اور خاندانی وجاہت کی وجہ سے ہر طبقے میں مقبول تھے۔ مختلف تنظیموں اور شخصیات سے آپ کے بہترین تعلقات ومراسم تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور اس کے ذمہ داران سے ہمدردانہ ومخلصانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ وقتا فوقتا جمعیت کے دفتر تشریف لاتے تھے یا پھر مختلف ذرائع سے یاد کرتے اور سلام بھجواتے تھے، ملاقات کے مواقع نکال کر حال احوال معلوم کرتے، بڑی اپنائیت سے ملتے تھے اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کرتے تھے۔ ابھی لاک ڈاؤن سے قبل ان کی یاد فرمائی پر ملاقات ہوئی تھی اور حسب معمول انہوں نے کارلائقہ میں اپنی خدمات کی پیش کش کی تھی۔ افسوس کہ کل داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے جنت الفردوس کا مکین بنائے پسماندگان کو صبر وسلوان عطا کرے اور ان سے متعلق اداروں کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

## جماعت اسلامی ہند کے سابق نائب امیر نصرت علی صاحب کا انتقال افسوس ناک رمولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

دہلی: ۲رمئی ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے جماعت اسلامی ہند کے سابق نائب امیر وسابق قیم جناب نصرت علی صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کی موت کو ملی خسارہ قرار دیا ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ نصرت علی صاحب بڑے خلیق وملنسار، سادگی پسند، صاف گو، مخلص، ملی شعور اور دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے انسان تھے۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے قوم وملت کی خدمت کی۔ ملی مسائل سے متعلق متعدد میٹنگوں میں ان کی سنجیدگی ومتانت، ملت کے تئیں فکرمندی، مثبت سوچ اور صاف گوئی کا مشاہدہ ہوا۔ افسوس کہ آج داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان کو صبر وسلوان عطا کرے۔ آمین

## مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری معروف عالم دین مولانا نواب احمد سلفی کا سانحہ ارتحال

دہلی: ۱۰رمئی ۲۰۲۱

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری، صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے سابق نائب ناظم، جامعہ سلفیہ شکراوا، میوات، ہریانہ کے سابق استاذ، معروف عالم دین ابوشارق مولانا محمد ایوب عمری کے برادر خورد، معروف عالم دین مولانا حکیم اجمل خان مرحوم کے داماد، ہریانہ کے معروف عالم دین ومتحرک اور فعال شخصیت مولانا نواب احمد سلفی کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور ان موت کو ملت وجماعت کا خسارہ قرار دیا ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ مولانا نواب سلفی صاحب بڑے خلیق وملنسار، مہمان نواز اور دینی وجماعتی غیرت سے سرشار، مخلص عالم دین اور میرے ہمدرد و پیارے بھائی تھے اور مجھ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جمعیت وجماعت کے کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور جمعیت کے پروگراموں میں اہتمام سے شرکت فرماتے تھے۔ آپ نے ایک طویل مدت تک جامعہ سلفیہ شکراوا، میوات میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا اور سیکڑوں شاگردوں کی دینی وعلمی پیاس بجھائی جو آپ کے لیے ان شاء اللہ صدقہ جاریہ ہیں۔ آپ نے بھرت پور راجستھان میں مرکز ابن باز کے نام سے ایک دینی تعلیمی ادارہ بھی قائم کیا۔ ساکرس میں مولوی عطاء اللہ صاحب کے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ میں تدریسی خدمات بھی انجام دے رہے تھے۔ آپ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ دعوتی واصلاحی اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے. نیز علمائے کرام کی مہمان نوازی اور قدر دانی آپ کا خاص شیوہ تھا۔ افسوس کہ مورخہ ۸رمئی کو بعد نماز عصر مختصر علالت کے بعد نوح کے ایک اسپتال میں بعمر تقریبا ۶۵ سال داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اور اسی دن شب کے ۱۱ربجے آبائی وطن جلال پور، فیروز پور، میوات، ہریانہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالی مولانا کی تمام تعلیمی، دینی اور جماعتی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، جملہ پسماندگان خصوصا آپ کے صاحبزادے شاہد سلمہ، فیصل سلمہ، اکلوتی بیٹی تسلیم سلمہا، اہلیہ محترمہ اور آپ کے بڑے بھائی جناب مولانا ایوب عمری صاحب اور دیگر تمام اہل خانہ، اعزہ واقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور جماعت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین یارب العلمین۔

## مبارک مہینہ، مقدس مقام، نہتے فلسطینیوں پر حملہ اور عالمی طاقتوں کی خاموشی؟!

دہلی ۱۰رمئی ۲۰۲۱ء

گزشتہ جمعہ کو دوران نماز مسجد اقصیٰ کے اندر نہتے فلسطینیوں پر صہیونیوں کا حملہ ایسا سانحہ ہے جس پر ہر انسان رنج وافسوس کرنے پر مجبور ہے، ان نہتے فلسطینیوں پر ہو رہے ظلم وزیادتی پر دلفگار رہے اور اسرائیل کے اس طرح کے اقدامات اور حملوں کی مذمت کرنے پر مجبور ہے اور اسے انسانیت کے خلاف ظلم سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ بات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہی ہے۔

نیز انہوں نے مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں سے ان کے مکانات خالی کروا کر وہاں اسرائیلی کالونی قائم کرنے سے متعلق کارروائیوں کی بھی مذمت کی ہے اور حقوق انسانی کے تحفظ کی دعویدار تنظیموں اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صہیونیوں کی ماہ رمضان المبارک میں عین نماز کی ادائیگی کے دوران فلسطینیوں پر ظلم کے خلاف ٹھوس اقدامات کریں اور انہیں ان کے گھروں سے بے دخل کر کے یہودیوں کی غیر آئینی آبادکاری کی سازش کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہوں ورنہ انسانیت نوازی کی دعویدار عالمی طاقتوں کی معنی خیز خاموشی ظالم کے ظلم سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوگی بلکہ اسے خاموش تائید ہی کہا جائے گا۔ظالم کا ظلم تمام حدود کو پار کر رہا ہے لہٰذا نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری دنیا کو اسے ظلم سے باز رکھنے کے لئے اپنا مثبت اور مؤثر کردار ادا کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں سابقہ کوتاہیوں کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں اقوام متحدہ کی فعالیت پر بھی سوال اٹھایا اور کہا کہ اس ادارے کے قیام کا مقصد ہی کمزور ممالک کے خلاف ظلم و ناانصافی کو روکنا تھا لیکن وہ مطلوبہ کردار ادا نہیں کر سکا ہے اور عرصۂ دراز بیت جانے کے بعد بھی اس مسئلے کا کوئی قابل قدر حل نہیں پیش کر سکا ہے۔

## ماہ شوال کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں/

مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی، دہلی

۱۱رمئی ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں عوام خواص خصوصا صوبائی و ذیلی جمعیات سے اپیل کی ہے کہ کل مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۲رمئی ۲۰۲۱ء کو ماہ شوال کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور رویت ہلال ماہ شوال سے متعلق مستند و مصدقہ خبر سے مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی کو فون نمبر 011-23273407 پر مطلع فرمائیں۔نیز مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی کے اعلان رویت یا عدم رویت کے بعد ہی صوبائی و مقامی سطح پر واٹس ایپ یا دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کا اعلان کریں اور امت و جماعت کو انتشار سے بچائیں۔افراد ملت خصوصا احباب جماعت اس جانب حتی الامکان توجہ مبذول فرمائیں اور اس سلسلے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ملی تنظیمیں اعلان سے پہلے ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔الحمد للہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس حوالے سے بھی بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔

## عید الفطر کا چاند نظر نہیں آیا

دہلی: ۱۲رمئی ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ: ۲۹ر رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۲رمئی ۲۰۲۱ء بروز بدھ مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم میٹنگ اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی میں منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہ شوال ۱۴۴۲ھ کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں اور ملی تنظیموں سے رابطے کیے گئے لیکن کہیں سے بھی شوال ۱۴۴۲ھ کے چاند کی رؤیت کی کوئی مصدقہ و مستند خبر موصول نہ ہونے کی وجہ سے مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کل مورخہ ۱۳رمئی ۲۰۲۱ء بروز جمعرات رمضان المبارک کی ۳۰ویں تاریخ ہوگی اور ۱۴رمئی ۲۰۲۱ء بروز جمعہ کو شوال کی پہلی تاریخ ہوگی اور اسی دن عید الفطر منائی جائے گی۔ان شاءاللہ

## مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری مولانا شمیم احمد سلفی ویشالوی کا سانحہ ارتحال

دہلی: ۱۲رمئی ۲۰۲۱

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری، ضلعی جمعیت اہل حدیث ویشالی کے ناظم، دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ، بہار کے سابق کارکن، معروف عالم دین مولانا شمیم احمد سلفی ویشالوی کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کی موت کو جماعت و ملت کا خسارہ قرار دیا ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ مولانا شمیم احمد سلفی صاحب بڑے خلیق و ملنسار اور دینی و جماعتی غیرت سے سرشار، نستعلیق طبع مخلص عالم دین تھے اور جمعیت و جماعت کے کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور جمعیت کے پروگراموں میں اہتمام سے شرکت فرماتے تھے۔آپ نے ۱۹۷۹ء میں دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ سے فراغت کے بعد سے ایک طویل مدت تک سلفیہ جونیر اسکول اور دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں تدریسی وانتظامی خدمات انجام دیں۔بعد ازاں آبائی وطن اما موری، ویشالی، بہار میں معہد ام سلمہ کے نام سے لڑکیوں کے لیے ایک دینی تعلیمی ادارہ قائم کیا جس کی وہ تادم واپسیں خدمت کرتے رہے اور اس دوران دعوتی و جماعتی سرگرمیاں بھی انجام دیتے رہے۔افسوس کہ مورخہ ۴رمئی ۲۰۲۱ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر تقریبا ۵۰ سال داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔اور اگلے دن تدفین عمل میں آئی۔پسماندگان میں اہلیہ، ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔

اللہ تعالی ان کی مغفرت کرے، دینی و ملی اور جماعتی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، جملہ پسماندگان، اہل خانہ اور اعزہ واقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔اور جمعیت و جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین۔

## فلسطینیوں کے خلاف مسلسل اسرائیلی جارحیت قابل مذمت

دہلی: ۱۸رمئی ۲۰۲۱ء

مظلوم فلسطینیوں کے خلاف تقریباً دوہفتوں سے جاری اسرائیلی جارحیت اور ان پر روز بروز صہیونی حملوں میں آرہی شدت کی وجہ سے بچوں اور عورتوں سمیت دوسو سے زیادہ فلسطینیوں کی شہادت اور ان کے مکان واملاک کی تباہی پر دنیا کے انصاف پسند اور انسان دوست لوگ اظہار افسوس کررہے ہیں اور اس غیر انسانی عمل کی شدید مذمت کررہے ہیں۔ ایسے میں عالمی برادری خصوصاً سوپر طاقتوں کو دوہرا رویہ ترک کرکے مظلومین کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے اور جلد از جلد ظالم کا ہاتھ پکڑنا چاہیے، تاکہ فلسطینیوں کو مزید ہلاکت اور تباہی سے بچایا جاسکے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کیا۔

امیر محترم نے کہا کہ ظالم کو ظلم سے روکنا بھی اس کی مدد ہے۔ عالمی برادری کو جارح اسرائیل کو جارحیت سے بہر طور روکنا چاہیے۔ یہی عالمی امن وسلامتی کا تقاضہ ہے۔ نیز یہ کہ اقوام عالم اور سلامتی کونسل کے ذریعہ مسئلہ فلسطین کے پائیدار اور پرامن حل کے لیے ایماندارانہ ومنصفانہ کوششیں ہونی چاہیے۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں فلسطین کے معصوم وبے قصور مردوں، عورتوں اور بچوں کے خلاف جارحیت کو روکنے، خطے میں امن وامان بحال کرنے قضیے کا بات چیت کے ذریعہ منصفانہ حل تلاش کرنے اور کسی بھی طرح کے تشدد اور جارحیت کو روکنے پر زور دیتے ہوئے مظلومین ومعصومین کے حق میں دعا کرنے کی درخواست کی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قضیۂ فلسطین خالص دینی مسئلہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک انسانی مسئلہ بھی ہے۔ اس لیے بلا تاخیر انسانی بنیادوں پر بات چیت اور مکالمہ کے ذریعہ اس کا منصفانہ حل ہونا چاہیے اور ہر طرح کی خونریزی اور جارحیت بند ہونی چاہیے۔

## جمعیۃ علماء ہند کے صدر اور دارالعلوم دیوبند کے قائم مقام مہتمم قاری سید محمد عثمان منصور پوری کے سانحہ ارتحال پر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت کا تعزیتی پیغام

دہلی: ۲۲؍مئی ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر اور دارالعلوم دیوبند کے قائم مقام مہتمم معروف عالم دین مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کی موت کو بڑا دینی، ملی اور تعلیمی خسارہ قرار دیا ہے اور ان کے متعلقین سے قلبی تعزیت کی ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ قاری سید محمد عثمان منصور پوری صاحب بڑے خلیق وملنسار، سادگی پسند، ملی شعور اور دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے موقر عالم دین اور ایک علمی خانوادے کے چشم وچراغ تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے قوم وملت اور طلبۃ العلم کی بڑی خدمت اور رہنمائی کی۔ ملی مسائل سے متعلق متعدد میٹنگوں میں ان کی سنجیدگی ومتانت اور علمی مقام ومرتبے کا مشاہدہ ہوا۔ افسوس کہ کل داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان مولانا عفان قاسمی منصور پوری اور جملہ اہل خانہ ومتعلقین کو صبر وسلوان عطا کرے اور دارالعلوم دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند خصوصاً بھائی محمود مدنی صاحب کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

## ماہ ذوالقعدہ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں رمرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی، دہلی

۱۰؍جون ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں عوام خواص خصوصاً صوبائی وذیلی جمعیات سے اپیل کی ہے کہ کل مورخہ ۲۹؍شوال ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۱؍جون ۲۰۲۱ء کو ماہ ذوالقعدہ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور رویت ہلال ماہ ذوالقعدہ سے متعلق مستند ومصدقہ خبر سے مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی کو فون نمبر 011-23273407 پر مطلع فرمائیں۔ نیز مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی کے اعلان رویت یا عدم رویت کے بعد ہی صوبائی ومقامی سطح پر واٹس ایپ یا دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کا اعلان کریں اور امت وجماعت کو انتشار سے بچائیں۔ افراد ملت خصوصاً احباب جماعت اس جانب حتی الامکان توجہ مبذول فرمائیں اور اس سلسلے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ ملی تنظیمیں اعلان سے پہلے ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔ الحمد للہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس حوالے سے بھی بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔

## ذوالقعدہ کا چاند نظر نہیں آیا

دہلی: ۱۱؍جون ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۲۹؍شوال ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۱؍جون ۲۰۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب بمقام اہل حدیث منزل، جامع مسجد دہلی مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہ ذوالقعدہ کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں، ملی تنظیموں اور متعدد رویت ہلال کمیٹیوں سے بذریعہ فون رابطے کیے گئے لیکن اکثر مقامات پر ابر آلود ہونے کی وجہ سے کہیں سے بھی رؤیت ہلال کی مصدقہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ بنابریں مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل مورخہ ۱۲؍جون ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ شوال کی ۳۰ رویں تاریخ ہوگی۔ ان شاء اللہ

## جماعتی خبریں

**معروف سماجی کارکن وتاجر جناب ذوالفقار انور صاحب کے والد گرامی کا انتقال پرملال:** نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ مئو کے ایک معروف سماجی کارکن، تاجر، متحرک اور فعال شخصیت جناب ذوالفقار انور صاحب کے والد محترم جناب حاجی صلاح الدین صاحب بروز جمعرات 14 / اپریل 2021 کو طویل علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ آپ کے تمام نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، جملہ پسماندگان واہل خانہ، خویش واقارب خصوصاً ذوالفقار صاحب و برادران اور بہنوں کو صبر وسلوان عطا کرے، آمین یارب العلمین۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جناب انور آروی صاحب و برادران کی والدہ ماجدہ کا انتقال پرملال:** ہندوستان کی قدیم ترین بلکہ اولین اقامتی مرکزی درس گاہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلّہ آرہ جو اہل علم کا کسی زمانے میں سب سے بڑا علمی وتعلیمی مرکز مانا جاتا تھا اور جہاں متحدہ ہندوستان کی تمام بڑی شخصیات مذاکرہ علمیہ میں ہر سال اکٹھا ہوتی تھیں اور جہاں سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی بنیاد رکھی گئی تھی، اس کے ناظم اعلیٰ عزیزی القدر جناب انور آروی صاحب کی والدہ ماجدہ آج مؤرخہ ۲۰/اپریل ۲۰۲۱ء تقریباً بارہ بجے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ آج ہی بعد نماز عصر ملکی محلّہ آرہ میں ادا کی جائے گی۔ بعدہ خاندانی قبرستان میں تدفین عمل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

مرحومہ کافی عمردراز تھیں اور پوری زندگی عبادات وخیرات کے کاموں میں لگی رہیں، اپنی اولاد کو انہوں نے اعلیٰ تعلیم دلائی اور اپنے سب سے چھوٹے صاحبزادے جناب انور علی صاحب کو انہوں نے احمدیہ سلفیہ آرہ جو انقلابات زمانہ کی وجہ سے مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا، کو از سر نو زندہ کرنے اور اسے نشاۃ ثانیہ بخشنے کے لئے آزاد کردیا تھا۔ تادم حیات مدرسہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور خصوصاً سخت مالی بحران کے زمانے میں انو بھائی باسالیب مرحومہ سے ہی تعاون لیتے تھے اور ادارے کی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے۔ محسن تعلیم وتربیت ناظم صاحب جناب محمد احمد ناظم جامعہ اسلامیہ فیض عام اور خطیب الاسلام مولانا عبدالرؤف جھنڈانگری ناظم سراج العلوم جھنڈا نگر رحمہما اللہ کے بعد جناب انور صاحب جیسا شخص کسی مدرسے کا خادم اور اس کے لئے فنائیت اور فدائیت میں نے کسی اور میں نہیں دیکھا گرچہ ہمدردان مدارس کی ملک و ملت میں آج بھی قحط نہیں ہے کیونکہ جو کچھ بھی تعلیم دینی کا دارومدار ہے ان ہی خدامان وذمہ داران وعلمائے دین کی کوششوں اور اخلاص کے مرہون منت ہے۔ مدرسہ احمدیہ سلفیہ آرہ تو بہرحال سخت مشکل اور مایوس کن حالات میں اپنی انتہائی زبوں حالی اور بدحالی کے بعد مکتب کی شکل میں دوبارہ وقوع پذیر ہوا اور آج ایک تناور درخت کی شکل میں ایک صالح نوجوان انور آروی کی کوششوں سے برگ وبار اور پھول وپھل عطا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کے مؤسسین ومدرسین خصوصاً امام اہل سنت ابومحمد ابراہیم آروی مہاجر مکیؒ، شیخ المحدثین علامہ عبداللہ غازی پوریؒ، صاحب تحفہ علامہ مبارکپوریؒ اور سرخیل جماعت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادیؒ وغیرہم تمام متعلقین مدرسہ کی اللہ مغفرت فرمائے اور جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انو بھائی وران کے تمام بھائیوں، بہنوں اور تمام اہل خانہ اور اہل مدرسہ خصوصاً مولانا رضاء الحسن مدنی آروی کے غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر وسلوان اور اجر وثواب عطا فرمائے۔ **اللھم لاتحرمنا اجرہ و لاتفتنا بعدہ.** (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**معروف عالم دین ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد الجبار فریوائی حفظہ اللہ کو صدمہ:** نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ عالم اسلام کی ایک عظیم علمی شخصیت وداعی جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبد الجبار فریوائی حفظہ اللہ سابق پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ سعودی عرب کی بھانجی اور مولانا کفایت اللہ مدنی کی بہن اور عزیزم زہیر سلمہ مدرس جامعہ ابوہریرہ لال گوپال گنج کی والدہ ماجدہ کا آج ہی بتاریخ 20 اپریل 2021 بروز منگل غیاث پور میں انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ اپنی والدہ ہی کی طرح انتہائی متواضع، نیک دل، صوم وصلاۃ کی پابند اور کم گو تھیں، اللہ تعالیٰ آپ کی تمام نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، آمین۔

اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان خصوصاً زہیر سلمہ اور مرحومہ کی دختر نیک اختر، محترم ڈاکٹر فریوائی صاحب، وبرادر عبیدالرحمٰن صاحب وجملہ برادران اور دیگر تمام اہل خانہ وخویش واقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین یارب العلمین۔ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پرملال:** انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کلیۃ التربیۃ السّلفیہ للبنات مدھوپور ضلع دیوگھر جھارکھنڈ کے استاذ فضیلۃ الشیخ عبدالمقیت مدنی (آبائی وطن مانی مجھوا بستی یوپی) کا گیارہ بجے دن دربھنگہ میں ۲۲/اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ان کے حسنات قبول فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے خصوصاً عزیزم عمار سلمہ اور ان کے چھوٹے بھائی اور انکی والدہ اور دونوں بہنوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین (شریک غم: مولانا عبدالستار محمد اسلام سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی ومدیر مدرسہ کلیۃ التربیۃ السّلفیہ للبنات

مدھوپور ضلع دیوگھر جھارکھنڈ)

**معروف عالم دین مولانا ڈاکٹر عبد المتین اشرف عمری مدنی صاحب کا انتقال پرملال:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جامعہ اصلاحیہ پٹنہ کے سابق استاد معروف عالم دین مولانا ڈاکٹر عبد المتین اشرف عمری مدنی صاحب کا آج مورخہ ۲۳؍اپریل ۲۰۲۱ کو علی الصباح بعمر تقریباً 57 / سال پٹنہ میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا عبد المتین اشرف صاحب کا آبائی وطن مراد آباد، ضلع ویشالی، صوبہ بہار ہے۔ آپ نہایت خلیق وملنسار، مہمان نواز، متواضع اور ماہر علم فرائض عالم دین تھے۔ انہوں نے ایک طویل مدت تک جامعہ اصلاحیہ میں تعلیمی وتربیتی خدمات انجام دیں۔ اس سے قبل مدرسہ دار التکمیل مظفر پور بہار میں مدرس تھے۔ پھر ایک سرکاری اسکول میں معاون استاد ہوگئے۔ انہوں نے اپنے گاؤں مراد آباد میں جامعہ اشرف العلوم کے نام سے ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا تھا۔ آپ پٹنہ کی بعض مساجد میں خطبہ جمعہ بھی دیتے تھے۔ آج ہی بعد نماز عشاء پٹنہ کے پٹھان ٹولی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ، دو صاحبزادے زاہد اشرف اور خالد اشرف، تین صاحبزادیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت وجماعت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جناب سید امان اللہ صاحب کا انتقال:** تمام احباب جماعت کو یہ خبر رنج وغم کے ساتھ دی جاتی ہے کہ مسجد اہلحدیث آتی بیلہ کے بانیوں میں سے ایک اور سابق صدر جناب سید امان اللہ صاحب کا بروز جمعرات 22/04/2021 سحری کے وقت انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم بڑے خلیق مزاج، متبع سنت علماء کرام کے قدر دانوں میں سے تھے۔ آتی بیلہ میں جماعت کی کوئی مسجد نہیں تھی مرحوم اوران کے دو ساتھیوں کی کوششوں سے مسجد تعمیر کرائی ان شاءاللہ وہ ان کے لئے صدقہ جاریہ بنے گی مرحوم کی نماز جنازہ راقم نے اور دوسری مرتبہ خود انکے فرزند حافظ سید شاہد نے عیدگاہ میں پڑھائی اور تدفین آتی بیلہ ہی کے قبرستان میں عمل میں آئی قارئین جریدہ سے مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت اور درجات کی بلندی کی درخواست ہے۔ (شریک غم: عبداللہ شریف عمری سلفی بنگلوری)

**انتقال پرملال:** یہ غمناک خبر دی جارہی ہے کہ استاذ الاساتذہ سابق پرنسپل جامعہ دارالسلام عمرآباد مولانا اسلم شاد عمری اب ہمارے درمیان نہ رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا ڈاکٹر اسلم شاد عمری بنگال سے تعلق رکھتے تھے تعلیم کے بعد اب تک کی زندگی جامعہ میں، تدریس، پرنسپل اور مختلف ذمہ داریاں سنبھال کر چل بسے، مسلک کی بڑی حمیت تھی، پسماندگان میں، اہلیہ، دو لڑکے اور ایک لڑکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کی خدمات کو قبول کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (شریک غم: عبدالغنی عمری)

**مولانا عبد الغنی سلفی اونرھوا کا انتقال پر ملال:** اطلاعات کے مطابق مولانا عبد الغنی سلفی اونرہوا کا ۲۳؍اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک محنتی، نیک صالح اور اچھے مدرس اور داعی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں کو قبول فرمائے، مولانا عبد الغنی صاحب عزیز القدر مولانا عبد الحکیم عبد المعبود مدنی صاحب کے رشتہ دار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اہل خانہ کو صبر کی توفیق عنایت فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، آمین۔ پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری بھائی جمیل احمد کا انتقال پرملال:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ دی جارہی ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری بھائی جمیل احمد صاحب کا آج مورخہ ۲۴؍اپریل ۲۰۲۱ کو آبائی وطن میرٹھ میں بعمر تقریباً پچاس سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

بھائی جمیل نہایت خلیق وملنسار، مہمان نواز، متواضع اور متدین انسان تھے۔ جماعتی کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور مرکزی جمعیت کے پروگراموں میں پابندی سے شریک ہوتے تھے۔ ان کا اچانک انتقال بڑا جماعتی خسارہ ہے۔ گزشتہ سال لاک ڈاؤن میں ان کے بڑے بھائی جمیل احمد صاحب کا ممبئی میں انتقال ہوگیا تھا۔ اب یہ جانکاہ حادثہ پیش آگیا۔ پسماندگان میں اہلیہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت وجماعت کو نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری جناب نظام الدین قریشی کا انتقال پرملال:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ دی جارہی ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری جناب نظام الدین قریشی صاحب کا آج مورخہ ۲۴؍اپریل ۲۰۲۱ء کو علی الصباح آبائی وطن بنگلور میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بھائی نظام الدین صاحب نہایت خلیق وملنسار، مہمان نواز، متواضع اور متدین انسان تھے۔ جماعتی کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور مرکزی جمعیت کے پروگراموں اور میٹنگوں میں پابندی سے شریک ہوتے تھے۔ ان کا اچانک انتقال بڑا جماعتی خسارہ ہے۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے رمضان سے قبل دہلی تشریف لائے تھے، کسے خبر تھی کہ اتنی جلدی اللہ کو پیارے ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جملہ خدمات اور نیکیوں کو قبول فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین خصوصاً جناب کے جے منصور قریشی عرف دادو بھائی جناب محمد اسلم خان وغیرہ کو صبر

جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت وجماعت کونعم البدل عطا فرمائے آمین۔(شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی،امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جناب حاجی ریاض احمد چودھری مئو کا انتقال پر ملال**: اطلاعات کے مطابق جناب حاجی ریاض احمد چودھری کا ۲۶/اپریل ۲۰۲۱ءکوانتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ ایک فعال،متحرک اورصالح انسان تھےاور بڑے اخلاق سے ملتے تھے۔اور در دولت پر حاضری دینے کی باصرار پیش کش کرنا نہیں بھولتے تھے۔جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے،اللہ تعالی آپ کی نیکیوں کو قبول فرمائے، بشری لغزشوں کو درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ آپ کے پسماندگان میں تین بیٹے ایک بیٹی اور اہلیہ ہیں، اللہ تعالی پسماندگان ومتعلقین اور جملہ خویش واقارب کوصبر جمیل کی توفیق بخشے،آمین۔(شریک غم:مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی،امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**حافظ عبدالقوی اثری کا انتقال پر ملال**: یقیناً یہ خبر بڑے رنج وغم اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حافظ عبدالقوی اثری سابق مہتمم الکلیہ الاسلامیہ جرواروڈ تلسی پور اور مرکز النجاح بالاپور کے بانی کا گذشتہ دنوں طویل علالت کے بعد تلسی پور میں بروز بدھ 28 اپریل 2021 کو انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ۔حافظ عبدالقوی اثری رحمہ اللہ سے میرا گھریلو تعلق تھا خصوصاً بڑے بیٹے محمد شاہد سے میرے بڑے گہرے مراسم ہیں۔وہ ایک عالم باعمل، ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔اللہ آپ کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند کرے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔میں ان کے دور اہتمام میں چار سال انجمن محمدیہ الکلیہ الاسلامیہ جرواروڈ تلسی پور میں زیر تعلیم رہا۔اللہ تعالی ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے آمین اوران کے پسماندگان وجملہ متعلقین واقارب کوصبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین۔(شریک غم:عبدالواحد بلرامپوری کارکن مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

**صوبائی جمعیت اهل حدیث دهلی کے خازن اسرائیل خان صاحب کا سانحہ ارتحال**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے خازن اسرائیل خان صاحب کا آج مورخہ ۳۰/اپریل ۲۰۲۱ءکی شام 6 بجے دہلی میں انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اسرائیل خان صاحب کا آبائی وطن نبی نگر،ضلع بلرامپور، یوپی ہے۔آپ نہایت خلیق وملنسار، متواضع، متدین اور سخی وفیاض انسان تھے۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔جمعیت کی میٹنگوں میں شریک ہوتے تھے اور کانفرنسوں ودیگر پروگراموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ان کا انتقال جماعت وجمعیت کا خسارہ ہے اور ان کی موت سے میں ذاتی طور پر بھی اپنے ایک مخلص اور ہمدرد بھائی سے محروم ہوگیا ہوں۔جس کا بے حد غم ہے۔اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیرا منھا. وہ عہدہ ومنصب کا پاس ولحاظ اور احترام کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔جمعیت کے کاموں کو فکرمندی وتوجہ سے دیکھتے تھے۔میں بھی بڑے بھائی کی طرح ان کا قدرداں تھا۔اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے،خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان اہلیہ،صاحبزادگان ریاض سلمہ، عمران سلمہ اور سلمان سلمہ ودیگر اہل خانہ ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کونعم البدل عطا فرمائے۔آمین۔(شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی،امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**صوبائی جمعیت اهل حدیث جھارکھنڈ کے نائب امیر مولانا عبد الرؤف عالیاوی صاحب کو صدمہ**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے نائب امیر اور ضلعی جمعیت اہل حدیث جامتاڑا کے ناظم مولانا عبدالرؤف عالیاوی صاحب کے والدگرامی جناب الحاج محمد الیاس صاحب کا مورخہ۲/مئی ۲۰۲۱ءکو انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان ومتعلقین خصوصاً مولانا عبدالرؤف عالیاوی صاحب کوصبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ واضح رہے کہ اس خبر کے چند دن بعد ہی عزیزم رمضان کے والد کا بھی انتقال ہوگیا۔اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت فرمائے۔اور پسماندگان کو صبر وسلوان کی توفیق بخشے۔(شریک غم:مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی،امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**وفات حسرت آیات**: نہایت افسوس کا مقام ہے کہ میرے والد محترم مولانا الحاج محمد موسی صاحب رحمہ اللہ بعمر 97 سال 4/5/21 کو شام 5 بجے انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔انہوں نے مختلف مدارس میں تدریسی فریضہ انجام دیا اور پچاس سال تک گاؤں کی جامع مسجد میں موذن رہے اور قیام اللیل کی پابندی کرتے رہے آپ ایک جری و بہادر آدمی تھے مشکل اوقات میں گھبراتے نہیں تھے۔علماء کا احترام کرتے تھے مہمان نوازی میں پیش پیش رہتے تھے۔جنازہ کی نماز راقم نے ہی پڑھائی۔رب العالمین سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے آمین (شریک غم ودعا گو: ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی، ناظم ضلعی جمعیت اہلحدیث کٹیہار)

**جنوبی ہند کے معروف عالم دین مولانا رؤف احمد عمری (چنئی) کا انتقال پر ملال**: نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ جنوبی ہند کی ایک معروف علمی، دینی، متحرک اور فعال شخصیت، سابق نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو وپانڈیچری، داعی ومبلغ، جناب مولانا رؤف عمری کا 22 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 5 مئی 2021 کی شام کو انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ عالم باعمل،علم دوست اور علماء کے قدردان تھے،آپ نے اپنی پوری زندگی دعوت الی اللہ، خدمت دین اور خصوصا مساجد کی تعمیر واصلاح میں

گزار دی۔ آپ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے، نیز مختلف اداروں، انجمنوں کے رکن، ٹرسٹی اور تامل ناڈو حج کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔

ایک مشہور دینی وتاجر باوٹا خاندان میں آپ کا سسرالی رشتہ تھا اس وجہ سے بھی آپ دینی وفلاحی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے. اللہ تعالی آپ کی تمام علمی، دینی وملی اور جماعتی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، جملہ پسماندگان خصوصا آپ کے صاحبزادے جناب عطاء الرحمٰن صاحب ودیگر تمام صاحبزادوں، اہل خانہ، اعزہ واقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور جماعت وملک ملت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین یارب العلمین۔ (شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ شیرخان جمیل احمد عمری (برطانیہ) حفظہ اللہ کو صدمۂ عظیم:**
نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ معروف عالم دین، داعی اور فعال ومتحرک شخصیت، فضیلۃ الشیخ جناب شیرخان جمیل احمد عمری حفظہ اللہ سابق شیخ الجامعہ، الجامعہ المحمدیہ منصورہ مالیگاوں ونائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی والدہ ماجدہ کا آج بتاریخ 13 مئی 2021 موافق 29 رمضان المبارک 1442ھ اپنے آبائی وطن ادھونی میں انتقال ہوگیا ہے. انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی متواضع، نیک دل، مہمان نواز اور صوم وصلاۃ کی پابند تھیں، اور انہوں نے اپنی تمام اولاد کو بہترین تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا، اللہ تعالی آپ کی تمام نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، آمین.

جملہ پسماندگان خصوصا مولانا شیرخان جمیل احمد عمری، عزیزم ریاض احمد سمیت تمام بھائیوں، بہنوں اور مولانا کے والد محترم ودیگر تمام اہل خانہ وخویش واقارب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے۔ آمین یارب العلمین۔ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**معروف عالم دین مولانا محمد ابراهیم مدنی صاحب کو صدمہ عظیم:** یہ خبر نہایت ہی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے نائب امیر، ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر کے امیر، شمالی ہند کی معروف دینی وتعلیمی درسگاہ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج کے شیخ الجامعہ معروف عالم دین مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب کی اہلیہ محترمہ کا مورخہ 17/مئی 2021ء کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا کی اہلیہ محترمہ ادھر کئی دنوں سے سخت علیل تھیں اور مولانا بھی سخت علیل ہیں اور لکھنؤ کے ویدانتا ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔ جب مرحومہ کی حالت بہت زیادہ نازک ہوگئی تو ان کو مولانا کی تشویشناک علالت کے پیش نظر ابتداءً ان کے علم میں لائے بغیر گورکھپور کے ایک اسپتال میں ایڈمٹ کیا گیا لیکن افسوس کہ وہ جانبر نہ ہوسکیں اور مالک حقیقی سے جاملیں۔ جس کا مولانا اور ان کے اہل خانہ کو سخت صدمہ ہونا طبعی ہے۔ اللہ تعالی مرحومہ کی مغفرت فرمائے، پسماندگان خصوصا مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب، ان کے صاحبزادگان عزیزم محمد واحمد سلمہما اللہ ودیگر اہل خانہ کو صبر وسلوان عطا کرے اور مولانا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**پنجاب کے معروف معالج ڈاکٹر محمد یوسف مرکزی صاحب کا سانحہ ارتحال:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ سابق یونانی میڈیکل آفیسر پنجاب اور سابق ایڈیٹر جریدہ ترجمان دہلی اور معروف معالج ڈاکٹر محمد یوسف مرکزی صاحب کا آج مورخہ ۱۹/مئی ۲۰۲۱ء کو شب کے 3/ بجے مالیر کوٹلہ میں طویل علالت کے بعد بعمر تقریباً 75/سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر محمد یوسف مرکزی صاحب کا آبائی وطن شنکر نگر یوپی تھا۔ پنجاب کے مختلف علاقوں میں میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے پوسٹیڈ رہے اور پیشہ ورانہ مصروفیات کی وجہ سے مالیر کوٹلہ، پنجاب کے ہی ہوکر رہ گئے۔ آپ نہایت خلیق وملنسار، متواضع اور سلفی غیرت سے سرشار تھے۔ 1970 کی دہائی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے آرگن جریدہ ترجمان کے ایڈیٹر رہے۔ ان کا انتقال جماعت وطب یونانی کا بڑا خسارہ ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، اکلوتے صاحب زادے ڈاکٹر شاہد خان گزیٹیڈ میڈیکل آفیسر اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کی تدفین ساڑھے دس بجے اجاڑو تکیہ قبرستان، مالیر کوٹلہ، پنجاب میں عمل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم :مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پر ملال:** بڑے ہی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج بتاریخ ۲۱/مئی ۲۰۲۱ء بروز جمعہ بوقت دو بجے حکیم عبد السلام عبد الستار سلفی کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر ثناء اللہ عبد الستار اب اس دنیا میں نہیں رہے آپ ورلی دیوا چی اہل حدیث مسجد اور ٹیلکر بستی مسجد کے بانی تھے آپ فی الحال پونہ میں مقیم تھے لیکن آپ کا آبائی وطن یوپی موضع بھنی خورد تھا آپ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق تھے اللہ تعالیٰ آپ کی خطاؤں کو معاف فرما کر کے جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے اور جملہ عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (طالب دعا: ڈاکٹر عبد السلام عبد الستار سلفی اور آپ کے بڑے صاحبزادے شیخ عبد الرشید اثری)

**جموں وکشمیر کے معروف عالم دین مولانا مفتی محمد یعقوب بابا مدنی صاحب کو صدمہ:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جموں وکشمیر کے معروف عالم دین برادر عزیز القدر مولانا

مفتی محمد یعقوب بابا مدنی صاحب اور معروف عالم دین مولانا محمد اسحاق بابا مدنی صاحب کے والد گرامی محمد حسن بابا صاحب کا آج ۲۵؍مئی ۲۰۲۱ء کوطویل علالت کے بعد بعمر تقریباً 85 سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ سیدھے سادے دیندار اور عبادت گزار انسان تھے۔ انہوں نے اپنی آل اولاد کی دینی تعلیم وتربیت فرمائی جوان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ پسماندگان ومتعلقین خصوصا دونوں نامور صاحب زادگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جناب عبد الحفیظ صاحب (مکرانا) کو صدمہ**: نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ جناب عبدالحفیظ صاحب مکرانا ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان کے چھوٹے بھائی جناب عبد اللطیف مکرانا، راجستھان کا بروز جمعرات بتاریخ 27 مئی 2021 انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک، نیک دل، ملنسار اور صوم وصلاۃ کے پابند شخص تھے۔ اللہ تعالی آپ کی تمام نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، آمین۔

جملہ پسماندگان خصوصاً آپ کی اہلیہ محترمہ نیز محترم عبد الحفیظ صاحب ودیگر برادران، اور تینوں صاحبزادے عبدالوحید، محمد آصف، محمد کاشف اور جملہ چھ بیٹیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دیگر تمام اہل خانہ وخویش واقارب کو بھی صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العلمین۔ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پر ملال**: یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ میوات ہریانہ کی معروف قانونی وسماجی شخصیت، سیشن جج (A.D.J.) قاضی بشیر الدین بن عبدالرشید عرف بڑے جج صاحب کا مورخہ یکم جون ۲۰۲۱ء کوطویل علالت کے بعد بعمر ۵۱؍سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

قاضی صاحب بڑے خلیق وملنسار، پابند صوم وصلوۃ، تہجد گزار، متشرع اور محبّ سنت، غریب پرور اور جماعتی غیرت سے سرشار تھے اور جماعتی کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نوح کی مسجد کی تعمیر میں بھی بڑی دلچسپی کا مظاہرہ فرمارہے تھے۔ انہوں نے اپنی تنخواہ سے بیواؤں اور غریبوں کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر رکھا تھا آپ جس جگہ پر بھی بحیثیت جج مامور ہوئے وہاں اپنی فیاضی ودینی وجماعتی غیرت کی وجہ سے قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ ان کی وفات ملک وملت اور جماعت کا بڑا خسارہ ہے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، دوصاحبزادے حافظ ایڈوکیٹ محمد ناصر اور بنیامین اور چار لڑکیاں پانچ بھائی اوران کے پیارے ونیک صالح بھتیجے اورنگ زیب ودیگر خویش واقارب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جماعت اہل حدیث اور ملک وملت کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری جناب جمال ابراہیم عرف رضوان صاحب کا سانحہ ارتحال**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری، صوبائی جمعیت اہل حدیث تامل ناڈو وپانڈیچری کے سابق نائب امیر اور سابق خازن، مسجد اہل حدیث چار مینار، چنئی کے متولی اور معروف تاجر وسماجی شخصیت جناب بھائی جمال ابراہیم عرف رضوان صاحب کا طویل علالت کے بعد آج مورخہ 2 / جون 2021ء کو 10 بجے شب مدراس میں بعمر تقریباً 60 سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

محترم رضوان بھائی نہایت خلیق وملنسار، متواضع، مہمان نواز، علماء کے قدرداں، جماعتی غیرت سے سرشار اور متدین انسان تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کاز سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ جمعیت کی میٹنگوں اور کانفرنسوں ودیگر پروگراموں میں بسا اوقات شریک ہوتے تھے۔ ادھر تقریبا دوسال سے سرطان کے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ علاج کے بعد افاقہ بھی ہوا تھا۔ ان کا انتقال جماعت وجمعیت کا خسارہ ہے اور ان کی موت سے میں ذاتی طور پر بھی اپنے ایک مخلص اور ہمدرد بھائی سے محروم ہوگیا ہوں۔ جس کا بے حد غم ہے۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیرا منھا۔ کل مورخہ 3 / جون 2021ء کو بعد نماز ظہر ان کی تدفین عمل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان اہلیہ، صاحبزادگان عمران جمال سلمہ، فرحان جمال سلمہ ودیگر اہل خانہ ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور صوبائی جمعیت اہل حدیث تامل ناڈو وپانڈیچری کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ جماعت وجمعیت میں رضوان بھائی اور ڈاکٹر آر کے نور محمد صاحب کی جگہ پر ہونی مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت ورحمت بڑی وسیع ہے۔ (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پر ملال**: محمد سلیم انصاری سرائے ترین کا اپنے موروثی گھر پر ہی انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف تاحیات عوام الناس کو کتاب وسنت کی دعوت دیتے رہے ان کی محنت کا نتیجہ ہے کہ سرائے ترین میں کثیر تعداد میں لوگ مسلک سلف کی طرف رجوع ہوئے۔ اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کی سیئات کو درگزر فرما کر حسنات کو قبول فرمائے۔ جنت الفردوس میں مقام عطا کرے۔ آمین (دعا گو: عبدالمالک، کھنسو رپور، سنبھل، یوپی)

**جناب ماسٹر عین الھدی صاحب کا انتقال پر ملال**: (پھوپھی جان کو گہرا صدمہ) نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ میرے خالہ زاد بھائی جناب ماسٹر عین الہدی صاحب، چاند برواں دیولیا، نرکٹیا گنج، مغربی چمپارن کا آج صبح فجر کے وقت انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک، نیک دل اور صوم وصلاۃ کے پابند شخص تھے، خیر کے کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے، مسجد سے خاص لگاؤ تھا اور بیماری کے ایام میں بھی، دیگر امراض کے باوجود پنجوقتہ نمازیں مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالی آپ کی تمام نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے، بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا مکیں بنائے، آمین۔

جملہ پسماندگان خصوصاً آپ کی اہلیہ محترمہ (میری پھوپھی جان) جن کی شفقت اور نگہداشت کی بدولت علوم دین اور سلفی منہج وفکر سے میں آشنا ہوا، بچپن سے پچپن تک پھوپھی جان اور ان کے والدین، بھائی بہنوں کی شفقتیں اور محبتیں میرے ساتھ بہت زیادہ رہیں، اور وہ میری تعلیم وترقی سے خوش ہوتے رہے اور مسلسل دعائیں دیتے رہے۔ اللہ تعالی پھوپھی جان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دیگر تمام اہل خانہ وخویش واقارب کو بھی صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العلمین۔

ان کے جنازے کی نماز تعلیمی ودعوتی اعتبار سے معروف ومشہور بستی بلی رامپور میں بعد نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔
(شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جناب حاجی ریاض احمد چودھری مئو کا انتقال پر ملال**: اطلاعات کے مطابق جناب حاجی ریاض احمد چودھری کا انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وہ ایک فعال، متحرک، نیک صالح اور بااخلاق انسان تھے اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے، اللہ تعالی ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے، بشری لغزشوں کو درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹے ایک بیٹی اور اہلیہ ہیں، اللہ تعالی پسماندگان و متعلقین اور جملہ خویش واقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**استاذ محترم عم محترم ماسٹر داود صاحب کو صدمہ عظیم**: بڑے رنج اور غم وافسوس کا مقام ہے کہ عزیزم ماسٹر عرفان کی والدہ ماجدہ اور زوجہ عم محترم جناب ماسٹر داود صاحب آج بتاریخ ۲۳ مئی ۲۰۲۱ء تقریباً صبح ۸ بجے پورے خاندان کو سوگوار کر کے رب حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

پیاری پھوپھی جان پچیسوں نیک محترم اور پیاری پھوپھیوں میں سے ہر دل عزیز پھوپھی تھیں۔ صوم وصلاۃ کی شروع سے پابند، نرم مزاج، بچوں کی تعلیم وتربیت کی ماہر، اپنے پرائے کا خصوصی خیال رکھنے والی، خصوصاً مجھے بہت عزیز رکھنے والی، اپنے شوہر نامدار کی خدمت گزار تھیں۔ بہت دنوں سے سخت کمزور تھیں لیکن کسی کو اپنے بیمار ہونے کا احساس تک نہیں ہونے دیتی تھیں اور اچانک چل بسیں۔ ان کی تدفین بعد نماز ظہر آبائی قبرستان برندابن، مغربی چمپارن، بہار میں عمل میں آئے گی۔ ان کے یوں اچانک چلے جانے کی وجہ سے خاندان کا ہر فرد صدمہ سے دوچار ہے۔ ان کے اکلوتے فرزند اور دونوں بچیاں اور عم محترم ماسٹر صاحب پر کیا گزر رہی ہوگی، اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالی مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور تمام متعلقین اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ اللھم لاتحرمنا اجرھا ولا تفتنا بعدھا۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**بنارس کے معروف تاجر اور سماجی شخصیت الحاج حکمت علی سردار صاحب کا انتقال**: یہ خبر انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ بنارس کے معروف تاجر اور سماجی شخصیت الحاج حکمت علی سردار سریاں بنارس کا مورخہ ۲۶/مئی ۲۰۲۱ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحاج حکمت علی سردار صاحب پچیس سال قبل اپنے چار ساتھیوں سمیت کتاب وسنت کی طرف راغب ہوئے۔ آپ نہایت خلیق وملنسار، پابند صوم وصلوۃ، متبع کتاب وسنت اور جماعتی غیرت وحمیت رکھنے والے انسان تھے اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ سماجی خدمت میں آپ کے انہماک کی وجہ سے محلے کے لوگوں نے پگڑی پہنا کر آپ کو سردار بنایا تھا۔ کچھ دنوں بنگلور میں بھی قیام رہا۔ پسماندگان میں عزیزم الحاج شرف الدین سمیت آٹھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ عزیزم الحاج شرف الدین سے آپ کو بے پناہ محبت تھی اور آپ ان کو دینی تعلیم دلانے کے لئے کوشاں تھے تاکہ ان کے گھر کا ماحول دینی ہوجائے۔

اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔ خدمات کو قبول کرے، اور پسماندگان خصوصاً عزیزم شرف الدین اور ان کے تمام بھائیوں اور بہنوں کو صبر وسلوان کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**بنارس کے الحاج محمد صالح، الحاج محمد شعیب اور الحاج محمد سلیم اخوان کو صدمہ**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مدنپورہ بنارس کے تاجر برادران الحاج محمد صالح، الحاج محمد شعیب اور الحاج محمد سلیم صاحبان کے والد گرامی الحاج محمد حسین بن عبدالحلیم صاحب کا مورخہ ۳۰/اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

الحاج محمد حسین صاحب صوم وصلوۃ کے بے حد پابند تھے۔ دینی وجماعتی امور سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے نماز فجر کی باقاعدہ اقامت کرتے تھے۔ بڑے نیک تھے اور علماء کے قدر دان تھے اور ان کی صحبتوں میں بیٹھتے تھے۔ کتابوں کے مطالعہ کا شوق تھا۔ غریبوں اور ناداروں کی بڑی مدد کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مرکزی دفتر واقع اردو بازار جامع مسجد بھی تشریف لائے تھے اور جمعیت کی

سرگرمیاں دیکھ کر دلی خوشی کا اظہار فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان خصوصاً اہلیہ محترمہ اور تینوں صاحبزادگان اور تینوں صاحبزادیوں اور دیگر متعلقین کو صبر وسلوان عطا کرے۔آمین (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**بجرڈیہہ بنارس کے معروف تاجر الحاج ابوحامد بن محمد ادریس صاحب سونا والے اور ان کی اہلیہ محترمہ کا انتقال:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ بجرڈیہہ بنارس کے معروف تاجر الحاج ابوحامد بن محمد ادریس المعروف بہ سونا والے کا مورخہ ۱۶/اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔ جبکہ اس سے صرف ایک دن قبل ان کی اہلیہ محترمہ بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون

الحاج ابوحامد صاحب پابند صوم وصلوۃ تھے اور تقریباً ۱۲/سالوں سے پنجوقتہ اذان دیتے تھے اور مسجد کے امام اور فرزند ارجمند عزیزم مولانا نادر لطفی سلفی سلمہ کی عدم موجودگی میں امامت بھی کرتے تھے۔آپ نے مسجد اہل حدیث مناظرہ والی تیلیان بجرڈیہہ کی تعمیر اپنی نگرانی میں کرائی۔آپ کی والدہ محترمہ کو دینی تعلیم سے بڑی دلچسپی تھی اس لیے اپنے فرزند ارجمند مولانا نادر لطفی سلفی کی تعلیم وتربیت کا انتظام جامعہ سلفیہ بنارس (مرکزی دارالعلوم) میں کرایا جو کہ بڑے ذہین اور ممتاز طلبہ میں شمار ہوتے تھے۔ اور آخری سال میں سند کا مقالہ میرے زیر اشراف مکمل کیا۔عزیزم مولانا لطفی سلفی کی دینی تعلیم وتربیت کا سہرا ان کی والدہ محترمہ کے سر جاتا ہے جو کہ خود بڑی نیک اور پابند صوم وصلوۃ تھیں۔پسماندگان میں عزیزم مولانا نادر لطفی سلفی سمیت چار بیٹے اور بیٹی اور تقریباً دو درجن پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مغفرت کرے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس میں مقام عطا کرے اور پسماندگان خصوصاً عزیزم مولانا نادر لطفی سلفی اور ان کے دیگر بھائیوں بہن اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ بیک وقت والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانا بہت بڑی آزمائش ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔(شریک غم ودعاگو: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**بھدوہی کے معروف تاجر الحاج نعیم اللہ انصاری مرحوم کے تین داماد کا انتقال پر ملال:** یہ خبر انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ بھدوہی کے معروف تاجر الحاج نعیم اللہ انصاری رحمہ اللہ کے تین داماد ڈاکٹر کمال احمد انصاری صاحب، عبدالباری صاحب اور محمد جمال انصاری صاحب ماہ مبارک کی پندرہویں تاریخ اور چند دنوں کے اندر یکے بعد دیگرے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر کمال احمد صاحب ماہر ریڈیولوجسٹ تھے اور بھدوہی میں اپنی خدمت اور غرباء ومساکین کی امداد کی وجہ سے معروف تھے۔پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔عبدالباری صاحب مشہور تاجر تھے اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔اور محمد جمال انصاری کے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ایک ہی گھر کے تین تین افراد کا تقریباً ایک ہی دن انتقال خاندان کے لیے بڑا صدمہ ہے۔اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے۔جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین (شریک غم ودعاگو: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**معروف عالم دین مولانا احسن جمیل مدنی صاحب کو صدمہ:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق شیخ الجامعہ معروف عالم دین مولانا احسن جمیل مدنی صاحب اور مولانا عبدالرحیم مدنی کی خوش دامن صاحبہ اور مرحوم ابوالقاسم بن حاجی محمد صدیق صاحب سابق رکن جامعہ سلفیہ بنارس کی اہلیہ محترمہ کا مورخہ ۱۱/اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ نہایت نیک خو پابند صوم وصلوۃ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس کی مکین بنائے۔اور پسماندگان ومتعلقین خصوصاً مولانا احسن جمیل مدنی اور مولانا عبدالرحیم مدنی صاحب اور ان کی اہلیہ کو صبر وسلوان عطا کرے۔آمین (شریک غم ودعاگو: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**جامعہ سلفیہ بنارس کے ناظم اعلی مولانا عبداللہ سعود سلفی کو عظیم صدمہ:** یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مولانا عبداللہ طیب مرحوم اور جامعہ سلفیہ بنارس کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ سعود سلفی صاحب کے خسر محترم استاد جامعہ سلفیہ بنارس مولانا محمد عبدالقیوم سلفی صاحب کے بھائی اور عزیزم احمد سعید مکی سلمہ کے والد گرامی معروف عالم دین شیخ جنید مکی کے سمدھی جناب عزیز الرحمٰن عبدالقیوم کا مورخہ ۲۵/مارچ ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

جناب عزیز الرحمٰن صاحب نیک طبع، ملنسار اور علماء نواز تھے اور دینی جذبہ رکھتے تھے۔پسماندگان میں عزیزم احمد سعید مکی سمیت تین صاحبزادگان اور چار بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے۔ جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان خصوصاً مولانا عبداللہ سعود سلفی اور ان کی اہلیہ، عزیزم احمد سعید سلمہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین (شریک غم: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پر ملال:** یہ خبر انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ بھدوہی کے معروف تاجر جناب نسیم احمد صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کی والدہ محترمہ کا کورونا کی وجہ سے یکے بعد دیگرے ماہ صیام میں چند دنوں کے اندر انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔الحاج نسیم احمد صاحب پابند صوم وصلوۃ اور نہایت مخیّر انسان

تھے۔مرکزی جمعیت کا تعاون فرماتے تھے۔پسماندگان میں ایک صاحبزدے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت کرے، جنت الفردوس میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**انتقال پرملال**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ضلعی جمعیت اہل حدیث شمالی بنارس کے امیر جناب الحاج عبدالحکیم صاحب کا ۲۵/اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔الحاج عبدالحکیم صاحب نہایت سنجیدہ اور نیک طبیعت انسان تھے۔علماءنواز تھے۔پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس کا مکین بنائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**ڈاکٹر شعیب صاحب کو صدمۂ عظیم**: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ہماری ایک قریبی رشتہ دار، بہن صبیحہ عیسیٰ زوجہ ڈاکٹر شعیب احمد دھوبنی اور عزیزم جناب ڈاکٹر ثاقب صاحب سلمہ کی والدہ ماجدہ کا بمقام دھوبنی مغربی چمپارن بہار ماہ رمضان میں مرض کورونا میں مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت بااخلاق، مہمان نواز، پابند صوم وصلوۃ، فریضہ حج کی ادائیگی سے سبکدوش، تہجد گزار، عابدہ، دوروقریب کی رشتہ داریاں نبھانے والی اور غریبوں اور بیماروں کی خبر گیری کرنے میں اپنی مثال آپ خاتون تھیں۔وہ ہمارے لیے سگی بہنوں کی طرح جان نچھاور کرنے والی اور بیماری میں ہماری اور ہمارے والدین اور تمام رشتہ داروں کی تیمارداری کا حق اپنے بچوں اور بچیوں کے ساتھ ادا کرتے نہیں تھکتی تھیں۔خصوصاً انہوں نے ہماری والدہ ماجدہ کی ادنی بیماری میں بھی مثالی خدمت انجام دیتی تھیں۔ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ان کے شوہر ڈاکٹر شعیب بھائی پورے گھر اور خاندان کا علاج مفت کرتے تھے۔رات اور دن، بارش اور سیلاب ان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔مرحومہ ہر شادی وغم میں سب سے پہلے پہنچتی تھیں اور سب سے اخیر میں تشریف لے جاتی تھیں۔ ان کی وفات سے ہم سب عظیم صدمے سے دوچار ہیں اور ان کے بچے ڈاکٹر ثاقب سلمہ اور انجینئر صابر سلمہ اور تینوں بچیاں اور ان کے شوہران کی موت سے بے حد نڈھال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔پسماندگان کو صبروسلوان عطا کرے۔آمین (شریک غم: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

**آہ بابو افتخار عارف!** یہ خبر یقیناً انتہائی رنج وغم سے سنی گئی کہ عزیزم بابو افتخار بن محمد عارف بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی عین جوانی کے عالم میں کورونا کا شکار ہوکر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔عزیزم افتخار سلمہ میرے ہم زلف محمد عارف صاحب خالص پور سیوان کے اکلوتے ہونہار اور تعلیم یافتہ اور دہلی میں ہمارے ابتدائی قیام کے دوران سے لے کر آخری وقت تک بہت ہی خدمت گزار اور وفاشعار عزیز تھے۔مہمان نوازی اور صلہ رحمی میں اپنی مثال آپ اور اپنے والد کے سچے وارث تھے۔ان کے یوں چلے جانے سے ان کی خالہ سمیت ہمارا پورا گھر بے حد سوگوار اس لیے بھی ہے کہ میرے پورے اہل خانہ کی بیماری اور بخار میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بالمشافہ زیارت وتعزیت نہ ہوسکی اور صرف تدفین کے آخری مرحلے میں شرکت ہوسکی اور خواہش بسیار کے باوجود آخری دیدار سے محرومی بھی مزید صدمے کا سبب بنا۔اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کے چاروں بچوں اور اہلیہ کو اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔اور ہم سب کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین (شریک غم ودعا گو: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

## مشہور و معروف عالم دین استاذ الاساتذہ جناب مولانا محفوظ الرحمن فیضی صاحب کو صدمۂ عظیم:

یہ خبر بڑے رنج وغم اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ملک کے معروف ومشہور عالم دین، عظیم محقق اور ممتاز صاحب قلم استاذ الاساتذہ مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی صاحب سابق شیخ الجامعہ فیض عام مئو کے داماد عزیزم شمیم احمد کیرانہ مرزا ہادی پورہ مئو کا مختصر موسمی علالت کے بعد انتقال صد ملال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک وملنسار اور صوم و صلاۃ کے پابند تھے۔ ایک کامیاب تاجر بھی تھے۔چند دنوں سے موسمی بخار میں مبتلا تھے اور آج اللہ کو پیارے ہوگئے اور اپنے خاندان کے ساتھ حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی صاحب کو بے حد سوگوار چھوڑ گئے۔آج بوقت دس بجے رات مؤرخہ ۱۷/اپریل ۲۰۲۱ء کو مرزا ہادی پورہ قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، ان کے تمام پسماندگان خاندان اور ان کی اہلیہ اور حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی صاحب اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔مصیبت اور غم کی اس گھڑی میں ہم اپنے اہل خانہ اور تمام متعلقین جمعیت و جماعت کے ساتھ ان کے شریک غم اور مرحوم کی مغفرت اور بلندیء درجات کے لئے دعا گو ہیں۔اللھم لاتحرمنا اجرہ و لاتفتنا بعدہ۔ (شریک غم ودعا گو: مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر جمعیت ودیگر ذمہ داران)

ان کے علاوہ بھی متعدد اہم شخصیات داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔جن میں تاجر جناب خالد جمال عرف گڈو بھدوہی، جناب محبوب احمد اکرہرا، ڈاکٹر محمد انور بیناٹوا، عبدالمعبود صاحب سمرا، اہلیہ محمد خان صاحبہ سمرا، اہلیہ مولانا عبدالحلیم سمرا، اہلیہ جناب زبیر احمد سمرا، اہلیہ مولانا نذیر احمد سمرا یوپی، مولانا شفیق ندوی مئو کے برادر مکرم، مولانا مظہر علی مدنی کے برادر عزیز جناب اظہر فیضی، محترم جناب خلیفہ غزنی گڑھوا چمپارن صاحب خسر عزیزم عبدالسلام اور مشہور سماجی شخصیت نگینہ مہتو سمری وغیرہم قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین ☆☆

## اس نازک اوراھم موقع پر

# اپنے صدقات وخیرات کا ایک حصہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دینا نہ بھولیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ہندوستان میں اہل حدیثوں کا واحد نمائندہ پلیٹ فارم ہے، جو اپنے اہداف ومقاصد کی روشنی میں منصوبوں اور عزائم کی تکمیل میں کوشاں ہے۔ اس کی دعوتی وتبلیغی، تعلیمی وتربیتی، علمی وتحقیقی، تحریری وصحافتی اوررفاہی وسماجی خدمات کا ایک طویل سلسلہ جاری ہے۔ سیمیناروں، کانفرنسوں اور مسابقوں کا انعقاد، مختلف زبانوں میں جرائد ورسائل کی طباعت، تفسیر، حدیث نیز اہم ترین دینی وتربیتی اورنصابی کتابوں کی اشاعت کا کام پابندی سے ہورہا ہے۔ اہل حدیث کمپلیکس اوکھلائی دہلی کے عظیم تعمیری پروجیکٹ کی دوسری منزل اوراہل حدیث منزل واقع علاقہ جامع مسجد دہلی کی چوتھی منزل کی تسقیف (چھت کی ڈھلائی) کا کام ہوا چاہتا ہے۔ جن کی وجہ سے جمعیت کے مصارف بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد اہل خیر حضرات اور محسنین ومخلصین کے تعاون سے ہی انجام پارہے ہیں۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں، پھر اپنے محسنین ومخلصین کے بھی، جنہوں نے کسی نہ کسی ناحیہ سے مرکزی جمعیت کی تعمیر وترقی میں حصہ لیا ہے اوراس کے منصوبوں کی تکمیل میں آج بھی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

تمام اہل خیر محسنین ومخلصین سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ اس نازک اوراہم موقع پر مرکزی جمعیت کے تمام شعبوں کی فعالیت کو برقراررکھنے اورتعمیراتی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے جمعیت کے ذمہ داروں اور کارکنوں کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اگر ان میں سے کوئی آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکے تو اپنا تعاون براہ کرم مرکزی جمعیت کے دفتر کو ارسال فرمائیں۔ اللہ آپ کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ڈرافٹ یا چیک صرف "Markazi Jamiat Ahl-e-Hadees Hind" کے نام سے ہی بنائیں۔

**A/c No.629201058685** (ICICI Bank) Chandni Chowk Branch
(RTGS/NEFT/IFSC CODE ICIC0006292)

**منجانب: ذمہ داران واراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند**

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

# محترم و غیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پرزور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

**تعاون کے طریقے** : (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ وروغن کا سامان یا قیمت مہیا کرا کے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind
A/c: 629201058685
ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292